

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلداول ○ حصہ سوئم

کتاب الصوم

ابواب الحمرة

کتاب المناسک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۴۲۴۵  
امادیت معارف نوی علی ندوی علم کاندہ ہمار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحيح البخاری

جلد اول

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ  
ترجمہ و شرح  
مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب دارالعلوم دیوبند

### دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت  
طباعت بیکل پبلک پریس اسلام آباد، کراچی  
ناشر: دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے ذمہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی  
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی  
ادارۃ المعارف کورنگی - کراچی  
ادارہ اسلامیات علیہ انارکلی، لاہور

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۹۶۸	مدینہ والوں کا میقات	۷۰۹	۹۹۲	جس نے آپ کی طرح احرام باندھا	۷۰۹	۹۶۹	شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۰
۹۶۹	شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۰	۹۹۳	حج کے مہینے متعین ہیں	۷۱۰	۹۷۰	بہرہ والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۱
۹۷۰	بہرہ والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۱	۹۹۴	حج میں شیعہ	۷۱۱	۹۷۱	میقات کے اندر کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۲
۹۷۱	میقات کے اندر کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۲	۹۹۵	جس نے حج کا نام سے تکبیر کہا	۷۱۲	۹۷۲	بین والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۳
۹۷۲	بین والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۳	۹۹۶	بنی کریم کے عبد میں شیعہ	۷۱۳	۹۷۳	حراق والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۴
۹۷۳	حراق والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۴	۹۹۷	مسجد الحرام میں نہ رہنے والوں کے لئے ایک حکم	۷۱۴	۹۷۴	ذوالحلیفہ میں نماز	۷۱۵
۹۷۴	ذوالحلیفہ میں نماز	۷۱۵	۹۹۸	مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل	۷۱۵	۹۷۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے تشریف لے چکے ہیں	۷۱۶
۹۷۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے تشریف لے چکے ہیں	۷۱۶	۹۹۹	رات یا دن میں داخل ہو کر	۷۱۶	۹۷۶	عقیقہ مبارک وادی ہے	۷۱۷
۹۷۶	عقیقہ مبارک وادی ہے	۷۱۷	۱۰۰۰	مکہ میں کدھر سے داخل ہوا جائے	۷۱۷	۹۷۷	پکڑوں میں لگی ہوئی مخلوق	۷۱۸
۹۷۷	پکڑوں میں لگی ہوئی مخلوق	۷۱۸	۱۰۰۱	مکہ سے کدھر کو نکلا جائے	۷۱۸	۹۷۸	احرام کے وقت خوشبو	۷۱۹
۹۷۸	احرام کے وقت خوشبو	۷۱۹	۱۰۰۲	مکہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت	۷۱۹	۹۷۹	جس نے تکبیر کر کے احرام باندھا	۷۲۰
۹۷۹	جس نے تکبیر کر کے احرام باندھا	۷۲۰	۱۰۰۳	حرم کی نفیست	۷۲۰	۹۸۰	ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا	۷۲۱
۹۸۰	ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا	۷۲۱	۱۰۰۴	مکہ کی اراضی کی وراثت	۷۲۱	۹۸۱	حرم کس طرح کے کپڑے پہننے	۷۲۲
۹۸۱	حرم کس طرح کے کپڑے پہننے	۷۲۲	۱۰۰۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاکمیں نزول	۷۲۲	۹۸۲	حج کے لیے سوا ہونا	۷۲۳
۹۸۲	حج کے لیے سوا ہونا	۷۲۳	۱۰۰۶	کعبہ کو حرمت والا ٹھہرنا یا	۷۲۳	۹۸۳	حرم کس طرح کے کپڑے پہننے اور تہبند پہننے	۷۲۴
۹۸۳	حرم کس طرح کے کپڑے پہننے اور تہبند پہننے	۷۲۴	۱۰۰۷	کعبہ پر نکلات	۷۲۴	۹۸۴	جس نے رات صبح تک ذوالحلیفہ میں گزاری	۷۲۵
۹۸۴	جس نے رات صبح تک ذوالحلیفہ میں گزاری	۷۲۵	۱۰۰۸	کعبہ کا انہدام	۷۲۵	۹۸۵	لبیک بلند آواز سے کہنا	۷۲۶
۹۸۵	لبیک بلند آواز سے کہنا	۷۲۶	۱۰۰۹	جراسود کے مشفق روایات	۷۲۶	۹۸۶	تلبیہ	۷۲۷
۹۸۶	تلبیہ	۷۲۷	۱۰۱۰	بیت اللہ کو بند کرنا	۷۲۷	۹۸۷	سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد	۷۲۸
۹۸۷	سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد	۷۲۸	۱۰۱۱	کعبہ میں نماز	۷۲۸	۹۸۸	جس نے سواہی پر احرام باندھا	۷۲۹
۹۸۸	جس نے سواہی پر احرام باندھا	۷۲۹	۱۰۱۲	جو کعبہ میں نہ داخل ہوا	۷۲۹	۹۸۹	قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا	۷۳۰
۹۸۹	قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا	۷۳۰	۱۰۱۳	جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر کی	۷۳۰	۹۹۰	دادی میں اترتے وقت تلبیہ	۷۳۱
۹۹۰	دادی میں اترتے وقت تلبیہ	۷۳۱	۱۰۱۴	رہل کی ابتدا کیونکر ہوئی	۷۳۱	۹۹۱	حائضہ اور نفاس کی طرح احرام باندھنا	۷۳۲
۹۹۱	حائضہ اور نفاس کی طرح احرام باندھنا	۷۳۲	۱۰۱۵	مکہ آتے ہی پہلے طرف میں جراسود	۷۳۲	۷۰۹	احرام باندھنے کی جگہ	۷۳۳
۷۰۹	احرام باندھنے کی جگہ	۷۳۳	۷۰۹	کدھر سے دینا	۷۳۳			
			۷۰۹	حج اور عمرہ میں رمل	۷۳۳			
			۷۰۹	جراسود کا استعمال پھڑکی کے ذریعہ	۷۳۳			
			۷۰۹	بیس نے دونوں ارکان بچائی	۷۳۳			
			۷۰۹	کا استعمال کیا	۷۳۳			
			۷۰۹	جراسود کو دوسو دینا	۷۳۳			
			۷۰۹	جراسود کی طرف اشارہ	۷۳۳			

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۰۲۱	جزا سو کے قریب تک میرا کہنا	۴۴۳	۱۰۵۰	میدان عرفی عنقرضہ	۴۴۳	۱۰۷۶	کسی کا اپنی بیویوں کی طرح ملنے لگی	۴۸۱
۱۰۲۲	جو کہ کر رہ آیا	"	۱۰۵۱	عرف پیچنے کی جلدی کرنا	"	۱۰۷۷	اچانک کے بغیر کھانے ذبح کرنا	"
۱۰۲۳	خود توں کا طواف مردوں کیساتھ	"	۱۰۵۲	میدان عرفی میں ٹھہرنا	"	۱۰۷۸	مٹی میں نمی کریم کی قربانی کی جگہ	۴۸۲
۱۰۲۴	طواف میں گفستگو	۴۴۴	۱۰۵۳	عرف سے کس طرح واپس ہوا جائے	۴۴۵	"	قربانی کرنا	"
۱۰۲۵	جب کوئی شخص آسمان یا کوئی اور چیز دیکھے	۴۴۵	۱۰۵۴	عرف اور مزدلفہ کے درمیان رکنا	۴۴۶	"	جس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی	"
۱۰۲۶	بیت اشرف کا طواف نہ کیا آبی نہیں کر سکتا	۴۴۶	۱۰۵۵	ردائگی کے متعلق آپ کی ہدایت	۴۴۷	۹	ادھن باندھ کر قربانی کرنا	"
۱۰۲۷	جب کوئی طواف کے درمیان رک جائے	"	۱۰۵۶	مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا	"	۴۸۳	قربانی کے جانور رکھنے کے ذبح کرنا	۴۸۳
۱۰۲۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا	"	۱۰۵۷	جہنم سے دو نمازیں ایک ساتھ	۴۴۸	"	تصاہب کو قربانی کے جانوروں سے کچھ نہ دیا جائے	"
۱۰۲۹	جو کبھ دجائے نہ طواف کرے	۴۴۷	"	پڑھیں اور سنت و نوافل نہ پڑھیں	"	"	قربانی کے چم سے حد ذکر دیئے جائیں	"
۱۰۳۰	جس نے طواف کی دو رکعتیں	"	۱۰۵۸	جس نے دو دنوں کے لئے اذان و اقامت کہی	"	۴۸۴	قربانی کے جانوروں کے جھول	۴۸۴
۱۰۳۱	جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھیں	"	۱۰۵۹	جو اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج دے	۴۴۹	"	حد ذکر دیئے جائیں	"
۱۰۳۲	صبح اور عصر کے بعد طواف	۴۴۸	۱۰۶۰	جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی	۴۵۱	"	کس طرح قربانی کے جانوروں کا گوشت خود کھا سکتا ہے؟	"
۱۰۳۳	مربعین سوار ہو کر طواف کرنا ہے	"	۱۰۶۱	مزدلفہ سے کب ردائگی ہوگی؟	۴۵۲	۴۸۵	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۴۸۵
۱۰۳۴	حاجیوں کو پانی پانا	۴۴۹	۱۰۶۲	یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے	"	۴۸۶	سر منڈانے سے پہلے ذبح	۴۸۶
۱۰۳۵	زہم کے متعلق احادیث	۴۵۰	"	وقت تبلید اور تکبیر	"	"	جس نے احرام کے وقت سر کے	"
۱۰۳۶	دریافت کیا	"	۱۰۶۳	جو شخص تمتہ کرے حج کیساتھ عمرہ کا	۴۵۳	۴۸۸	بالوں کو جھایا اور پیچ منڈوایا	۴۸۸
۱۰۳۷	قارن کا طواف	۴۵۱	۱۰۶۴	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	"	"	حلال ہوتے وقت بال منڈوانا	"
۱۰۳۸	طواف و صندوق کے	۴۵۳	۱۰۶۵	جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے	۴۵۵	"	یا ترشوانا	"
۱۰۳۹	صفا اور مردہ کی کسی واجب ہے	۴۵۴	۱۰۶۶	جس نے ہری راستہ میں خریدی	۴۵۶	۴۸۹	تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد بال	۴۸۹
۱۰۴۰	صفا اور مردہ کی کسی سے متعلق احادیث	۴۵۵	۱۰۶۷	جس نے ذوالحجۃ میں اشعار کیا	"	"	ترشواتا ہے	"
۱۰۴۱	حائضہ بیت اللہ کے طواف الخ	۴۵۷	۱۰۶۸	گائے وغیرہ قربانی کے جانور کو	۴۵۷	۴۹۰	قربانی کے بعد طواف افاضہ	۴۹۰
۱۰۴۲	مکہ کے باشندے کا احرام	۴۵۹	"	کے قتل دوسے بننا	۴۵۷	۴۹۱	شام ہونے کے بعد جس نے رمی کی	۴۹۱
۱۰۴۳	یوم ترویہ نہیں کہاں پڑھی جائے؟	۴۶۰	۱۰۶۹	قربانی کے جانور کا اشعار	"	"	جرہ کے پاس سواری پر چڑھ کر	"
سائلوں کا پارہ		۴۶۱	۱۰۷۰	جس نے اپنے ہاتھ سے قتلادہ پہنایا	۴۵۸	"	مسند تہنا	"
		"	۱۰۷۱	بکریوں کو قتلادہ پہنانا	۴۵۹	۴۹۲	ایام مٹی میں خطبہ	۴۹۲
۱۰۴۴	عرف کے دن کا روزہ	۴۶۲	۱۰۷۲	روٹی کے قتلادے	"	"	کیا پانی پلا بیوان مٹی کی راتوں	"
۱۰۴۵	مٹی سے عرف جاتے ہوئے تبلید و تکبیر	"	۱۰۷۳	جو توں کا قتلادہ	۴۸۰	۴۹۳	میں کھیں رہ سکتا ہے؟	۴۹۳
۱۰۴۷	عرف کے دن دھبہ کو ردائی	"	۱۰۷۴	قربانی کے جانوروں کیلئے جھول	"	۴۹۵	رمی جمار	۴۹۵
۱۰۴۸	عرف میں دو وقت سواری پر	۴۶۳	۱۰۷۵	جس نے ہری راستے میں خریدی	"	"	رمی جمار وادی کے نصیب سے	"
۱۰۴۹	عرف میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا	"	"	اور اسے قتلادہ پہنایا	"	۴۹۶	رمی جمار سات کنکریوں سے	۴۹۶

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۰۹۸	جس نے جبرۃ عقبہ کی رمی کی	۷۹۶	۱۱۲۱	عمرہ کرنے والے نے جب عمرہ کا طواف کیا	۸۱۱	۱۱۳۴	اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور زناد	۸۲۳
۱۰۹۹	ہر سنگری مارنے وقت پیکر کبھی	"	"	جرج میں کیا جاتا ہے وہی عمرہ میں کیا جائے	۸۱۲	۱۱۳۵	شکار اس نے کیا جو عمرہ نہیں تھا	۸۲۵
۱۱۰۰	جس نے جبرۃ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں	۷۹۷	"	عمرہ کرنے والا کب حلال ہوگا؟	۸۱۳	۱۱۳۶	عمرہ شکار دیکھ کر ہنسنے لگے	۸۲۶
۱۱۰۱	جب دونوں جبروں کی رمی کی	"	۱۱۲۳	حج، عمرہ یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟	۸۱۵	۱۱۳۷	شکار میں عمرہ میر عمرہ کی مدد کرے	۸۲۷
۱۱۰۲	پہلے اور دوسرے جبر سے کے ساتھ ہاتھ اٹھانا	"	۱۱۲۴	آنے والے حاجیوں کا استقبال	"	۱۱۳۸	میر عمرہ کے شکار کرنے کے لئے عمرہ شکار کی طرف اشارہ کرے	۸۲۸
۱۱۰۳	دو جبروں کے پاس دُعا	۷۹۸	۱۱۲۵	صبح کے وقت آنا	۸۱۶	۱۱۳۹	جس نے قوم کے لئے زندہ گور غر بھیجا	۸۲۸
۱۱۰۴	رمی جمار کے بعد خوشبید	۷۹۹	۱۱۲۶	دو پہر کے بعد گھر آنا	"	۱۱۴۰	کونسا جانور عمرہ مار سکتا ہے؟	۸۲۹
۱۱۰۵	طواف وداع	"	۱۱۲۷	جب شہر میں پہنچے تو گھروں کے وقت نہ جائے	"	۱۱۴۱	حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں	۸۳۱
۱۱۰۶	طواف اٹھارہ کے بعد اگر عورت کاٹھ بڑھی	"	۱۱۲۸	جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری تیز کر دی	"	۱۱۴۲	حرم کے شکار میر کالے نہ جائیں	۸۳۲
۱۱۰۷	جس نے روانگی کے دن عصر کی نماز پڑھی، میں پڑھی	۸۰۱	۱۱۲۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھو گھروں میں دروازے داخل ہو کر دو	۸۱۷	۱۱۴۳	حرم میں جگہ جائز نہیں	"
۱۱۰۸	محصب	۸۰۲	۱۱۳۰	سفر مذاہب کا ایک ٹکڑا ہے	"	۱۱۴۴	عمرہ کو پھینکا لگوانا	۸۳۳
۱۱۰۹	حرم میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام	"	۱۱۳۱	جب مسافر گھر صلیبی پہنچا چاہے	"	۱۱۴۵	عمرہ کا نسیج کرنا	"
۱۱۱۰	زمانہ حج میں تجارت اور بائیت کے بازاروں میں خرید و فروخت	۸۰۳	۱۱۳۲	محصر اور شکار کی جزا	۸۱۸	۱۱۴۶	عمرہ مرد اور عورت کے لیے کس طرح کی خوشبو کی ممانعت ہے؟	۸۳۴
۱۱۱۱	جس نے مکہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طوی میں قیام کیا	"	۱۱۳۳	اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا؟	"	۱۱۴۷	عمرہ کا غسل	۸۳۵
۱۱۱۲	محصب سے آخرات میں چلنا	۸۰۴	۱۱۳۴	حج سے روکنا	۸۱۹	۱۱۴۸	جب عمرہ کو پہلے ذی طوی توڑے	"
۱۱۱۳	ابواب العمرة	"	۱۱۳۵	حصر میں رہنے سے پہلے قربانی	۸۲۰	۱۱۴۹	پہن سکتا ہے	۸۳۶
۱۱۱۴	عمرہ کا وجوب اور فضیلت	۸۰۵	۱۱۳۶	جس نے کہا کہ محصر پر تقاضا ضرور نہیں ہے	"	۱۱۵۰	جب عمرہ ہو تو باجا نہیں سکتا ہے	۸۳۷
۱۱۱۵	جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا آپ نے کتنے عرصے کے	۸۰۵	۱۱۳۷	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۸۲۱	۱۱۵۱	عمرہ کا ہتھیار بند ہونا	"
۱۱۱۶	عمرہ رمضان میں	۸۰۸	۱۱۳۸	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۸۲۲	۱۱۵۲	حرم اور حرمی اہرام کے بنیر	۸۳۸
۱۱۱۷	محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عمرہ	"	۱۱۳۹	فدیہ کے طور پر نصف صاع کھانا کھانا	۸۲۳	۱۱۵۳	حرم میں مرغیا	"
۱۱۱۸	تنبیہ سے عمرہ	۸۰۹	۱۱۴۰	نسک سے مراد کبھی ہے	"	۱۱۵۴	اگر عمرہ کا انتقال ہو جائے تو لغز	۸۳۹
۱۱۱۹	حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا	۸۱۰	۱۱۴۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تکفلوا عنکم"	۸۲۴	۱۱۵۵	میت کی طرف سے حج اور نذر	"
۱۱۲۰	عمرہ کا ثواب بعد از شہادت	۸۱۱	۱۱۴۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد حج میں سواری پر بیٹھنے کی سخت دہر	"	۱۱۵۶	اداکرنا	۸۴۰

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	ب
۸۴۲	روزہ دار کا پچھن گھوٹا اور کتنا کرنا	۱۲۱۴	۸۵۸	کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو	۱۱۹۲	۸۵۰	عورت کا حج مرد کے بدل میں	۱۱۹۰
۸۴۳	سفر میں روزہ اور افطار	۱۲۱۵		اسے یہ کہنا چاہیے کہ میں الخ	۸۴۱		بچوں کا حج	۱۱۹۱
۸۴۴	رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد اگر کسی نے سفر کیا	۱۲۱۶	"	روزہ اس شخص کے لئے جو	۱۱۹۳	۸۴۲	عورتوں کا حج	۱۱۹۵
۸۴۵	بانتھنا	۱۲۱۷	"	مرد جو ہونے کی وجہ سے خوف رکھتا ہو	۸۴۳		جس نے کعبہ تک پہنچ لیا چلنے کی نذر مانی؟	۱۱۹۶
"	آپ کا ارشاد ایک شخص کے الخ	۱۲۱۸	"	آپ کا ارشاد کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو	۱۱۹۴	"	مدینہ کا حرم	۱۱۹۷
۸۴۶	روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر نکتہ چینی	۱۲۱۹	۸۹۰	عید کے دنوں میں نہ نکتہ چینی	۱۱۹۵	۸۴۷	مدینہ کی تقصیبات	۱۱۹۸
"	جس نے سفر میں اس لئے روزہ چھوڑا کہ لوگ دیکھ لیں	۱۲۲۰	۸۹۱	آپ نے فرمایا کہ تم لوگ صاب کتاب نہیں جانتے	۱۱۹۶	"	مدینہ کا نام طاب	۱۱۹۹
"	قرآن کی آیت	۱۲۲۱	"	رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزہ نہ رکھے جائیں	۱۱۹۷	۸۴۸	مدینہ کے دو پتھر طے علاقے	۱۲۰۰
۸۴۷	رمضان کی تھناک کی جائے؟	۱۲۲۲	۸۹۲	انشاء عرضی کا ارشاد	۱۱۹۸	"	جس نے مدینہ سے اعراف کی	۱۲۰۱
۸۴۸	حائضہ روزہ اور نماز چھوڑ دے	۱۲۲۳	۸۹۳	انشاء تعالیٰ کا ارشاد	۱۱۹۹	"	ایمان مدینہ کی طرف سمت آئے گا	۱۲۰۲
۸۴۹	کسی کے ذمے روزے رکھنے کی ضرورت تھی کہ اس کا انتقال ہو گیا	۱۲۲۴	۸۹۴	نبی کریم کا ارشاد کہ ہلال کی اذان الخ	۱۲۰۰	۸۴۹	اہل مدینہ سے فریب کرنے والے کا گناہ	۱۲۰۳
۸۵۰	روزہ دار افطار کرے گا؟	۱۲۲۵	"	سحری میں تاخیر	۱۲۰۱	۸۵۰	مدینہ کے محلات	۱۲۰۴
۸۵۱	جو چیز بھی آسانی سے مل جائے اس سے افطار کر لینا چاہئے	۱۲۲۶	"	سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے	۱۲۰۲	"	دجال مدینہ میں نہیں آئے گا	۱۲۰۵
۸۵۲	آنکھوں کا پارہ	۸۶۵	"	سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں ہے	۱۲۰۳	۸۵۱	مدینہ بڑائی کو دور کر دیتا ہے	۱۲۰۶
"	افطار میں جلدی کرنا	۱۲۲۷	۸۶۶	اگر روزہ کی نیت دن میں کی	۱۲۰۴	۸۵۲	بانتھنا	۱۲۰۷
"	رمضان میں اگر افطار کے بعد سورج نکل آیا	۱۲۲۸	"	روزہ دار صبح کو اٹھا تو جنبی تھا	۱۲۰۵		نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار تائید یہ کہ مدینہ سے ترک نجات کی جائے	۱۲۰۸
۸۵۳	بچوں کا روزہ	۱۲۲۹	۸۶۷	روزہ دار کا بوسہ لینا	۱۲۰۶	۸۵۳	بانتھنا	۱۲۰۹
"	صوم وصال اور جنتوں نے یہ کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہوتا	۱۲۳۰	۸۶۸	روزہ دار کا غصہ کرنا	۱۲۰۷	۸۵۴	رمضان کے روزوں کی فرضیت	۱۲۰۱۰
۸۵۴	صوم وصال پر اصرار کرتے والے کو سزا دینا	۱۲۳۱	۸۶۹	روزہ دار اگر بمبھول کر کھائی لے	۱۲۰۸	۸۵۵	روزہ کی تقصیبات	۱۲۰۱۱
۸۵۵		۱۲۳۲	"	روزہ دار کے لیے تریا نیک سواک	۱۲۰۹	۸۵۶	روزہ کفارہ بنتا ہے	۱۲۰۱۲
۸۵۶	سحری تک وصال	۱۲۳۳	"	نبی کریم کا ارشاد کہ جب کوئی وضو کرے تو تان میں پانی ڈالے	۱۲۱۰	"	روزہ داروں کے لیے دیکھنا	۱۲۰۱۳
۸۵۷	کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی	۱۲۳۴	۸۷۰	اگر رمضان میں کسی نے جاع کیا؟	۱۲۱۱	۸۵۷	رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟	۱۲۰۱۴
۸۵۸		۸۷۱	"	رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہوئی الا شخص	۱۲۱۲	"	جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ رکھے	۱۲۰۱۵
۸۵۹							نبی کریم رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہوتا ہے	۱۲۰۱۶
۸۶۰							جس نے رمضان میں جھوٹ والا الخ	۱۲۰۱۷

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۲۳۴	شعبان کے روزے	۸۸۷	۱۲۶۱	رات میں اعتکاف	۹۰۸			
۱۲۳۵	آپ کے روزہ رکھنے نہ رکھنے کے بارہ میں روایات	۸۸۸	۱۲۶۲	عورتوں کا اعتکاف	۹۰۹			
۱۲۳۶	روزہ میں مہمان کا حق	۸۸۹	۱۲۶۳	مسجد میں خیمے	۹۱۰			
۱۲۳۷	روزہ میں جسم کا حق	۸۹۰	۱۲۶۴	کیا معتکف اپنی ضرورت کے لئے مسجد کے دروازے تک جاسکتا ہے	۹۱۱			
۱۲۳۸	ساری عمر روزے سے	۸۹۱	۱۲۶۵	اعتکاف	۹۱۲			
۱۲۳۹	روزہ میں بیوی کا حق	۸۹۲	۱۲۶۶	مسما ضرورت کا اعتکاف	۹۱۳			
۱۲۴۰	ایک دن روزہ اور ایک دن فطر	۸۹۳	۱۲۶۷	شعبہ سے اعتکاف میں بیوی کا ملاقات کے لئے جانا	۹۱۴			
۱۲۴۱	داؤد علیہ السلام کا روزہ	۸۹۴	۱۲۶۸	کیا معتکف اپنے پرے کسی ہفتہ بدگمانی کو دور کر سکتا ہے؟	۹۱۵			
۱۲۴۲	ایام بیض ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶ کا روزہ	۸۹۵	۱۲۶۹	جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا	۹۱۶			
۱۲۴۳	جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں روزہ نہیں توڑا	۸۹۶	۱۲۷۰	شرال میں اعتکاف	۹۱۷			
۱۲۴۴	جینے کے آخر کا روزہ	۸۹۷	۱۲۷۱	اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے	۹۱۸			
۱۲۴۵	جد کے دن کا روزہ	۸۹۸	۱۲۷۲	اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر اسلام لایا	۹۱۹			
۱۲۴۶	کیا کچھ دن خاص کئے جاسکتے ہیں	۸۹۹	۱۲۷۳	رمضان کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف	۹۲۰			
۱۲۴۷	عز کے دن کا روزہ	۹۰۰	۱۲۷۴	اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن آخر معتکف وصوت کے لئے اپنا سر گھریں داخل کرنا ہے	۹۲۱			
۱۲۴۸	عید الفطر کا روزہ	۹۰۱	۱۲۷۵		۹۲۲			
۱۲۴۹	قربانی کے دن کا روزہ	۹۰۲	۱۲۷۶		۹۲۳			
۱۲۵۰	ایام تشریق کے روزے	۹۰۳	۱۲۷۷		۹۲۴			
۱۲۵۱	عاشوراء کا روزہ	۹۰۴	۱۲۷۸		۹۲۵			
۱۲۵۲	رمضان میں قیام کی فضیلت	۹۰۵	۱۲۷۹		۹۲۶			
۱۲۵۳	شب قدر کی فضیلت	۹۰۶	۱۲۸۰		۹۲۷			
۱۲۵۴	شب قدر کی تلاش آخری رات	۹۰۷	۱۲۸۱		۹۲۸			
۱۲۵۵	شب قدر کی تلاش آخری عشرہ کی طاق راتوں میں	۹۰۸	۱۲۸۲		۹۲۹			
۱۲۵۶	آخری عشرہ میں عمل	۹۰۹	۱۲۸۳		۹۳۰			
۱۲۵۷	آخری عشرہ کا اعتکاف مسجد میں	۹۱۰	۱۲۸۴		۹۳۱			
۱۲۵۸	حائضہ معتکف کے سر میں کنگھا کر سکتی ہے	۹۱۱	۱۲۸۵		۹۳۲			
۱۲۵۹	معتکف بلا ضرورت گھر میں نہ آئے	۹۱۲	۱۲۸۶		۹۳۳			
۱۲۶۰	معتکف کا غسل	۹۱۳	۱۲۸۷		۹۳۴			



فضل اس عورت کو دیکھنے لگے و عورت بھی انہیں دیکھ رہی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف کرنا چاہتے تھے مگر اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے ذقائد کے مطابق اور اگر نا ضروری ہو گیا لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے !!

۹۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ لوگ آپ کے پاس پیدل اور سواریوں پر دور دراز راستوں کو قطع کر کے اپنا نافع حاصل کرنے آئیں گے، نماج کے معنی وسیع راستوں کے ہیں !!

۱۴۱۹۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں ابن وہب سے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر نے انہیں خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر چڑھ رہے تھے، پھر جب پوری طرح بیٹھ گئے تو بیک کہا (احرام باندھا)

۱۴۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ولید بن خبر دی، کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی انہوں نے عطائے سنا وہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ میں اس وقت بیک کہا (احرام باندھا) جب آپ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے۔ یہ ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے !!

۹۶۳۔ سفر حج سواری پر! ابان نے بیان کیا کہ ہم سے مالک بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کرایا، وہ انہیں (اپنی سواری کے پیچھے) ایک چھوٹے سے کجاوہ پر بٹھا کر لے گئے تھے

فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ الْفَضْلَ إِلَى الشَّيْخِ الْوَاهِدِيِّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْلَ بَقَّةٍ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجَّةِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَيْدًا لَا تُبَيِّنُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَاحْجَجُ عَنْهُ قَالَ تَعْمَدُ ذَلِكَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ !!

باب ۹۶۲۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا تَوَكَّلْ رَجَا لَا

وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَيْنِي،

لِيَسْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فَجَا جَا الطُّرُقِ الْوَامِقَةِ

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا - أَخْبَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَكَّلُ رَا حِلَّتَهُ يَذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يَحِلُّ حِينَ تَسْتَوِي قَائِمَةً !!

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا - إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا

التَّوَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ هَلْدَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَا حِلَّتَهُ دَرَاكًا أُنْسَى وَأَبْنُ عَبَّاسٍ يُغْنِي حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى !!

باب ۹۶۳۔ الْحَجَّةُ عَلَى الرَّاحِلِ وَقَالَ ابْنُ

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَلَمَسُوا

مِنَ الشَّنْعَيْنِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ

لَعَمْرُؤُا لَوْ رَأَى فِي الْحَجَّةِ قَائِمًا أَحَدًا لَهَمَّانِ

سے عورت کیلئے چہرہ اور ہتھیلیاں چھنا نا ضروری نہیں ہیں، نماز کے اندر اور نماز سے باہر عورت کے لئے پردہ کا کیا حکم ہے اور عورت کسی اجنبی کے سامنے اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں نکال رکھ سکتی ہے لیکن زمانہ کے بدل جانے کے وجہ سے اب پوری طرح پردہ کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ بھی اہتیا طلبا پھر دیا تھا !!

وَقَالَ مُعْتَدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
شَرِيحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ قَابِطٍ عَنْ ثَمَامَةَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُلَيْ  
وَلَمْ يَكُنْ قَبْلُهَا وَحَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ وَكَانَتْ زَاوِلَتَهُ

مرد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے لئے خضرِ حال (سفر) کرو کیونکہ  
یہ بھی ایک جہاد ہے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم سے یزید  
بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عروہ بن ثابت نے  
حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے بیان  
کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے  
تھے آپ بخیل نہیں تھے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
بھی سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے تھے آپکی زاملہ بھی وہی تھا

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَسْرَةُ بْنُ عِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا آيَمُنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ  
مُعْتَدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمَرَ  
قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ اذْهَبْ يَا خَيْرُ قَائِمٍ هَؤُلَاءِ النَّعِيمِ  
فَانْعَبَسَهَا عَلَيَّ تَائِقَةً فَاغْتَمَرْتُ !!

۱۴۲۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عامر نے حدیث  
بیان کی کہا کہ ہم سے ایمن بن نابل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قاسم بن محمد  
نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے کہا، یا رسول  
اللہ! آپ لوگوں نے تو عمرہ کر لیا لیکن میں نہ کر سکی اس لئے اس حضورؐ نے فرمایا  
عبد الرحمن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور انہیں تیغیم سے عمرہ کراؤ، چنانچہ انہوں نے

عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اونٹ کے پیچھے بٹھالیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ ادا کیا۔

۹۶۴۔ حج مقبول کی تفصیل !!

باب ۹۶۴۔ فضیل الحجۃ المبرورۃ !!

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَقْبَلَ قَلْبُ رَجُلٍ إِلَى  
مَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جَهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ !!

۱۴۲۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن  
مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپؐ نے فرمایا  
کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا  
کہ اللہ کے راستے میں جہاد۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا کہ حج مقبول!

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ

۱۴۲۳۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے

لے زاملہ ایسے اونٹ کو کہتے ہیں جس پر کھانا وغیرہ ضرورت کی چیزیں رکھی جاتی تھیں۔ عام طور سے اس کے لئے ایک الگ جانور ہوتا تھا۔ راوی کا مقصد یہ ہے  
کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس اونٹ پر سوار تھے اسی پر آپ کی ضرورت کی چیزیں بھی رکھی ہوئی تھیں یعنی آپؐ نے دو اونٹ استعمال نہیں کئے بلکہ ایک ہی سے کام چل گیا!  
سے مطلب یہ ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پہلے تم انہیں تیغیم لے جاؤ، جو حد و حرام سے باہر ہے۔ پھر ان سے  
یہ احرام باندھیں اور اگر عمرہ ادا کریں، حنیفہ کا یہی مذہب ہے کہ مکہ میں مقیم لوگ حج کے لئے حرم کے اندر بھی سے احرام باندھیں گے لیکن عمرہ کے لئے  
حد و حرم سے باہر جا کر احرام باندھنا پڑے گا۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت سے حنیفہ کے مسلک کی تائید ہوتی ہے!  
سے یعنی وہ حج جس میں کوئی جنات نہ ہوئی ہو اور حج ادا کرنے والے نے کوئی کام آداب حج کے خلاف نہ کیا ہو، لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن اگر  
حج پڑے تو حج اکبر موزن ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں حج اکبر کا لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے لیکن دوسرے معنی میں۔ حج سے مظالم اور بندوں کے  
حقوق معاف نہیں ہوتے۔ البتہ دوسرے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ صرف صغائر معاف ہو جاتے ہیں یا کبائر بھی، اکثر علماء  
کا خیال یہی ہے کہ کبائر اور صغائر سب حج مقبول سے معاف ہو جاتے ہیں، فیض الباری ص ۳۶ ج ۱۔

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا جَبِيْبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ  
عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَلَّى الْجِهَادَ أَفْضَلَ النَّسْلِ أَفْضَلًا جَاهِدُ  
قَالَ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجُّ مَبْرُورٍ ۝

خالد نے حدیث بیان کی کہ اکبر جیب بن ابی عمر نے خبر دی، انہیں عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ظاہر ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل جہاد قبولِ جہاد ہے ۝

۱۴۲۴- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے سیار ابوالککم نے حدیث بیان کی کہ اکبر میں نے ابو حازم سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان سے حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ، تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا، جیسے کسی مال نے اسے جتنا تاراج مقبول یا مبرور ہی ہے

۹۶۵- حج اور عمرہ کے میقات کی فرضیت ۝  
۱۴۲۵- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی کہ اکبر مجھ سے زید بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، وہاں شایانہ لگا ہوا تھا (زید بن جبیر نے کہا کہ) میں نے پوچھا کہ کس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہیئے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے قرن، مدینہ والوں کے لئے ذو الحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ متعین کیا تھا ۝  
۹۶۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ زادراہ لے لو، اور سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے ۝

۱۴۲۶- ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی، کہ اکبر ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی ان سے وراقاد نے ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں کے لوگ زادراہ کے بغیر حج کے لئے آجاتے تھے، کہتے تھے قویہ تھے کہ ہم توکل کرتے ہیں لیکن جب مکہ آتے تو لوگوں سے مانگتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، اور زادراہ لے لیا کہ وکرب

۱۴۲۷- حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے زید بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، وہاں شایانہ لگا ہوا تھا (زید بن جبیر نے کہا کہ) میں نے پوچھا کہ کس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہیئے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے قرن، مدینہ والوں کے لئے ذو الحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ متعین کیا تھا ۝

۱۴۲۸- حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے زید بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، وہاں شایانہ لگا ہوا تھا (زید بن جبیر نے کہا کہ) میں نے پوچھا کہ کس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہیئے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے قرن، مدینہ والوں کے لئے ذو الحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ متعین کیا تھا ۝

عَنْ يَكْرِيمَةَ مُوسَى ۖ

سے بہتر نورا راہ تقویٰ ہے! اس کی روایت ابن عیینہ نے عمر سے بواسطہ عکرمہ مرسلہ کی ہے !!

باب ٩٩. مَهْلُ أَهْلِ مَنَّةَ لِلْعَجِّ وَالْعُمَرَاءِ؛

۹۶۷۔ بیع اور عمرہ کے لئے مکہ والوں کے التزام باندھنے کی جگہ !!

12-1-1942

۱ / حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ  
وَالْعُلَيْفَةِ وَالْأَهْلِ الْإِسَامِ الْحُقُوقَ وَالْأَهْلُ تَجِدُ قُرُونِ  
الْمَنَازِلِ وَالْأَهْلُ الْيَمِينِ يَكْتُمُ عَنْ لَهْفٍ وَلَيْسَ فِي عُلَيْفَةٍ  
مِنْ غَيْرِهِمْ يَمْنُ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمُورَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ  
ذَلِكَ قَسْرَ فَيَنْتَ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ  
أَحْرَامِ اس جگہ سے باندھیں جہاں سے انہیں سفر شروع کرنا ہے چنانچہ

۱۴۲۷ھ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ اکہا کہ ہم سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ و اوں کے احرام کے لئے ذوالحجۃ شام و اوں کے لئے حجۃ - خد و اوں کے لئے قرن منازلی میں و اوں کے لئے یلمم متعین کیا تھا یہاں سے ان مقامات والے بھی احرام باندھیں گئے اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو ان راستوں سے آئیں اور حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن جن کی اقامت مسقات اور مکہ کے درمیان ہے تو وہ کے لوگ مکہ سے ہی احرام باندھیں گے۔

بَابُ ٩٤٨ - مِيقَاتُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا

۸۶۔ مدینہ والوں کا میقات، اور انہیں ذوالحلیفہ سے

يُهِتُوا قَبْلَ ذِي الْحِيفَةِ ۖ

۱۴۲۸- حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ

۱۴۲۸ھ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہما کہ ہمیں ملاکنے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَسُولٍ

تجربہ دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

سے سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ آیت میں تقویٰ سے مراد مانگنے سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک تقویٰ کے یہاں بھی اس کے شعور و معرفت معنی ہی مراد ہیں، مطلب یہ ہے کہ زاد سفر تو بہر حال ضروری ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم سفر تمہارے آگے ہے اس لئے اس کے زاد کی فکر سب سے زیادہ ہونی چاہیئے اور اس سفر کا ”زاد“ تقویٰ ہے، دوسری روایتوں میں بھی آیت کے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے!! سب سے پہلے ہم نے لکھا تھا کہ حج اور عمرہ کے میقات میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کوئی فرق نہیں، لیکن اخاف کے یہاں بعض صورتوں میں فرق ہے اس حدیث کی بنا پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ احرام صرف انہیں کے لئے ضروری ہے جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اگر کوئی تجارت کی نیت سے حرم میں جانا چاہے تو اس کے لئے احرام باندھنا ضروری نہیں، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ خواہ مقصد کچھ ہو حدود و حرم میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہوا جاسکتا، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام اس بقعہ مبارکہ کی تعظیم کے لئے ضروری ہے حج یا عمرہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں۔ اس سلسلے کی تفصیلات کا مطالعہ فقہ و مسائل کی کتابوں میں کیا جاسکتا ہے

سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ میقات پر پہنچ کر ہی احرام باندھنا چاہیئے، کیونکہ مدینہ کا میقات سب سے قریب تھا اس کے باوجود اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات پر پہنچ کر احرام باندھا، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مدینہ کی حد تک حنیفہ کو بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہونا چاہیئے، اول اس وجہ سے کہ مدینہ کا میقات بالکل قریب ہے دوسرے اسلئے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں پوری طرح ابتداء ہو جاتی ہے۔ لیکن مدینہ کے سوا دوسرے شہر والے اگر میقات سے پہلے احرام باندھیں تو بہتر ہے اس لئے کہ یہ عزیمت پر عمل ہے شوق حج کا بھی اس سے اظہار ہوتا ہے اور سنت کے خلاف بھی نہیں!!

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں  
شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے عبداللہ نے کہا مجھے معلوم  
ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں کے لوگ یلم سے  
احرام باندھیں !!

۹۶۹۔ شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۲۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث  
بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے طاؤس نے اور ان  
سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ  
والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات بنایا، شام والوں کے لئے جحفہ نجد والوں کے  
لئے قرن منازل اور میں والوں کے لئے یلم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں  
کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے گزر کر حرم میں داخل  
ہوں اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت  
رکھتے ہوں ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر ہیں، وعلیٰ ہذا القیاس  
یہاں تک کہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں !!

۹۷۰۔ نجد والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث  
بیان کی کہا کہ ہم نے زہری سے (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی ان سے سالم  
نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
میقات بتلین کر دیئے تھے۔ ۷ اور مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب  
نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ یہ فرما رہے تھے کہ مدینہ والوں کے احرام  
باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے، شام والوں کے لئے جیسو یعنی جحفہ ہے اور نجد والوں  
کے لئے قرن ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں والوں کے احرام باندھنے کی جگہ یلم ہے، لیکن میں نے  
اسے آپ سے نہیں سنا تھا !!

۹۷۱۔ میقات کے اند لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۱۔ ہم سے فقیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث  
بیان کی ان سے عمرو نے ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی

اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ  
ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْحُجْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ  
مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمٍّ  
بَابُ ۹۶۹۔ مُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ !!

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
وَقَدْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ  
ذَا الْحُلَيْفَةِ وَالْأَهْلَ الشَّامِ الْحُجْفَةَ وَالْأَهْلَ نَجْدٍ قَرْنٍ  
الْمَنَازِلَ وَالْأَهْلَ الْيَمَنِ يَلَمُّهُمْ قَهَتْ لَهُمْ وَلَيْسَ آتَى  
عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِمْ لَيْسَ كَانَ يُؤَيِّدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ  
فَنَسِيَ كَانَ وَذُفُنَ قَهَتْهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَلِكَ  
حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا !!

بَابُ ۹۷۰۔ مُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ !!

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَدْ  
رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شُهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ  
الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ حُجْفَةُ  
وَهِيَ الْحُجْفَةُ وَأَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَعَوْا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ  
أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمُّهُمْ !!

بَابُ ۹۷۱۔ مُهَلُّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِفِ !!

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَوِ الْحُلَيْفَةِ  
وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَالْأَهْلَ الْيَمَنَ يَلْتَمِسُ لِأَهْلِ  
تَجْدٍ قَدَرًا فَهَنَ لَهْمَنَ وَلِمَنَ أَقَى عَلَيْهِنَ مِنْ غَيْرِ  
أَهْلِيهِنَّ وَمَن كَانَ يُؤِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَسَنَ كَانَ  
ذُو لَهْمَنَ قِسْنِ أَهْلِهِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَهْلُكُونَ مِنْهَا

### باب ۹۷۲۔ مَقِيلُ أَهْلِ الْيَمَنِ !!

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا - مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
وَهْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَ لِأَهْلِ  
الْمَدِينَةِ وَالْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَلِأَهْلِ  
تَجْدٍ قَدَرُونَ الْمَنَازِلَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْتَمِسُ هُنَّ لِأَهْلِيهِنَّ  
وَلِكُلِّ آتَى أَقَى عَلَيْهِنَ مِنْ غَيْرِهِمْ وَمَن أَرَادَ الْحَجَّ  
وَالْعُمْرَةَ فَسَنَ ذَلِكَ فَسَنَ حِينَئِذٍ أَفْشَا حَتَّى أَهْلُ  
مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ !!

مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں گے سہ !!

### باب ۹۷۳۔ ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ !!

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا - عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَا الْبَصْرَانِ أَكْوَأَ  
عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ لِأَهْلِ تَجْدٍ قَدَرًا وَهُوَ جَوْشَنُ عَنْ  
طَرِيفَتَا وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَدَرْنَا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ قَانْظُرُوا  
هَذَا وَهَذَا مِنْ طَرِيفِكُمْ فَحَدَّثَ فَحَدَّثَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ !!

عند نے فرمایا کہ پھر تم لوگ اپنے راستے میں اس کے برابر کوئی جگہ تجویز کرو، چنانچہ ان کے لئے ذَاتِ عِرْق کی تعیین کر دی !!

سہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت ہے کہ جب ایک حدیث کے پاس مختلف روایتوں سے موجود ہوتی ہے تو مختلف عنوانات کے تحت نئے نئے فائدے کے ساتھ ان کی تخریج کرتے ہیں !!

سہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام باندھنے کے لئے جن جگہوں کی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعیین کی ہے۔ خاص طور پر انہیں سے گزرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دوسرے راستوں سے بھی گزرا جاسکتا ہے البتہ متینہ مقام کے برابر پہنچنے تک احرام باندھنا ضروری ہے !!

۹۷۴۔ ذوالحلیفہ میں نماز !!

۱۴۳۴ھ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہما کہ ہمیں مالک نے خبر دی ایسی نافع نے انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحا ذوالحلیفہ میں اپنی سواری روکی پھر وہیں آپ نے نماز پڑھی، عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے !!

۹۷۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے تشریف

لے چلتے ہیں !!

۱۴۳۵ھ۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے عمر ابن ابی ایاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے گزرتے ہوئے ”معوس“ کے راستے پر آجاتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن واپسی ذوالحلیفہ کی بطن وادی میں نماز پڑھتے، آپ رات وہیں گزرتے تاکہ صبح ہو جاتی،

۹۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک

وادی ہے !!

۱۴۳۶ھ۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے ولید اور بشر بن بکر تنیس نے حدیث کی انہوں نے کہما کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کا بیان تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی عقیق میں سنا آپ نے فرمایا تھا کہ رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرستادہ آیا اے

کہما کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور اعلان کرو کہ حج کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام بھی باندھ لیا ہے !!

۱۴۳۷ھ۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے سلم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے اصل مقام کا نام ذوالحلیفہ تھا لیکن اسے ”شجرہ“ کے نام سے بھی پکارا جانے لگا نقاب اسی مقام کا نام ”بڑ علی“ ہے۔ یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب نہیں بلکہ یہ علی دوسرے ہیں، حدیث میں ”معوس“ کا لفظ آیا ہے۔ یہ بھی ایک جگہ ہے ذوالحلیفہ کے قریب، ان مقامات کی نشاندہی آج کل مشکل ہے کیونکہ تمام نشانہات مٹ چکے ہیں۔ غالباً مدینہ سے جانے ہوئے سب سے پہلے ذوالحلیفہ پر پہنچے پھر معوس اور اسکے بعد وادی عقیق، مہودی نے لکھا ہے کہ یہ تمام مقامات قریب

**باب ۹۷۴۔ الصَّلَاةُ بِذِي الْحَلِيفَةِ !!**  
۱۴۳۴ھ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ خُرُوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ !!

۱۴۳۵ھ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا آكْسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمَعْرَسِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحَلِيفَةِ يَبْطِنُ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ !!

**باب ۹۷۶۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادِي مُبَارَكٌ !!**  
۱۴۳۶ھ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبَشَرُ بْنُ بَكْرِ بْنِ النَّسَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ أَنَّ سَمِعَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَّ سَمِعَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ إِدِّ الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي الْمَلَكُ أَنِّي مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمَرَةُ فِي حُجَّةٍ

۱۴۳۷ھ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

و مسلم کے والد سے کہ معرے کے قریب ذوالحلیفہ کی بطن وادی (وادی عقیق) میں آپ کو دکھایا گیا خواب۔ آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت "بطی مبارکہ" میں ہیں۔ جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کرنے کی جگہ چھڑا کرتے تھے، اخصی اسی جگہ سالم بھی ہمارے ساتھ قیام کرتے تھے۔ یہ جگہ اس مسجد سے نیچے پڑتی ہے جو وادی عقیق کے درمیان میں ہے ان کے قیام کی جگہ راستے اور بطن وادی کے بیچ میں پڑتی ہے !!

۹۷۷۔ کپڑوں پر لگی ہوئی مخلوق (ایک قسم کی خوشبو) کو

تین مرتبہ دھونا !!

۸۳۸۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نبیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہیں صفوان بن یعلیٰ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کبھی آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دکھائے جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو انہوں نے بیان کیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حرا میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ قیام فرماتے تھے کہ شخصی نے آکر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح کہ اس کے کپڑے خوشبو میں بے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فتویٰ دیا کہ اسے لے کر خاموش ہو گئے پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا یعلیٰ حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور سانس کی آواز زور زور سے آرہی ہے (وحی کی عظمت کی وجہ سے آپ کی یہ کیفیت تھی) پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق سوال کیا تھا، شخصی مذکور حاضر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو، میں نے عطا سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دھونے کے حکم سے مراد پوری طرح سے صفائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں !!

۹۷۸۔ احرام کے وقت خوشبو !! احرام کے ارادہ کے

وقت کیا پہنا چاہیئے؟ اور کنگھا کرے اور خوشبو لگائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اسی طرح آئینہ دیکھ سکتا ہے اور ان چیزوں کو بوکھا جاتی ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدَى وَهُوَ فِي مَعْرَسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَبْطِنُ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَنْطَعَاءُ مُبَادِكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِمَاسِيحٍ تَتَوَقَّى النَّسَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدًا مَلِيًّا يُنْبِئُهُمْ بِمَعْرَسِ مَعْرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَشَقُّ رُوحِ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَبْطِنُ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطًا وَنَ ذَلِكَ !!

باب ۹۷۷۔ غسل المخلوق ثلث مرات

ومن الثياب !!

۸۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ بْنُ النَّبِيلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ ابْنُ مَفْصُوتٍ ابْنُ يَعْلَى أَخْبَرَنَا أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيَّسْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْجِعَةٍ أَمْرَةٍ وَمَعَهُ هَذَانِ أَصْلَابُهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَزُومُ فِي رَجُلٍ أَحْمَرَةٍ يُعْمَرَةُ وَهُوَ مُتَّصِمٌ بِطَيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوُحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُطْلِيَ بِهِ فَكَادَ خَلَّ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْشَرُ الْوُجْهِ وَهُوَ يَخْطُ ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ آتِنِ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمَرَةِ فَلَمَّا بَلَغَ رَجُلٌ فَقَالَ أَمِيرُ الطَّيْبِ الَّذِي يَكُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنْزِلْهُ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَأَضْمَعْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا قَضَيْتُمْ فِي حَبْلِكَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْفَاءَ حِينَئِذٍ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقُلْتُ نَمْ!

فرمایا کہ یہ خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو، میں نے عطا سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دھونے کے حکم سے مراد پوری طرح سے صفائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں !!

باب ۹۷۸۔ الطيب عند الإحرام !!

وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيَذْهَبُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَمُ الْمُحْرِمُ التَّرِيحَاتِ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَيَسْتَدْأِي



بطور دوا استعمال کر سکتا ہے، مثلاً زیتون کا تیل اور گھی۔ عطاء  
نے فرمایا کہ محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور بیٹی باندھ سکتا ہے  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اس وقت آپ محرم تھے لیکن  
پیٹ پر ایک کپڑا باندھ رکھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
جاگیکے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا ابو عبد اللہ نے کہا کہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اس حکم سے ان لوگوں سے نفی جو ان کے ہودج کو اٹھاتے تھے ۱۱

۱۴۲۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا  
کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے (احرام کے باوجود  
بشرطیکہ خوشبودار نہ ہوتا) میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے فرمایا  
کہ تم ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بات نقل کرتے ہو! مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی  
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
محرم میں اور گویا میں آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں ۱۱

۱۴۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے  
خبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے تو میں آپ کے احرام کے لئے اور  
اسی طرح بیت اللہ کے طواف سے پہلے حلال ہونے کے لئے خوشبو لگا کر نفی  
۹۷۹۔ جس نے بلبیدہ کے احرام باندھا ۱۱

۱۴۳۱۔ ہم سے اصنع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر  
دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم نے اور ان سے ان  
کے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلبیدہ کی حالت  
میں لیبیک کہتے (احرام باندھنے کے لئے) سنا ۱۱

۹۸۰۔ ذوالحلیفہ کے قریب لیبیک کہنا ۱۱

۱۴۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان  
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے

مَسَايَا كُلِّ النَّزِيَةِ وَالشَّمَنِ وَقَالَ عَطَاءٌ  
يَتَخَنَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِنْيَانِ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ  
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَرَمَ عَلَى بَطْنِهِ يَتُوبُ  
وَكَمْ تَرَعَايَشَةَ بِلَثَابَانِ بَا سَأَقَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي لِلَّذِينَ يَزْحَكُونَ هُوَ دَجَّهَا

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ  
ابْنُ عُمَرَ يَدَّ هُنَّ يَلْتَوِيَتْ فَلَا كَرَمَ لَابْنِ إِهِيْمَ فَقَالَ  
مَا أَصْنَعُ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۱۱

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَخَوَائِهِ  
حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ۱۱

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدُ  
مَلْبَدًا ۱۱

۹۸۰۔ الْإِهْلُ عِنْدَ ذِي الْحَلِيفَةِ ۱۱  
۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

۱۔ محرم کے لئے پا جامہ پہننا سب کے نزدیک مکروہ ہے مطلب یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک جاگیکہ پہنتے میں کوئی حرج نہیں لیکن عام  
علمائے امت پا جامے اور جاگیکے میں کوئی فرق نہیں کرتے کیونکہ دونوں سے جوئے ہوئے ہیں جن کا احرام کی حالت میں پہننا مکروہ ہے ۱۱  
۲۔ یعنی کسی لبیدہ چیز کا استعمال کر کے آپ نے بالوں کو اس طرح جمع کر دیا تھا کہ احرام کی حالت میں وہ پرانگندہ نہ ہونے پائیں ۱۱

سالم بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اور ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے والد سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالخلیفہ کے قریب پہنچ کر ہی احرام باندھا تھا !!

۹۸۱۔ حرم کس طرح کے کپڑے پہنے ؟

۱۴۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! حرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیئے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص پہنے، نہ ٹھاندا ہوا، نہ پاجامے پہنے نہ ٹوپی نہ موزے۔ لیکن اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے اسے کاٹ لیا ہو۔ اور احرام کی حالت میں کوئی ایسا کپڑا نہ بوس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو، ابو عبد اللہ نے کہا کہ حرم کو اپنا سر دھولینا چاہیئے، لیکن کنگھا نہ کرنا چاہیئے، بدن بھی نہ کھلانا چاہیئے (ضعیفہ کے یہاں یہ جائز ہے) اور بون مہر اور بدن سے نکال کر زمین پر ڈالی جاسکتی ہے !!

۹۸۲۔ حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا

۱۴۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس ایلی نے ان سے زہری نے اور ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عوف سے عوف زلف جاتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے پھر عوف زلف سے منیٰ جاتے وقت فضل رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھ گئے تھے، دونوں حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جرہ عقبہ کی رمی تک برابر تبلیہ کرتے رہے تھے

۹۸۳۔ حرم کس طرح کے کپڑے پہنے، چادریں اور تہبند پہنے

عائشہ رضی اللہ عنہا حرم تھیں لیکن کسم دیکسو کے بھول ایسے رنگے کپڑے پہنے ہوئے تھیں آپ نے فرمایا کہ لوڑیں اپنے چہرہ پر نقاب نہ ڈالیں اور نہ درس یا زعفران کا رنگا ہو کپڑا پہنیں جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسم کو خوشبو نہیں سمجھتا، عائشہ

سالم بن عبد اللہ قال سمعت ابن عمر وعبد اللہ بن مسleme عن مالك عن موسى بن عقبه عن سالم بن عبد الله انهم قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد يعني مسجد اذى الخليفة !!

۴۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا الشَّرَاطِيذَ وَلَا الْبُرْنِاسَ وَلَا الْخُفَّاءَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ تَعْلِينَ قَلِيلًا يَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَيَقْطَعُهُمَا اسْفَلًا مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مِثْلَهُ زَعْفَرَانٍ أَوْ دُرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُلُكُ جَسَدَهُ وَيَلْبَسُ الْقَمْلَ مِنَ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَرْضِ !!

۴۴۴۴۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَسْمَةَ كَانَتْ رَدَّتِ الثِّيَابَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِيَّةِ ثُمَّ ارْأَدَتْ الْقَمْلَ مِنَ الْمُزْدَلِيَّةِ إِلَى مِثًى قَالَ فَيَلَا هُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ الثِّيَابَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةَ !!

۴۴۴۳۔ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَذْيَةِ وَالْأُزْرِ وَلَبَسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعْصَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلْبَسُوا وَلَا تَبْرُقُوا وَلَا تَلْبَسُوا قُبَابًا يَدْرُسُ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعْصَرَةَ طَيِّبًا وَكَمْ

رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لئے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور  
موزوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا ہے اور ہم  
نے فرمایا کہ کپڑے بدل لینے میں کوئی حرج نہیں !!

۱۴۴۵- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے  
فیصل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث  
بیان کی کہ ہم نے کعبہ کے سب سے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گنگھا کرتے تیل لگانے اور لڑا  
اور رداع پہننے کے بعد اپنے صحابہ رضوان علیہم اجمعین کے ساتھ مدینہ سے  
تشریف لے چلے آپ نے اس وقت زلفزبان میں رنجے ہوئے ایسے کپڑے  
کے سوا جس کا رنگ بدن پر لگتا ہو، کسی قسم کی چادر یا تہ بند پہننے سے منع  
نہیں کیا دن میں آپ ذوالخلیفہ پہن گئے (اور رات میں گزاری) پھر آپ  
سوار ہوئے اور میدان میں آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہا  
اور اپنے اونٹوں کو قلاوہ پہنایا ذی قعدہ کے چہینے میں ابھی پانچ دن باقی  
تھے۔ پھر آپ جب مکہ پہنچے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے آپ نے  
یہاں بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی آپ (طواف سعی  
کے بعد) حلال نہیں ہوئے کیونکہ قربانی کے جانور ساتھ تھے اور آپ نے ان  
کی گردن میں قلاوہ ڈال دیا تھا آپ حجوں کے قریب مکہ کے بالائی حصہ میں  
اترے حج کا احرام آپ کا اب بھی باقی تھا، بیت اللہ کے طواف کے بعد  
پھر آپ وہاں سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک میدانِ معرفہ  
سے واپس نہ ہوئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بیت اللہ کا  
طواف کریں اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں پھر اپنے سروں کے بال  
ترشوا کر حلال ہو جائیں یہ فرمان ان لوگوں کے لئے تھا جن کے ساتھ قربانی

کے جانور نہیں تھے (حلال ہونے کے بعد حج سے پہلے) اگر کسی کے ساتھ اس کی بیوی ہے تو وہ اس سے ہم بستر ہو سکتا تھا۔ اسی طرح خوشبو اور  
سلے ہوئے) کپڑے کا استعمال بھی اب جائز تھا !!

**باب ۹۸۲- من بات ید فی الخلیفۃ**  
حتیٰ اصبغ قالہ ابن عمر عن النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم !!

۹۸۲- جس نے رات، صبح تک ذوالخلیفہ میں گزاری اس  
کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے متعلق کی ہے !!

سے حنفیہ کے یہاں عوم کے لئے اس کی اجازت نہیں ہے یہ موقوف رہے کہ یہ طرز عمل عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا تھا !!  
اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ چہرہ سے نقاب کو جدا رکھا جائے اور چہرہ سے کپڑا اس نہ کرے تو نقاب پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں !!

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأَيْتُهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهْلٌ ॥

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ أَوْفَى قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاحْتَبَرْتُهَا بِمَا حَتَّى أَصْبَحَ ॥

باب ۹۸۵۔ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْأَهْلَالِ ॥

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَرْفَعُونَ بِهَا جَمِيعًا ॥

باب ۹۸۶۔ التَّحْلِيَّةُ ॥

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَحْلِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيُّتُ اللَّهُمَّ تَبَيُّتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَبَيُّتُكَ إِنَّ الْحَمْدُ وَالْإِثْمَ لَكَ وَالنِّيلُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ॥

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَادَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيُّتُكَ لَتَبَيُّتُكَ اللَّهُمَّ تَبَيُّتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَبَيُّتُكَ إِنَّ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةَ

۱۴۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھ سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں لیکن ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمائیں۔ آپ نے رات وہیں گزاری تھی۔ صبح کے وقت جب آپ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو لبیک کہا۔ ۱

۱۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد اویاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی لیکن ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت (مسافر ہو جانے کی وجہ سے) انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ رات صبح تک آپ نے ذوالحلیفہ میں ہی گزاری ۱

۹۸۵۔ لبیک بلند آواز سے کہنا ۱

۱۴۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مدینہ میں چار رکعت پڑھی، لیکن عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی۔ میں نے نو سنا کہ لوگ باآواز بلند رجب اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہہ رہے تھے ۱

۹۸۶۔ تلبیہ ۱

۱۴۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا "حاضر ہوں" اے اللہ حاضر ہوں میں تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، تمام حمد تیرے لئے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ۱

۱۴۵۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے اعش کے واسطے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے ان سے ابو عیث نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں جانتی ہوں کہ کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے تھے، آپ تلبیہ یوں کہتے تھے تَبَيُّتُكَ اللَّهُمَّ تَبَيُّتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَبَيُّتُكَ إِنَّ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةَ

لَكَ . (توجہ مرکز چکا ہے) اس کی متابعت ابو معاویہ نے المشرق کے واسطہ سے کی ہے اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہمیں سیماں نے خبر دی کہا کہ میں نے خیمہ سے سنا اور انہوں نے ابو عقیلہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ۔ !!

۹۸۷۔ سوار ہوتے وقت ، احرام سے پہلے ، اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تسبیح و تکبیر !

۱۴۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابو قتیبہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے ، ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت ، آپ رات کو وہیں رہے ، صبح ہوئی تو مقام بیداء سے سواری پر بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد ، اس کی تسبیح اور تکبیر کہی ، پھر حج اللہ عمرہ کے لئے ایک ساتھ احرام باندھا ، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو آپ کے حکم سے لوگ حلال ہو گئے (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد وہ لوگ جنہوں نے تمتع کا احرام باندھا تھا) پھر یوم ترویہ میں سب نے حج کا احرام باندھا ، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کھڑے ہو کر بہت سے اونٹ ذبح کئے حضور اکرمؐ نے مدینہ میں بھی دو سنگوں والے سینڈھے ذبح کئے تھے ، ابو جلد اللہ (مصنف) نے کہا کہ روایت کا یہ کمرہ ایوب کے واسطہ سے ہے انہوں نے کسی شخص سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے !!

۹۸۸۔ جس نے سواری پر اس وقت احرام باندھا جب

سواری انہیں لیکر پوری طرح کھڑی ہو گئی !!

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن حزمیج نے خبر دی کہا کہ مجھے صالح بن کیسان نے خبر دی ، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آپ کی سواری پوری طرح کھڑی ہو گئی تو آپ نے احرام باندھا !!

۹۸۹۔ قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا ، ابو عمر نے کہا کہ ہم سے

عبدالوارث نے حدیث بیان کی ، انہوں نے کہا کہ ہم سے ایوب نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ چکے

لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي عَقِيلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ !!

باب ۹۸۷۔ التَّحْمِيدُ وَالْتَّسْبِيحُ ،

وَالْتَّكْبِيرُ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ التَّرُكُّبِ عَلَى الدَّابَّةِ

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِيَدِي الْعَلِيفَةِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ يَمْلَأُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَأَيْتُ حَتَّى اسْتَوَيْتُ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ أَوْ حَيْدَ الْمَلَّةِ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهْلُ يَحْجُ وَعُمُرَةُ وَ أَهْلُ النَّاسِ يَهْبِطُ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَنُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّروِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ يَسِيرُهُنَّ قِيَامًا وَ نَحْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبَشِينَ أَمَدَحِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَهُمْ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَجَلٍ عَنْ أَنَسٍ !!

(مصنف) نے کہا کہ روایت کا یہ کمرہ ایوب کے واسطہ سے ہے انہوں نے کسی شخص سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے !!

باب ۹۸۸۔ مَنِ أَهْلَ حَيْتَ اسْتَوَى بِهِ رَأْسُهُ !!

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَوْا بِهِ رَأْسُهُ قِيَامًا !!

باب ۹۸۹۔ الْإِهْلَالُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْقَدَاةَ يَذِي الْعَلِيفَةَ أَمْرًا رَأَيْتُهُ

فَوُحِلَتْ لَكُمْ رُكْبَتَايَا اَسْتَوْتُ بِهِ اَسْتَقْبَلْتُ  
الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يَكْبِتُ حَتَّى يَبْلُغَ الْاَحْمَرَ  
ثُمَّ يَسِيْرُ حَتَّى اِذَا اجَاؤْ وَاطْلُوْا بَاتَ  
بِهِ حَتَّى يُضِيْعَ قِيَاً صَلَّى الْقَدَا لَا اَغْتَسَلَ  
وَرَفَعَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَلَ ذٰلِكَ تَابِعَهُ رُسُلُوْهُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ الْغُبَرِ  
يَعْنِيْ مَنْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَعَلَ ذٰلِكَ تَابِعَهُ رُسُلُوْهُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ الْغُبَرِ

تو سواری تیار کرنے کے لئے فرمایا، سواری لائی گئی تو آپ  
اس پر سوار ہوئے اور جب آپ کو لے کر کھڑی ہو گئی تو آپ  
کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو گئے اور پھر تلبیہ کہنا شروع کیا نا انکہ حرم  
میں داخل ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ لبیک کہنا بند کر دیتے  
پس پھر طویٰ تشریف لا کر رات وہیں گزارتے ہیں، صبح ہوتی  
ہے تو نماز پڑھتے ہیں اور غسل کرتے ہیں۔ آپ یقین کے ساتھ

یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے ایوب کے واسطے سے

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ التَّمِيمِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ تَافِيعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُسْرٍ اِذَا ارَادَ  
الْخُرُوجَ اِلَى مَكَّةَ اَدَّاهُنْ يَدَ هِنَ لَيْسَ لَدَ رَايَعَةٍ طَيِّبَةٍ  
ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ دَوِى الْحَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكُبُ فَاِذَا  
اَسْتَوْتُ بِهِ رَايَعَتُهُ قَائِمَةً اَحْمَرَةً ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۝

بَاب ۹۹۔ التَّلْبِيَّةُ اِذَا تَخَدَّرَ فِي الْوَادِي

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عَدِي عَنْ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ  
عَبَّاسٍ فَقَدْ كَرُوْا الدَّجَالَ اَتَهُ قَالَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ  
كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ  
اَمَّا مُوسَى كَافًى اَنْظُرْ اِلَيْهِ اِذَا اخْدَرَ فِي الْوَادِي يَكْبِتُ

آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ کہتے ہیں ۱۱

بَاب ۹۹۔ كَيْفَ نَهَضَ الْعَائِضُ وَالْشَّفَاءُ

اَهْلُ نَهَضَ بِهِ وَاسْتَهْلَكْنَا وَاهْلَكْنَا اِهْلَكْنَا  
كُنْهُ مِنَ الْكُفُوْرِ وَاسْتَهْلَكْنَا الْمَطْعَمَ خَرَجَ مِنْ

۱۱۔ اس روایت کی بعض تفصیلات کتاب اللباس میں آئیں گی، غالباً موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا تھا اس لئے وفات کے بعد

۱۴۵۳۔ ہم سے ابوالریح سلیمان بن داؤد التمیمی  
سے فلیح نے حدیث بیان کی کہ ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ  
عنه جب مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو پہلے ایک بے خوشو کا تیل استعمال کرتے  
اس کے بعد جب مسجد دوی الحیفہ تشریف لائے، یہاں نماز پڑھتے اور سوار ہوتے  
جب سواری آپ کو لے کر پوری طرح کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے آپ نے  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا ۱۱

۹۹۔ وادی میں اترتے وقت تلبیہ ۱۱

۱۴۵۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے ابن عدی  
حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس  
رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے مجلس میں دجال کا ذکر چلا کہ اے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا  
ہوگا "کافر" تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں سنا ہے ہاں

آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ کہتے ہیں ۱۱

۹۹۔ حائضہ اور نفاس کس طرح احرام باندھیں ؟ اہل

زبان سے اس کو ادا کرنے کے معنی میں آتا ہے استہلکنا

اور اهلنا الہلال۔ یہ سب ظاہر ہونے کے معنی میں مستعمل ہے

۱۱۔ اس روایت کی بعض تفصیلات کتاب اللباس میں آئیں گی، غالباً موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا تھا اس لئے وفات کے بعد  
کے بعد عالم مثال میں حج کیا عیسیٰ السلام نے بھی حج نہیں کیا تھا، چنانچہ آپ قرب نبیامت میں نزول کے بعد حج کریں گے وفات کے بعد عالم مثال  
میں صالح بندوں کے لئے عمل نیک احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی  
قبر میں نماز پڑھنے دیکھا، اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں اور یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے ۱۱

النَّكَاحِ وَمَا أَهْلَ لَيْعُونِ اللَّهُ بِهِ وَهُوَ

وَمِنْ اسْتِهْلَالِ النَّسَبِ ۝

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ

أَخْبَوْنَا مَالِكًا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَلْنَا لِعُمُرَةَ ثَمْرَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلُ بِالْحَبَّةِ مَعَ

الْعُمُرَةِ ثَمْرَةً لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهَا جَمِيعًا فَفَعَلْتُ

مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمَّا أَطَلْتُ بِالْبَيْتِ وَلَوْ بَيْنَ الْهَضَا

وَالْمَرْوَةِ فَتَشَكُّوتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ أَنْفَعِي رَأْسَكَ وَأَمْتِشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَبَّةِ وَدُمِي

الْعُمُرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَبَّةَ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

إِلَى النَّعِيعِ فَأَقْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمُرَتِكَ

قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعُمُرَةِ بِالْبَيْتِ

وَبَيْنَ الْهَضَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا

أَتَحَرَّبَعْدَ أَنْ تَرَجَعُوا مِنْ مَكَّةَ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا

الْحَبَّةَ وَالْعُمُرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا قَائِدًا ۝

۹۹۲۔ مَنِ أَهَلَ فِي ذِمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاهِلًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

کہتے ہیں کہ استہل المطر یعنی بارش بادل سے باہر آگئی

و ماہل بغیر اللہ بہ استہلال العصبی سے ماخوذ ہے ۝

۱۴۵۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ جس مالک

نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے پہلے ہم نے

عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے

ساتھ ہدی ہو تو اسے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہیئے ایسا

شخص درمیان میں حلال نہیں ہو سکتا بلکہ حج اور عمرہ دونوں سے ایک

ساتھ حلال ہو گا۔ میں بھی مکہ آئی تھی اس وقت میں حائضہ ہو گئی تھی

اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی اور نہ صفا اور مروہ کی سعی، میں نے

اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا

سر کھول لو گنگھا کر لو اور عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لو، چنانچہ میں نے

ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے عبد الرحمن بن ابی بکر (حضرت عائشہ کے بھائی) کے ساتھ تنعم

بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا (اور عمرہ ادا کیا) اُن حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (جسے

تم نے چھوڑ دیا تھا، عائشہ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے حجۃ الوداع میں

صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف صفا اور مروہ کی سعی

کر کے حلال ہو گئے۔ پھر مٹی سے واپس ہونے پر دوسرا طواف کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا تو انہوں نے

۹۹۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جس نے اُن

حضور کی طرح احرام باندھا، اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ

عنہ نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے ۝

لے احصاف کے نزدیک بھی صورت حال یہی تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا جسے حیض کی وجہ سے چھوڑنا پڑا، اشواق

یہ کہتے ہیں کہ ام المومنین نے قرآن کا احرام باندھا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ احرام مگر باقی تھا تو اُن حضور انہیں گنگھا کرنے کا کیوں حکم دیا، اس طرح

عمرہ کے احرام کو چھوڑ دینے کا کیوں حکم دیا اشواق کی طرف سے ان اعتراضات پر جو تاویل کی جاتی ہیں وہ ناکافی ہیں، یہ حدیث اپنے

مسئلہ میں بہت واضح ہے ۝

ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے اہرام کو نہ توڑیں، انہوں نے سراقہ کا قول بھی ذکر کیا تھا اسے محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے سے یہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ علی! آپ نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا احرام باندھا ہو (اسی کا میں نے بھی باندھا ہے) آنحضورؐ

۱۴۵۷۔ ہم نے حسن بن علی غلال ہندی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سلیم بن جہان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مروان اصغر سے سنا اور ان سے اس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا کہ کس کا احرام باندھا ہے آپ نے کہا کہ جس کا آنحضورؐ نے باندھا ہو، اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

۱۴۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق بن شہاب نے اور ان سے موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے پاس میں بھیجا تھا جب حجۃ الوداع کے موقع پر آیا تو آپؐ سے بطحا میں ملاقات ہوئی آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کس کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آنحضورؐ نے جس کا باندھا ہو، آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے ساتھ ہدی ہے (قربانی کا جانور) میں نے عرض کی کہ نہیں اس لئے آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفارہ کی سعی کروں۔ اس کے بعد آپؐ نے حلال ہو جانے کے لئے فرمایا چنانچہ میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرے سر کا کنگھا کیا۔ یا میرا سر دھویا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کا دور کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہیے کہ اس میں پورا کرنے کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”حج اور عمرہ اللہ کی رضا کے لئے پورا کرو“ اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ جَابِرٌ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَدَأَ يُعْبِئُهُ عَلَى أَحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سَوَاقِفَ وَلَا أَدْرِي مُخْتَلَفٌ بَيْنَ بَكْرِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلُكُمَا أَهْلَكُمَا يَا عَلِيُّ قَالَ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدٌ وَأَمْلَكُ حَرَامٌ كَمَا أَنْتَ !!

نے فرمایا کہ پھر قربانی کرو اور اپنی اسی حالت پر احرام پہن لی رکھو ۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي الْغَلَالِ الْقَهْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَسِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَلْبَسَ فَقَالَ يَا أَهْلَكُمَا أَهْلَكُمَا يَا عَلِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَلَّاهُ أَنَا مَعَ الْهَدْيِ وَأَخْلَلْتُ !!

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْبَيْتِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ يَا أَهْلَكُمَا أَهْلَكُمَا أَهْلَكُمَا يَا أَهْلَ الْغَلَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَ أَنْ أَهْلُوقَ بِالْبَيْتِ لَطْفُ بِالْبَيْتِ وَيَا لَطْفًا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ آمَرَنِي فَأَخْلَلْتُ كَمَا تَرَى امْرَأَةً قَوْمِي فَسَطَفَنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّ تَاخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَا مَوْلَانَا بِالنَّسَائِمِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّخُذُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَأَنْ تَاخُذُوا سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى تَخُذُوا الْهَدْيَ !!

ساقہ سراقہ کا سوال اور ان حضورؐ کا جواب آئندہ موصول آئے گا !!



۳

علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہیے کہ آپ قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے ۱۱

۹۹۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى الْحَجَّ أَنتَهُرُ

تَعْلُو مَاتَ ۱۱ فَمَنْ قَرَضَ فِيهِمْ الْحَجَّ

فَلَا دَفْعَ وَلَا مُسَوِّقَ وَلَا حِدَالَ فِي الْحَجَّ

يَسْتَلُونَكَ عَنِ الْآهَلَةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِفُ

يَلْقَا مَيْمَنَ وَالْحَجَّ وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ أَشْهُرُ الْحَجَّ

سَوَالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرَتَيْنِ ذِي الْحِجَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الشَّئِءِ أَنْ لَا يَحْرِمَ

بِالْحَجَّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجَّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ

أَنْ يُحْرِمَ مِنْ حُرِّ اسْتِثْنَاءٍ ۱۱

۹۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ حج کے مہینے متعین ہیں

اس لئے ہوشیاری ان مہینوں میں خود پر حج لازم کرے تو

نہ جماع اور دوامی جماع کے قریب جائے، نہ گناہ کے اور

نہ جھگڑے کے، آپ سے لوگ چاند کے بارے میں دریافت

کرتے ہیں آپ بنا دیجئے کہ یہ لوگوں کے باہمی معاملات اور

حج کی تعیین کے لئے ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

حج کے مہینے شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج کا احرام

حج کے مہینوں ہی میں باندھا جائے، عثمان رضی اللہ عنہ

خراسان یا کرمان (جیسی دور جگہوں سے) حج کا احرام باندھنا پسند نہیں فرماتے تھے ۱۱

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرِ الْحَقَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ

سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

أَشْهُرِ الْحَجَّ وَلَيَالِي الْحَجَّ تَنْزِلُنَا مَسَرَفٍ قَالَتْ

فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ فَيَنْكُرْ مَعَهُ

هَذِي فَأَتَتْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمَرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ

مَعَهُ أُلْهَذِي فَلَا قَالَتْ فَلَا يَخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا

۱۲۵۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو بکر حنفی

نے حدیث بیان کی کہ ہم سے انس بن حید نے حدیث بیان کی کہ میں نے

قاسم بن محمد سے سنا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا تھا کہ ہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں

اور حج کے ایام میں نکلے۔ ہم نے مقام مہر میں قیام کیا، آپ نے بیان کیا

کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ

جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوا، اور وہ چاہتا ہو کہ اپنے

احرام کو صرف عمرہ کا بنالے تو اسے ایسا کر لینا چاہیئے، لیکن جس کے ساتھ

رہے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایات کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ یہ خاتون ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بھانج تھیں ۱۱

۱۲۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب کی ان تمام احادیث سے یہ واضح کرنے چاہتے ہیں کہ آیا اگر کوئی شخص احرام اس طرح باندھے کہ فلاں شخص

نے جس طرح کا احرام باندھا، اسی طرح کا میں بھی باندھنا ہوں تو اس سے وہ حرم ہو جائے گا یا نہیں؟ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ حرم تو ہو جائے گا

لیکن انفعال حج کے شروع کرنے سے پہلے اسے اس کی تعیین کرنی پڑے گی کہ وہ اپنے اس احرام سے دو عبادتوں، حج اور عمرہ میں کون سی عبادت

بجالائے گا حضرت ابوموسیٰ اور حضرت علی دونوں بزرگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا، لیکن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو

یہ حکم ہوا کہ وہ عمرہ کے بعد حلال ہو جائیں اور پھر احرام حج باندھیں، دوسری طرف علی رضی اللہ عنہ کو ایسا کوئی حکم نہیں، بلکہ انہیں اپنا احرام باقی رکھنا تھا

اور حج کے بعد حلال ہونا تھا، کیونکہ اس کے ساتھ ہدی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ حج میں حلال نہیں ہو سکتے تھے دونوں بزرگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے احرام پر اپنا احرام باندھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تھیں تھے لیکن دونوں صحابہ کے احرام میں اختلاف ہو جاتا ہے اس لئے معلوم ہوا

کہ اصل احرام تو اس طرح کی نیت سے ہو جاتا ہے لیکن نیت کی تعیین نہیں ہوتی اور انفعال حج یا عمرہ کرنے سے پہلے تعیین کر لینا ضروری ہے اس

باب میں ضحنا متعدد ایسی احادیث آگئی ہیں جو ان کے مابین مختلف فیہ ہیں، انہایت طویل مباحث اس ضمن میں ہیں جو مطولات میں دیکھے جاسکتے ہیں ۱۱



## باب ۹۹۴۔ التَّمَتُّعُ وَالْفِرَانُ وَالْإِفْرَادُ

بِالْحَجِّ وَقَسَمْتُ الْحَجَّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ

مَعَهُ هَدًى ۱۱

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَمْثُودِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى إِلَّا أَكْثَرَ الْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِابِلَيْتٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدًى أَنْ يَجِلَّ تَحْدًا مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدًى وَنِسَاءُ كَلَّا لَيْسَتْ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ تَحِفُّتُ لَمَّا أَطَفَ بِابِلَيْتٍ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُسْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأُرْجِعُ أَنَا بِعُسْرَةٍ قَالَ أَوْ مَا طُفْتُ لِيَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ قَادَ هَبْنِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى الشَّعْبِ قَالَتْ هَبْنِي بِعُسْرَةٍ ثُمَّ مَوَّعِدًا كَذَا كَذًا أَوْ قَالَتْ قَفِيَّةً مَا أَرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ فَقَالَ عُقْرَى خَلْفِي أَوْ مَا طُفْتُ يَوْمَ الْخَيْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ الْفِرَى قَالَتْ عَائِشَةُ فَلْيَقِنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مِنْهُيْطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُضْعِدَةٌ وَهُوَ مِنْهُيْطٌ مِنْهَا ۱۱

## ۹۹۴۔ حج میں تمتع، قرآن اور افراد اور جس کے ساتھ

ہدی نہ ہو اسے حج فسخ کرنے کی اجازت ۱۱

۱۴۶۰۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا جو ہدی اپنے ساتھ نہ لایا ہو اسے حلال ہو جانا چاہیے چنانچہ جن کے پاس ہدی نہیں تھی وہ حلال ہو گئے دافال عمرہ کے بعد اس حضور کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں اس لئے وہ بھی حلال ہو گئیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ ہو گئی تھی اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی (یعنی عمرہ چھوٹ گیا) جب عصر کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ توجع اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں، اس پر آپ نے پوچھا کیا جب ہم مکہ آئے تھے تو تم طواف کر چکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چل جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو (پھر افعال عمرہ ادا کرو) ہم لوگ تہرا غلام جگہ انتظار کریں گے اور صفیر رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے، میں آپ لوگوں کو روکنے کا سبب بن جاؤں گی اس حضور نے فرمایا عقریٰ (خلفی) کیا تم نے یوم نحر کا طواف نہیں کیا؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا، پھر کوئی حرج نہیں چلی چلو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میری ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ مکہ سے جلتے ہوئے بالائی حصہ پر چڑھ رہے تھے اور میں شیب میں اتر رہی تھی، یا یہ کہا کہ میں اوپر چڑھ رہی تھی اور اس حضور اس پر چڑھاؤ کے بعد اتر رہے تھے ۱۱

## ۱۴۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مالک

نے خبر دی، انہیں ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، انہیں عروہ بن

سہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حائفہ جو جانے کا علم اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سے تھا اور آپ کی ہدایت کے مطابق ہی انہوں نے عمرہ اچھوڑ دیا تھا اس روایت میں بھی راوی کی تغیر کا فرق ہے ورنہ بات وہی ہے وگز شدہ روایتوں میں تفصیل سے بیان ہوئی ہے صفیر رضی اللہ عنہا کا واقعہ کتاب الحج کے آخر میں کسی قدر تفصیل سے آئے گا۔ سہ ازراہ محبت آپ نے یہ الفاظ ان کے متعلق فرمائے تھے ۱۱

## ۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

زیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، بہت سے لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بہتوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بہتوں نے صرف حج کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ جن لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تو وہ یوم نحر تک حلال نہیں ہوئے تھے !!

۱۴۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عند نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے علی بن حسین نے اور ان سے مروان بن حکم نے بیان کیا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو میں نے دیکھا ہے عثمان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے سے روکتے تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے اس کے باوجود دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا: بیک بعرة و حجة، آپ نے فرمایا تھا، کہ میں کسی ایک شخص کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا !!

بْنِ كَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَمِينًا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةٍ وَغُمُرَةٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَالِغَةٍ وَأَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَعْثَرِ قَامًا مِنْ أَهْلِ بَالِغَةٍ أَوْ جَمَعَ الْبَعْثَرِ وَالْغُمُرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ ۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عِثْرِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانَ يَنْهَوْنِي عَنِ السُّنْعَةِ وَأَن يَخْتَصِمَ بَيْنَهُمَا قَلَمًا رَأَى عَلِيٌّ أَهْلَ يَمِينًا لَبَيْتِكَ بِغُمُرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ كُنْتُ لِأَدْعِ مُنْتَهَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدٌ !!

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَذَرُونَ الْغُمُرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجَّةِ

اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ احرام میں صرف نیت کا اعتبار ہوتا ہے الفاظ میں اپنے اس دلی ارادہ کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاران تھے، سب سے بڑی اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے خود حکم دیا تھا، جیسا کہ متواتر احادیث اسی بخاری میں آرہی ہیں کہ جس کے ساتھ ہدی ہے وہ عمرہ کے بعد حلال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپ نے بھی جب عمرہ کیا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کے بعد آپ حلال نہیں ہو سکتے تھے۔ راوی اس میں آپ کے احوال مختلف اس وجہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی نظر عام طور سے محقق تلبیہ کے الفاظ پر ہوتی تھی، کبھی تلبیہ میں آپ صرف حج کہتے کبھی عمرہ اور کبھی دونوں۔ جن لوگوں نے جوسا اسی اعتبار سے آپ کے حج کے متعلق فیصلہ کیا !! اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی مخالفت منقول ہے ان بزرگوں کی طرف سے اس کی ممانعت کوئی اسے ناجائز سمجھ کر نہیں ہوتی تھی بلکہ محض اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک افضل حج کا طریقہ یہ تھا کہ تنہا حج کیا جائے شریعت کی نظر میں پسندیدہ یہ ہے کہ مسلمان اپنا سفر حج کے لئے کریں اور اسی طرح عمرہ کے لئے ایک علیحدہ سفر کریں، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دومرتبہ سفر کی استطاعت رکھتے ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت پڑھی تھی: وَالْمَوَالِغُ وَالْعَمْرَةَ لِلَّهِ یعنی پوری پوری طرح حج اور پوری طرح عمرہ اسی صورت میں ہو گا جب دونوں الگ الگ دو سفر کئے جائیں گے، لیکن جن لوگوں میں اتنی استطاعت نہ ہو ظاہر ہے، ان سے ایک عبادت، عمرہ چھوڑنے سے کیونکر کہا جاسکتا ہے، حضرت عمرؓ اور یا حضرت عثمانؓ کے ارشاد کا جو نشانہ تھا اس سے اختلاف کسی کو نہیں ہو سکتا لیکن ضابطہ عام حالات کیلئے ہوتا ہے اور ضعیفہ کے یہاں حج کا افضل طریقہ عام حالات میں قرآن ہے، حضرت علیؓ یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ خود کیا تھا اسلئے حضرت عثمانؓ کی بات پر میں کیوں آپ کے طریقہ کو چھوڑوں !!

أَفْجَرُ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحْصَنَاتِ صَفَرًا يُقُولُونَ  
إِذَا بَرَأَ الذَّيْبُ وَعَفَا الْأَفْثُ وَالسَّخَرُ صَفَرٌ خَلَّتِ الْعُمْرَةُ  
لَيْسَ الْمُتَمَرِّقِدَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْطَحَّ  
مَيْتَحَتَهُ رَابِعَةً مُهْلِينَ بِالْحَيْمَةِ كَمَا مَرَّ هُمْ يَجْعَلُوا هَا  
عُمُرَةً فَتَقَالِمُ ذَلِكَ هُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ  
الْحَدُّ قَالَ حَيْثُ كَلَّمَهُ ۝

پر بزرگواران گزرا، انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا چیز حلال ہوگئی؟  
۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
عُثْمَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ  
عَنْ حَارِثِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لِي بِالْحَلْلِ ۝

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ  
ثَابِتِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَتَّاسِ حَلًّا  
يَعْنِي لَوْ كُنْتُ تَحْلِلُ أَنْتَ مِنْ عَمْرِيَتِكَ قَالَ إِنْ تَبَدَّدَتْ  
تَأْسِي وَفَلَدْتُ هَذِي قَلَا أَمِلْتُ حَتَّى أَفْهَرَ ۝

تلمیذ (باون کو جانے کے لئے ایک لیس وارچر کا استعمال کرنا) کی ہے اور میں اپنے ساتھ بدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے  
پہلے حلال نہیں ہو سکتا ۝

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَنَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الصَّبْعِيُّ قَالَ تَمَثَّلْتُ  
لَهَا فِي نَاسٍ تَسَالَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامُوا فِي قَرَأَتِ  
فِي الْمَسَامِكِ كَانَتْ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَبْرٌ مَبْرُورٌ وَعُمَرُ لَا  
مُتَقَبِّلَةً فَتَأَخَّرْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ سَلِّطْهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْرُ قَالَ لِي أَقِمَّ عِنْدِي وَاجْعَلْ  
لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلزَّوْجِ  
الَّتِي دَأَيْتَ ۝

دیکھو کہ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (ابو حمزہ سے) پوچھا کہ ابن عباس نے یہ کیوں کیا تھا (یعنی مال کس بات پر ویسے کے لئے کہا انہوں نے

سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا دونوں زمین پر سب سے بری بات  
ہے یہ لوگ حرم کو صفر بنا لیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ سنا  
لے، ان کے نشانات قدم مٹ چکیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے (یعنی حج کے  
ایام گزر جائیں) تو عمرہ حلال ہوتا ہے پھر جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
صحابہ کے ساتھ جوحنی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں  
حکم دیا کہ اپنے حج کو عمرہ بنالیں۔ یہ حکم (عرب کے سابقہ تخیل کی بنا پر) عام صحابہ  
پر بزرگواران گزرا، انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا چیز حلال ہوگئی؟

۱۴۶۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے غدر نے  
حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن مسلم نے  
ان سے حارث بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حجۃ الوداع کے موقع پر) حاضر  
ہوا تو آپ نے (عمرہ کے بعد) حلال ہو جانے کا حکم دیا ۝

۱۴۶۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث  
بیان کی ۷۔ اور ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں مالک  
نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ  
عنہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کو کہے  
حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہونے آں حضور نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی

۱۴۶۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی کہ کہا کہ ہم سے ابو حمزہ نصر بن عمران ضبعی نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان  
کیا کہ میں حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے مجھے منع کیا، اس  
لئے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے  
تمنع کرنے کے لئے کہا پھر میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ  
رہا ہے کہ حج بھی مقبول اور عمرہ بھی ۵۔ میں نے خواب ابن عباس کو سنایا تو  
آپ نے فرمایا کہ یہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی، پھر آپ نے فرمایا  
کہ میرے یہاں قیام کرو میں اپنے پاس سے تمہارے لئے کچھ مال متعین کر کے  
دیکھو کہ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (ابو حمزہ سے) پوچھا کہ ابن عباس نے یہ کیوں کیا تھا (یعنی مال کس بات پر ویسے کے لئے کہا انہوں نے

بیان کیا کہ اسی خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

۱۴۶۷۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو تَيْمِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ قَالَ قَدِمْتُ مُتَسَيِّعًا مَكَّةَ يُعْمَرُ قَدْ خَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقَالَ أَنَسٌ بْنُ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُوا الْآنَ حَتَّى تَكُونَ مَكَّةَ قَدْ خَلْتُمْ عَلَى عَطَايَ اسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَسَاقِ الْبُذَيْنِ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْعَجَةِ مُفْرَرًا فَقَالَ لَهُمْ أَجِلُوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ يَكُونُ الْبَيْتُ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْقِفِ وَتَقِيرُوا الْمَرْءُ تَصِيرُوا عِلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَامُوا بِالْعَجَةِ وَاجْعَلُوا إِلَيْهِ قَدَمُكُمْ بِهَا مُتَعَمِّقًا فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتَعَمِّقًا وَقَدْ سَتَيْنَا الْعَجَةَ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ تَقُولُوا إِنِّي سَفَّتُ الْهَدْيَ فَمَلَعْتُ وَمِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَعَمَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو شَيْبَةَ لَيْسَ كَذَلِكَ مُسْتَدًّا إِلَّا هَذَا ۝

قرآنی کے جائفوں کی قربانی نہ ہو جائے، چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ابو عبد اللہ (مضعف) نے کہا کہ ابو شہاب کی، اس حدیث کی سوا اور کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے ۝

۱۴۶۸۔ **حَدَّثَنَا** مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْوَرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُودٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيُّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا يَقْسِمَانِ فِي الْمُثَنَّةِ فَقَالَ عَلِيُّ مَا تُكْرَهُ إِلَيَّ أَنْ تَهْلِيَ عَنْ أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَغْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيُّ أَهَلَ بِهِمَا جَمِيعًا ۝

**باب ۹۹۔** مَنْ لَبَّى بِالْعَجَةِ وَتَسَاكَاهُ

۱۴۶۹۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ

۱۴۶۷۔ ہم سے ابو تیمیہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے کہا کہ میں مکہ عمرہ کا احرام باندھنے کے ایوم ترویہ سے تین دن پہلے پہنچا، اس پر مکہ کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اب تو نہا راج، مکی ہوگا (یعنی قُوب کم طے گا) میں عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا، یہی پوچھنے کے لئے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ حج کیا تھا جس میں آپ اپنے ساتھ قربانی کے اونٹ لائے تھے (یعنی حجۃ الوداع) صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا لیکن آنحضرت نے ان سے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کا احرام باندھ لو اور بیت اللہ کے طواف اور صغاروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جاؤ اور بال ترشوا الویوم ترویہ تک برابر اسی طرح حلال رہو، پھر یوم ترویہ میں حج کا احرام باندھو اور اس سے پہلے جو احرام باندھ چکے ہیں اسے متع بناؤ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم متع کیسے بنا سکتے ہیں ہم تو حج کا احرام باندھ چکے ہیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو اگر میرے ساتھ ہدیہ نہ ہوتی تو خود میں بھی اسی طرح کرتا، جس طرح تمہارے کہہ رہا ہوں اب میرے لئے کوئی چیز اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک میرے قربانی کے جانوروں کی قربانی نہ ہو جائے، چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ابو عبد اللہ (مضعف) نے کہا کہ ابو شہاب کی، اس حدیث کی سوا اور کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے ۝

۱۴۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن الطور نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عمر بن مرہ نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ جب عثمان اور علی رضی اللہ عنہما عسفان آئے تو ان میں باہم تمتع کے سلسلے میں اختلاف ہوا، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے حال پر رہنے دو، یہ دیکھ کر علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا ۝

**۹۹۔** جس نے حج کا نام لے کر تلبیس کہا ۝

۱۴۶۹۔ ہم سے سعد بنے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم سے جابر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کہ

کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے تو یہ کہہ رہے تھے  
"لیک بایح" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے  
اسے عمرہ بنالیا !!

۹۹۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تمتع

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَعُّتُ نَفْسُ بَيْتِ  
بِالْحَجِّ مَا مَرَّتَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَعَلَتْهَا عُمْرَةً !!

باب ۹۹۶۔ التَّمَتُّعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ تَمَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ  
عَنْ عِزْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَشْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَذَلُّ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ  
يَرَاهُ مَا شَاءَ !!

باب ۹۹۷۔ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ يَسَى

لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَدَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِثَّانُ  
بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفِ  
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتَعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهْلُ  
السَّهَابِ حُرُونَ وَالْأَصْدَاءُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَانَا فَلَمَّا تَدَمَّنَا  
مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اجْعَلُوا أَهْلَكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا مَنْ  
قَدَّاهُ هَدَى طِفْلًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ وَآتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبَّسْنَا الثِّيَابَ  
وَقَالَ مَنْ قَدَّاهُ هَدَى قِيَّاسُهُ لَا يَحِلُّ  
لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ ثُمَّ آمَرْنَا  
عَشِيَّةَ التَّوْبَةِ أَنْ تَهْلَ بِالْحَجِّ فَإِذَا  
قَرَعْنَا مِنَ الْمُنَا مَلِكٍ حِمْيَا قَطَفْنَا بِالْبَيْتِ  
وَالْبَصْفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَدْ ثُمَّ حَجَّجْنَا ،  
وَعَلَيْنَا الْهَدْيَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

۱۴۷۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم اسے  
ہمام نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مطرف نے  
عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم نے تمتع کیا تھا اور قرآن بھی نازل ہوا  
تھا (اس کے حوازیں) اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا !!

۹۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یہ حکم ان کے لئے ہے

جو مسجد الحرام کے رہنے والے نہ ہوں" ابو کامل فضیل بن  
حسین بصری نے بیان کیا کہ ہم سے ابو معشر براء نے حدیث  
بیان کی کہا کہ ہم سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی  
ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن  
عباس سے حج میں تمتع کے متعلق سوال کیا گیا تھا آپ نے  
نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مہاجر بن انصار بنی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور ہم سب نے (صرف حج  
کا) احرام باندھا تھا، جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے احرام کو بچ اور عمرہ دونوں کیلئے  
کرو۔ لیکن جو لوگ ہدی اپنے ساتھ لائے ہیں (وہ عمرہ کرنے  
کے بعد حلال نہیں ہونگے) اپنا بچہ ہم نے جب بیت اللہ کا  
طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کر لی تو اپنی بیویوں کے  
پاس گئے اور پکڑے پیسے، آپ نے فرمایا تھا کہ جس کے ساتھ  
ہدی ہے وہ اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک  
ہدی اپنی جگہ نہ پہنچے (یعنی قربانی نہ ہوئے) (جیسے جنہوں  
نے ہدی ساتھ نہیں لی تھی) آپ نے یوم نذریہ کی شام کو حکم  
دیا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں، پھر جب ہم مناسک حج سے  
فارغ ہو گئے تو ہم نے اگر بیت اللہ کا طواف اور صفا اور

فَمِثْلًا مِّثْلَ ثَلَاثَةِ آيَاتٍ فِي الْحَجِّ وَتَبَعِيَّةً  
إِذَا دَجَعْتُمْ إِلَى أَمْصَارِكُمُ الشَّعَاةُ تَجْزِي  
فَجَعَلُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامِ بَيْنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ  
فَإِنَّ اللَّهَ أَلْكَزَلُ فِي كِتَابِهِ وَسَلَّهُ نَبِيَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ  
غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِيَنْ  
لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
وَأَشْهَرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي  
كِتَابِهِ سُورَةُ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ  
فَمَنْ تَبَتَّعَ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلِيَّةٌ وَمَأْوَى  
صَوْمٌ وَالزَّفْتُ الْيَمَامُ وَالْفُسُوقُ الْمَعَاضِي  
وَالْجِدَالُ الْمَرَاوُ ۱۱

مذہب کی سعی کی، پھر ہمارا حج پورا ہو گیا اور قربانی ہم پر  
واجب رہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جسے قربانی  
کا جانور میسر ہو (تو وہ قربانی کرے) اور اگر کسی کو قربانی  
کی استطاعت نہ ہو تو تین دن روئے حج میں اور سات  
دن گھر واپس ہونے پر رکھے (قربانی میں) بحری بھی کافی  
ہے لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ایک  
ساتھ کیا تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں یہ حکم  
نازل کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خود عمل  
کر کے تمام لوگوں کے لئے مباح قرار دیا تھا البتہ مکہ کے باشندوں  
کا اس سے استثناء ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”یَعْلَمُ  
ان لوگوں کے لئے ہے جو مسجد الحرام کے بہنے والے نہ ہوں  
اور حج کے بن مبینوں کا قرآن میں ذکر ہے، وہ شوال، ذی قعدہ  
اور ذی الحجہ ہیں، ان مہینوں میں جو کوئی عمرہ کرے گا تو اس پر یا ایک قربانی واجب ہوگی یا روزے (قرآن مجید میں) رفت معنی  
میں جماع کے ہے، فسوق معنی میں معاصی کے اور جدال معنی میں جھگڑے کے ۱۱

۴۹۸۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل ۱۱

بَابُ ۴۹۸۔ اغْتِسَالٌ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ ۱۱

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبُو  
عَلِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ تَارِيفٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمرَ  
إِذَا دَخَلَ أَدَّى الْحَدَمَ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَمِيتُ  
يَذِي طَوًى ثُمَّ يُصَلِّي بِهَ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۱

۱۴۷۱۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علیہ  
نے حدیث بیان کی انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں تارفع نے انہوں نے  
بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہم کے قریب پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے  
رات ذی طوی میں گزارتے صبح کی نماز وہیں پڑھتے اور غسل کرتے، پھر مکہ میں  
داخل ہوتے، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے  
۴۹۹۔ مکہ میں رات یا دن میں داخلہ ۱۱

بَابُ ۴۹۹۔ دُخُولُ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا ۱۱

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا تَارِيفٌ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ ۱۱

۱۴۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے تارفع نے ابن عمر کے واسطے  
سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات ذی طوی  
سے احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ مکہ کے باشندے نہ قرآن کریں نہ نیتھ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ارشاد میں بھی اس کی تائید موجود ہے ۱۱  
۱۴۷۱۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن المنذر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں داخل ہونے وقت غسل کرنا تمام علماء کے نزدیک منفقہ طور پر مستحب ہے  
لیکن اگر کوئی نہ کرے تو اس پر نذیہ وغیرہ بھی نہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ غسل نہیں کر سکتا، تو تیمم ہی کر لے ۱۱ اسے اس عنوان کے تحت  
حدیث میں چونکہ اس کا ذکر ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن میں داخل ہوئے، اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ ”رات“ کا لفظ بڑھا کر یہ بتانا  
چاہتے ہیں کہ رات میں بھی مکہ میں داخل ہونا جائز ہے اگرچہ مستحب دن ہی میں داخلہ ہے ۱۱



دَخَلَ مَكَّةَ وَتَمَّانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۥ

میں گزری تھی پھر جب صبح ہوئی تو آپ مکہ میں داخل ہوئے، ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے ۥ

**باب - من آیت یدخل مکه ۥ**

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

**باب - من آیت یخرج من مکه ۥ**

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

۱۰۰۰۔ مکہ میں کہ صحرے داخل ہوا جائے ۹۱  
۱۴۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معنی نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ثنیہ علیا کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور ثنیہ سفلی کی طرف سے تھے ۱۰۰۱۔ مکہ سے کہ صحر کو نکلا جائے ؟

۱۴۷۳۔ ہم سے سعد بن مسرید بھری نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ علیا یعنی کداء کی طرف سے داخل ہوتے ہوئے بطحاء میں ہے اور نکلنے ثنیہ سفلی کی طرف سے تھے ۥ

۱۴۷۴۔ ہم سے حمید بن ابی محمد بن مشن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان بن یثیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے تو بالائی حصہ سے شہر کے اندر داخل ہوئے اور (مکہ سے) نکلے شبی علاقہ کی طرف سے ۥ

۱۴۷۵۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر شہر میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدی کی طرف سے نکلے مکہ کے بالائی علاقہ سے !

۱۴۷۶۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عروہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے

سے کہ مکہ کا بالائی حصہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے شہر میں داخل ہوئے تھے اور کدی شبی ہے، مکہ سے آپ اسی طرف سے نکلے تھے اس روایت سے بظاہر کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کدی کہ بالائی علاقہ ہے یہ راویوں کا تصرف ہے ورنہ صحیح وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا، خود بخود کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے وقت اور اس سے نکلنے وقت بیت اللہ اطرام کا پوری طرح ادب قائم رکھا تھا، راوی اس کو بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اسے داخل ہونے میں بیت اللہ بالکل سامنے پڑتا ہے اور کدی شبی علاقہ سے نکلنے میں پشت بیت اللہ کی طرف نہیں پڑتی، دنیا کے بڑوں کے

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْقَنْحِ مِنْ كَدَّاءٍ مِنْ أَعْلَى مَسْجِدِهِ قَالَ هَشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يُدْخِلُ عَلَى كُتَيْبِهِمَا مِنْ كَدَّاءٍ وَكَدَّاءِي وَكَدَّاءِي أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءٍ وَكَانَتْ أُنُوبُهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ ۱۴۷۸ - حَدَّثَنَا - مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْقَنْحِ مِنْ كَدَّاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يُدْخِلُ مِنْهَا كُتَيْبَهُمَا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءِي أَقْدَرِيهِمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَدَّاءٌ وَكَدَّاءِي مَوْضِعَانِ ۱۱

**باب ۱۰۰ - فَضِيلُ مَسْجِدِ بَيْتِنَاهَا دَقْوِيلُ**  
تَعَالَى وَإِذَا جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِقَوْمٍ  
وَأَمَّا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ رَبِّكُمْ هَبْطًا وَنُحًى  
وَعَفْوَ تَأْوِيلُ الْبَيْتِ وَاسْمُهُ أَنْ تَطْهَرُوا  
بِيَدَيْهِ لِلْقَائِلِينَ وَالْعَافِينَ وَالرَّكْعَةِ السُّجُودِ  
وَإِذَا قَالَ رَبُّكُمْ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَيْتًا  
أَمَّا وَارْزُقُوا أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَّا  
مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَأْوِيلُ مَنْ كَفَرَ  
فَأَمَّا مَثَابَةُ بَيْتِنَا فَتَأْوِيلُهَا إِلَى عَذَابِ النَّارِ  
وَيُتَمَسَّكَ التَّصْنِيفُ وَإِذَا يُرْفَعُ رَبُّكُمْ الْقَوْلُ  
وَمِنْ الْبَيْتِ وَاسْمُهُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ  
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ  
لَكَ وَمِنْ دُرِّ بَيْتِنَا أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ لَكَ وَارِنَا  
مَنَاسِكَتَنَا وَتُبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ السَّخَّاءُ  
السَّخَّاءُ ۱۱

والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوتے وقت مکہ کے بالائی علاقہ کدواء سے داخل ہوئے تھے ہشام نے بیان کیا کہ عروہ اگرچہ کدائی اور کدی دونوں طرف سے داخل ہوئے تھے لیکن اکثر کدی سے داخل ہوتے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ قریب تھا ۱۴۷۸ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر کدواء سے داخل ہوئے تھے عروہ خود اگرچہ دونوں طرف سے کدواء اور کدی داخل ہوتے لیکن اکثر آپ کدی کی طرف سے داخل ہوتے تھے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ قریب تھا، ابو عبد اللہ مصنف نے کہا کہ کدواء اور کدی دو مقامات کے نام ہیں

۱۰۰ - کہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور جب کہ بنا دیا ہم نے خانہ کعبہ کو بار بار لوٹنے کی جگہ لوگوں کے لئے اور کر دیا اس کو امن کی جگہ، اور حکم دیا ہم نے کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ دونوں پاک کر دیں میرے مکان کو، طواف کرنے والوں کے لئے الشکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں (نماز پڑھنے والوں) کے لئے اسے اللہ کر دیئے اس شہر کو امن کی جگہ اور یہاں کے رہنے والوں کے پھلوں کی روزی دیجئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ابراہیم علیہ السلام کی اس آخری دعا کے جواب میں) اور جس نے کفر کیا اس کو میں مختصر دنیاوی زندگی اسے نفع اٹھانے کا موقع دوں گا، پھر اس کو پھینک دوں گا، ووزخ کے عذاب کی طرف اور وہ جہنم، برا ٹھکانہ ہے اور جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے (تو وہ یوں دعا کرتے جلتے تھے، اے ہمارے رب، ہماری اس کوشش کو قبول فرما لیجئے آپ ہی دعاؤں کو) سننے والے اور (ہماری نیتوں کو) جاننے والے ہیں، اے ہمارے رب، ہیں اپنا فرمانبردار بنالیجئے اور نسل سے ایک جماعت بنائیے جو آپ ہی کی فرمانبردار ہو، ہم کو احکام حج سکھا دیجئے، ہمارے حال پر توجہ فرمائیے کہ آپ ہی بہت توجہ فرمانے والے اور بڑے رحیم ہیں ۱۱

یہاں بھی داخلہ اور نکلنے کا یہی ادب ہے بہر حال یہ صرف ادب کے درجہ کی چیز ہے ۱۱

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُوَيْنِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتْ الْكَعْبَةُ دَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسُ بْنُ يُنَيْلَانَ الْوَحِيدَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَعْلُ إِذَا رَأَيْتَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَعَتْ يَدَايَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِيَّاهُ أَزَارِي قَبَسًا لَهُ عَلَيْهِ ۝

۱۴۷۹۔ ہم سے محمد ابن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی مرمت ہوئی تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی (آں حضور کی بعثت سے پہلے) پتھر لا رہے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند کا منہ پر رکھو ورنہ اگر پتھر اٹھانے میں زیادہ تکلیف نہ ہو (آں حضور نے ایسا کیا تو آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی پتلی چڑھ گئی، آپ کہنے لگے مجھے میرا تہبند دے دو چنانچہ آپ نے اسے باندھ لیا ۝

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ دَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرِي أَنَّ قَوْمَكَ حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَوَدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَوَدُّهَا حَتَّى تَنْفَعَكَ قَوْمَكَ بِالْكَفْرِ لَقَعْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدُّ اسْتِغْلَالَ الْكُفَّيْنِ الَّذِينَ يَلِيَانِ الْحَجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ كَمْ يُنْتَمِ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ ۝

۱۴۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ابن سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے انہیں خبر دی انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں معلوم ہے جب تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا تھا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ پھر آپ قواعد ابراہیم کو بھی شامل کر لیجئے، لیکن آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے بالکل قریب نہ ہوتا تو میں ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یقیناً یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں رکھوں کے استلام کو جو حجر اسود سے قریب ہیں اسی وجہ سے ترک کر دیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیاد پر پوری نہیں ہوئی تھی ۝

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ لَعَنَ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنْ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ الشَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِمْ هُوَ فَعَلَّ قَالَ فَعَلَّ ذَلِكَ قَوْمَكَ لِيُدْخِلُوا مِنْ شَأْنٍ وَأَوْ يَمْتَعُوا مِنْ شَأْنٍ أَوْ كَوَلَا

۱۴۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اشعث نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عظیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں، پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے عمارت میں کیوں نہیں شامل کیا، آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خیرج کی کمی پڑ گئی تھی (اس لئے یہ حصہ تعمیر سے رہ گیا) پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اوپر کر

أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَذَ أَنْ  
تُنْكِرُوا قَوْلَهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجُدْرَ فِي الْبَيْتِ وَ أَنَّ  
الْحَقَّ بَابَهُ بِالْأَرْضِ !!

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا - عُثَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوُ  
لَا حَدَّ لَكُمْ قَوْمًا بِأَلْكَفْرِ لَتَقْعَضُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ  
عَلَى آسَاسٍ إِبْرَاهِيمَ فَإِنْ تَرَيْتُمْ اسْتَفْصَحَتْ بِنَاءً لَا  
وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ خَلْفًا  
يَعْنِي بَابًا !!

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ دُوْمَانَ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ كَوُ لَا  
قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَا مَوْتَ بِالْبَيْتِ  
فَهَذَا مَا قَدْ خَلْتُ فِيهِ مَا أَخْرَجَ مِنْهُ وَالرَّفْثُ بِالْأَرْضِ  
وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْفِيًّا وَبَابًا قَرِيبًا فَبَلَغْتُ  
بِهِ آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ قَدْ لَكَ الْغِيْ نِي حَسَلُ ابْنِ الزُّبَيْرِ  
عَلَى هَذِهِ قَالَ يَزِيدُ وَ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ  
هَذَا وَ بَنَاهُ وَ أَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحَجَرِ وَ قَدْ رَأَيْتُ  
آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَابَةً كَأَنَّمَا فِيهِ الْإِبِلُ قَالَ جَرِيرٌ  
فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكُمْ الْآنَ قَدْ خَلْتُ  
مَعَهُ الْحَجَرَ فَأَشَارَ إِلَيَّ مَكَانٍ فَقَالَ هُنَا قَالَ جَرِيرٌ  
فَعَوْرَتُ مِنَ الْحَجَرِ سِنَةٌ أَرْبَعٌ وَ تَحْوَاهَا !!

۱۰۰۳۔ فَعُشِلَ الْحَرَمُ، وَكُوِّلَهُ إِنَّمَا  
أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبِّي هَذِهِ الْبَلَدِ الَّذِي

دیا گیا ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں  
اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ  
قریب نہ ہوتا، اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ وہ برائیاں کئے تو اس عظیم کو بھی  
میں بیت اللہ میں شامل کر دیتا، اور دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا، تاکہ ہر  
شخص آسانی سے اندر جا سکے !!

۱۴۸۲۔ ہم سے عیید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ  
نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا  
اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیم  
علیہ السلام کی بنیاد پر بنانا کیونکہ قریش نے اس میں کمی کر دی ہے میں اپنی  
نئی اور ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق تعمیر میں ایک اور پیچھے کی طرف دروازہ  
بناتا، ابو معاویہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہ خلف کے معنی دروازہ کے ہیں

۱۴۸۳۔ ہم سے بیان بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید نے  
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
یزید بن رومان نے حدیث بیان کی ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ! اگر تمہاری قوم  
کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا،  
تاکہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں، تو اس سے نکل گئی ہے، اسے  
زمین کے برابر کر دیتا اور اس کے دروازے بنا دیتا ایک مشرق کا اور ایک مغرب  
کا اور اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی، ابن زبیر رضی  
اللہ عنہ کا بھی کعبہ کو گرانے کا یہی مقصد تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیان کیا تھا، یزید نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا، جب ابن زبیر نے  
اسے منہدم کیا تھا اور اس کی نئی تعمیر کے حجر اسود کو اس میں رکھا تھا، میں  
نے ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے پتھر میں دیکھے تھے ہوا دھت کے کوہان کی طرح  
تھے، جریر نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا، اس کی جگہ کہاں ہے؟ انہوں نے  
نے فرمایا کہ ابھی نہیں دکھانا ہوں، چنانچہ میں آپ کے ساتھ حجر اسود لے گیا،  
اور آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے، جریر نے کہا کہ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ جگہ حجر اسود سے تقریباً چھ ہاتھ کے فاصلہ پر تھی

۱۰۰۴۔ حرم کی فیضیت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مجھ کو

یہی حکم ہے کہ بندگی کروں اس شہر کے مالک کی جس نے اس کو

حَرَمَ مَا دَلَ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ  
مَعَ السُّبُلِيِّينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ تَكُنْ لَهْمُ  
حَرَمًا أَيْتَا يَخِيلُ إِلَيْهِ تَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ  
وَرِثَاتِنَ لَنَا وَلَكِنْ أَكَلُوا حُرْمًا لَا يَعْلَمُونَ

حرمت دی اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے، ہر چیز، اور  
مجھے حکم ہے کہ رہوں حکم برداروں میں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
تیکہ ہم نے جگہ نہیں دی ان کو حرمت والے پناہ کے مکان  
میں، کھینچے چلے آتے ہیں اس کی طرف میسے ہر طرح کے۔  
روزی ہماری طرف سے، لیکن بہت سے ان میں سمجھ نہیں رکھتے،

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
مَجَاهِدٍ عَنْ كَثَاوٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَتْنٍ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ  
حَرَمُهُ اللَّهُ لَا يُعْمَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُفَقَّرُ قَيْنَدُهُ وَلَا  
يُلْتَقِطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا !!

۱۴۸۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
جریر بن عبد الحمید نے منصور کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد  
نے، ان سے کثاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنح مکہ کے موقع پر یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ  
نے اس شہر کو حرمت والا بنایا ہے اس کے درخت کے اکٹھے نہیں  
کاٹے جاسکتے، یہاں کے شکار بھی بھر کاٹے نہیں جاسکتے اور نہ ان کے سوا جو

اعلان کر کے، مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہوں، کوئی شخص یہاں کی گری پڑی چیز اٹھا سکتا ہے !!

۱۰۰۴۔ تَوْرِيثُ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعُهَا  
وَمَسَرَّاتُهَا وَأَوَّاقِ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
سَوَاءً خَاصَّةً تَقُولُهُ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ  
يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
الَّذِي جَعَلْنَا لِلنَّاسِ سَوَاءً إِنَّ الْعَاقِبَةَ  
فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُؤْذِنِي بِالْحَادِ يُظْلَمِ  
ثُنْيَاهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْبَادِيُّ الْقَطَارِيُّ مَعْلُومًا مَحْبُوسًا !!

۱۰۰۴۔ مکہ کی آراضی کی وراثت اور اس کی بیع و شراء اور یہ  
کہ مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں، دلیل، اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور جو لوگ اللہ کی راہ اور مسجد حرام  
سے لوگوں کو روکتے ہیں کہ جسے ہم نے تمام لوگوں کے لئے یکساں  
بنایا ہے، خواہ وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے  
والے، اور جو شخص بے راہ رومی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنے  
کا ارادہ کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے  
ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ بادی، باہر سے آنے والے  
کے معنی میں ہے اور معلومًا مایم کے معنی میں ہے !!

سے احناف اور شوافع کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ مکہ کی آراضی وقف ہیں یا ملک۔ شوافع کے نزدیک تو یہ ملک ہیں وقف نہیں لیکن احناف کہتے ہیں کہ وقف  
ہیں۔ اور یہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد سے ہی چلی آرہی ہیں ان کا کوئی مالک نہیں اس اختلاف کی اصل اس بات کے اختلاف میں ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مکہ پر صلح کے ذریعے قبضہ کیا تھا یا لڑکر سے فتح کیا تھا اگر لڑائی کے بعد اس کی فتح ثابت ہو جائے تو یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مکہ کی آراضی وقف ہیں  
کیونکہ لڑائی کے بعد مفتوحہ ملک کا تو ان غازیوں میں تقسیم ہو جانا چاہیئے تھا اور مکہ فتح ہوا لیکن اس کا ایک ایچ بھی کسی کو نہیں دیا گیا، احناف یہ کہتے ہیں کہ اس حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم بزرگوں صحابہ کی فوج سے مکہ فتح کرنے کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے اور رسولی سی ہی سیکن بعض مقامات پر خون خرابہ بھی ہوا، پھر اس  
ابتداء کے بعد، مکہ کی فتح کو صلحی فتح کی طرح کہا جاسکتا ہے، مغلوب قوم غالب کے مقابلہ میں، انجام کار ہتھیار توڑ دے ہی گئی، مکہ میں بھی یہی صورت پیش آئی، لیکن امام  
شافعی ابتداء کا اعتبار نہیں کرتے، بلکہ لڑائی کے بعد بھی اگر انجام کار صلح ہو جائے تو وہ اس کا نام بھی صلح ہی رکھتے ہیں، مکہ میں یہ صورت ضرور پیش آئی اور اسی  
وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکہ صلحی فتح ہوا۔ بس اس اختلاف کی بنیاد یہی ہے اور امام بخاری بھی امام شافعی کے ساتھ ہیں !!

**۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا** أَصْبَحُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ أَتَيْنَ تَنْزِيلُ فِي دَارِكَ بِسَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَذَكَّ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرَيْتَ يَقُولُ لَا يَرِيكَ الْمُؤْمِنِينَ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَذَكَّرُونَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَآمَنُوا ذُكِّرُوا وَلَهُمْ أَنْفُسُهُمْ

کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہ ایک دوسرے کے ولی ہیں !!

**باب** - تَزْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَّةَ //

**۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَسَارِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ مُؤَلِّئًا عَدَاةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ حِينَ تَقَامِسُوا عَلَيَّ الْكُفْرَ //

**۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا** الْخَسِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّهْزِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْقَدِيدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ يَمِينِي نَعُوذُ بِكَ لَوْ أَنَّ عَدَاةَ يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ حِينَ تَقَامِسُوا عَلَيَّ الْكُفْرَ يَعْنِي بِذَلِكَ أَلَمْ تُعْصَبْ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكَانَتْ تَحَابَّقَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي

**۱۴۸۵۔** ہم سے اصبح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں علی بن حسین نے عمرو بن عثمان نے اور اسامہ بن زید نے کہ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ مکہ میں کہاں قیام فرمائیں گے، کیا اپنے گھر میں قیام ہوگا؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، عقیل نے گھر ہمارے لئے چھوڑا، اسی کب بے عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو وراثت میں کچھ نہیں ملا تھا، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عقیل رضی اللہ عنہ (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے، اس بنیاد پر عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا فر کا وارث نہیں ہوتا، ابن شہاب نے کہا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تاویل کرتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے ہجرت

کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہ ایک دوسرے کے ولی ہیں !!

**۱۰۰۵۔** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں نزول !!

**۱۴۸۶۔** ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (مٹی سے لڑتے ہوئے) حجة الوداع کے موقع پر، مکہ آنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہمارا قیام اسی خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں (قریش نے) کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی۔

**۱۴۸۷۔** ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابیہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یوم نحر کی صبح کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے، جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی، آپ کی مراد محض یہ تھی کیونکہ یہیں قریش اور بنو نذہاد بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب (یا راوی نے) بنو المطلب (کہا) کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ

سہ یہ بھی ایک شوافع کی دلیل ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کی وراثت ملی تھی اور انہوں نے اپنے تمام گھر بیچ دیئے تھے مگر ملکیت نہ ہوتی تو بیچے کیوں پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر کچھ نہیں فرمایا لیکن ایک بات اور ہے، ابو طالب کے گھروں میں جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کا بھی حق تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ نے سب بیچ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ فروخت ایک ایسی جائیداد کی ہوتی جس کے ایک ٹرسے حصے کے وہ مالک نہیں تھے اور اس حضور نے اس پر کچھ نہیں کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا اس سے کوئی تعرض نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ ایک بات ہو چکی تھی آپ نے کچھ اس کے متعلق مروا نہیں کہنا چاہا حنفیہ کے حق میں بھی



قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
بْنِ الْخَدْرِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَبِجْجَتِ الْبَيْتُ وَلَبِجْجَتِ بَعْدَ خُرُوجِ يَاجُوجَ  
وَمَا جُورَ قَاتِلُهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا  
يُعْجَرَ الْبَيْتُ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ  
قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ أَبَا سَعِيدٍ !!

سے حجاج بن حجاج نے ان سے قنادہ نے ان سے عبد اللہ بن ابی  
غالب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کا حج اور عمرہ یا جوج اور جوج  
کے خروج کے بعد بھی ہوتا رہے گا اس روایت کی متابعت ابان اور  
عمران نے قنادہ کے واسطے سے کی اور عبد الرحمن نے شعبہ کے واسطے سے  
بیان کیا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک بیت اللہ  
کا حج بند نہ ہو جائے، پہلی روایت باہر راویوں نے کی ہے ابو عبد اللہ نے  
سنا اور عبد اللہ نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے !!

۱۰۰۸۔ کعبہ پر غلاف !!

۱۴۹۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد  
بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی اور  
ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں شعبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ۱۷ اور ہم  
سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے واصل کے واسطے سے  
حدیث بیان کی اور ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں شعبہ کے ساتھ کعبہ  
میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تو شعبہ نے فرمایا کہ سہی جگہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھ  
کر (ایک مرتبہ) فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہو گیا ہے کہ کعبہ کے اندر سونے چاندی  
جیسی کوئی چیز نہ چھوڑوں (جسے زمانہ جاہلیت میں کفار نے جمع کیا تھا) اور سب  
(مسلمانوں میں) تقسیم کر دوں، میں نے عرض کی کہ آپ کے ساتھیوں کا ہنسنے

باب ۱۰۰۸۔ کعبۃ النکبة !!  
۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَخْطَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى  
شُعْبَةَ م وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ  
عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شُعْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي  
الْكَعْبَةِ فَقَالَ قَدْ جَلَسَ هَذَا الْمَجْلِسُ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ  
هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدُمَ فِيهَا صَفَرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ وَلَا قَسَمْتُ  
تُذُنِي إِنْ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْكُرْآنُ أَنْتَدِي  
بِهِمَا !!

صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جحر رضی اللہ عنہ نے) ایسا نہیں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں بھی انہیں کی اقتداء کرتا ہوں !!

۱۰۰۹۔ کعبہ کا اندام، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک فوج بیت اللہ پر  
پر چڑھائی کرے گی اور دھنسا دی جائے گی !!

باب ۱۰۰۹۔ حَدِّثْنَا عَنْ عَائِشَةَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُوْ جَيْشُ  
الْكَعْبَةِ فَيُخْصِفُ بِهِمْ !!

۱۴۹۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید  
نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن احنس نے حدیث بیان کی کہا  
کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس نے اور ان

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا - عَنْ رُوَيْبِنُ عَنِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْطَبِ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

سے دوسری روایت میں ہے کہ جب فوج میداد کے قریب پہنچے گی تو زمین کے اندر دھنسا دی جائے گی اس کے بعد کہ روایت میں ہے جو پہلے گزر  
چکی ہے، کہ خانہ کعبہ کو ایک پتی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا، ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ کعبہ پر حملہ آور فوج  
خود تباہ ہو جائے گی، اور دوسری مرتبہ کعبہ پر ایک فوج قابض ہوگی اور خانہ کعبہ کو تباہ کرے گی، غالباً پہلا واقعہ پہلے ہوگا، پھر خانہ کعبہ کی بڑی  
کے بعد قیامت آجائے گی، خدا تعالیٰ ان فتنوں سے مجھے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین !!



الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدُ أَنْجَحَ  
يَقْلَعُهَا حَجْرًا حَجْرًا ۝

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللِّثْمِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
السَّيِّبِ أَنَّ أَبَاهُ دَيَّانَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْقَبُ فِي الْكَعْبَةِ ذَوَا السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْعَجَبَةِ  
بَابُ ۱۰ - مَا ذَكَرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ۝

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ  
رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَّ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ  
فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَقْصُرُ وَلَا تَنْفَعُ وَكَوَلَا  
إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ وَتَبْلُتُكَ  
بَابُ ۱۱ - إِغْلَاقُ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي  
أَيِّ تَوَاجِهِي الْبَيْتَ شَاءَ ۝

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا - ثَلَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ  
أَنَّهُ قَالَ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ  
طَلْحَةَ فَانْطَفَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ  
أَوَّلَ مَنْ وَقَعَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ  
الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ ۝

بَابُ ۱۲ - الْقِسْوَةُ فِي الْكَعْبَةِ ۝

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ  
عَنْ ثَارِفِ بْنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَحَلَ الْكَعْبَةَ  
مَشَى قِبَلَ الْوُجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ  
لَهُ اِمَامُ بَخَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَنَّا جَابِتِي فِيهِ كَمَرٌ جَبَّ أَهْلُ  
أُورُشَلِيمَ فِيهِ نَمَازٌ بِرُحْمٍ جَابِتِي فِيهِ ۝

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گویا میری نظروں کے سامنے دو پتلی  
ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پیٹے گا ۝  
۱۴۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یث سے حدیث  
بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب  
نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ کعبہ کو دو پتلی پٹھانیوں والا جشی تباہ کرے گا ۝

۱۰۱۔ حجر اسود کے متعلق روایت ۝

۱۴۹۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر  
دی انہیں المثنیٰ نے انہیں ابراہیم نے انہیں عاصم نے انہیں ربیعہ نے  
کہ عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا، پھر فرمایا، میں خوب  
جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہو نہ نفع، مگر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے نہ دیکھنا تو میں کہیں نہ دیتا،  
۱۱۔ بیت اللہ کو بند کرنا، اور بیت اللہ میں جس طرف

بھی چاہے رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے ۝

۱۴۹۵۔ ہم سے ثعلبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یث  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور ان سے  
ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ بن زید، بلال  
اور عثمان بن طلحہ خانہ کعبہ کے اندر گئے، اور اندر سے دروازہ بند کر لیا پھر  
جب دروازہ کھولا تو میں پہلا شخص تھا جو اندر گیا، میری ملاقات بلال سے ہوئی  
تو میں نے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) نماز پڑھی تھی؟ انہوں  
نے بتایا کہ ہاں، دونوں یعنی ستونوں کے درمیان آپ نے نماز پڑھی تھی، اے

۱۰۱۲۔ کعبہ میں نماز ۝

۱۴۹۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر  
دی کہا کہ ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ  
عنہ جب بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تو سامنے کی طرف چلتے اور دروازہ  
پشت کی طرف چھوڑ دیتے آپ اسی طرح چلتے رہتے اور جب سامنے کی دیوار  
سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بٹانا چاہتے ہیں کہ اگر چہ آپ نے یہی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی لیکن یہ اتفاقاً چیز تھی، کعبہ کے اندر جہاں بھی

اور جس طرح بھی چاہے نماز پڑھی جاسکتی ہے ۝

تقریباً تین ہاتھ رہ جاتی تو نماز پڑھتے تھے اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھتے کا اہتمام کرتے تھے جس کے متعلق بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز پڑھی تھی، لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں بیت اللہ میں جس جگہ بھی کوئی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے !!

۱۰۱۳۔ ابو کعبہ میں نہ داخل ہوا، ابن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے

ہم کرتے تھے اور بیت اللہ کے اندر نہیں جاتے تھے !!

۱۴۹۷۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے چھپے دو رکعتیں پڑھی، آپ کے ساتھ ایک صائب تھے جو آپ کے اور لوگوں کے درمیان آ رہے ہوئے تھے، ان سے ایک صاحب نے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے بتایا کہ نہیں !!

۱۰۱۴۔ جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر پڑھی !!

۱۴۹۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عکرمہ نے بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دکنہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے اندر جانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے، پھر آپ نے حکم دیا اور وہ نکالے گئے لوگوں نے دکانہ کعبہ سے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے (ان بتوں کے) ہاتھوں میں خال نکالنے کے تیرے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو برباد کرے، انہیں اچھی طرح سے معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے تیرے خال کبھی نہیں

سے یعنی بیت اللہ کے اندر جانا کوئی ضروری نہیں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود حجۃ الوداع کے موقع پر اندر نہیں گئے تھے آپ صلح حدیبیہ کے بعد جب عمرہ تفرار کرنے کے تشریف لے گئے تو اس موقع پر آپ بیت اللہ کے اندر نہیں گئے تھے عمرہ جعرانہ کے موقع پر بھی نہیں گئے تھے یہ دو ایسے مواقع ہیں جہاں بیت اللہ کے اندر بت رکھے ہوئے تھے اور غالباً آپ اسی وجہ سے اندر نہیں گئے ہوں گے، پھر جب مکہ فتح ہوا تو آپ اندر تشریف لے گئے اور بتوں سے کعبہ کی نظیر کی حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ کے اندر بت نہیں تھے لیکن اس مرتبہ بھی آپ اندر نہیں گئے، اس لئے مشلبہ ہو گا کہ کعبہ کی تقدیس کے پورے اہتمام کے ساتھ بغیر کسی قسم کے رشوت کے اندر جانا ممکن ہو سکے تو یہ ملل مستحب ہے لیکن رشوت دے کر اندر جانے کی کوشش نہ کرنی چاہیے !!

الْقَهْرِ يَسْمِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجَابِ الَّذِي قَبْلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَرْبَاعِ قَيْصَلِي يَتَوَقَّى الْمَسْكَنَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَكَيْسَى عَلَى أَحَدِ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي آتِي تَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ !!

بَاب ۱۰۱۳۔ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ

ابْنُ عُمَرَ يُعْبَرُ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ !!

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمِيُّ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوَافَ بِالْبَيْتِ وَمَتَّى خَلَفَ الْقَامِرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتَنْوُكَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ دَجُلُ أَدْخُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا

بَاب ۱۰۱۴۔ مَنْ تَعَبَّرَ فِي تَوَاحِي الْكَعْبَةِ !!

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَالٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ

أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهِةُ فَامْرَأَتُهُمَا فَاخْرَجَتْ وَأَخْرَجُوا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي إِيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَهُمُ اللَّهُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمْ لَا يَسْتَقِيمُونَ بِهَا قَطُّ قَدْ خَلَّ الْبَيْتُ فَكَبَّرَ فِي تَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ !!

نکالی۔ اس کے بعد آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور اس کے چاروں طرف تکبیر کہی، آپ نے اندر نماز بھی نہیں پڑھی تھی (بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کے متعلق نوٹ اس سے پہلے گزر چکا ہے) ۱۱

**باب ۱۵۱۔** کَتَفَ كَاتَ بَدَاؤُ الرَّمْلِ ۱۱

۱۵۱۔ رمل کی ابتدا کیوں کر ہوئی ۱۱

۱۴۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد

بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے یہاں ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں

یثرب (مدینہ منورہ) کے بھانجے کمزور کر رکھا ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین چکروں میں رملی (بیز چلنا جس سے اظہار قوت ہوا)

کریں، اور دونوں رکنوں کے درمیان حب معمول چلیں۔ چونکہ آپ کے پیش

نظر انہیں پوری طرح انجام دینا تھا، صرف اسی وجہ سے آپ نے تمام چکروں

میں رمل کا حکم نہیں دیا ۱۱

۱۵۱۶۔ مکہ آتے ہی پہلے طواف میں حجر اسود کا استلام

(بوسہ دینا) اور تین چکروں میں رمل کرنا چاہیے ۱۱

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي مَرْيَدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ آتَهُ

يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَّ وَهَنَهُمْ حَتَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْمِلُوا الْأَشْوَاطَ

الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْتَنِعُوا

أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَزْمِلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا لِنَقْلَةِ

عَلَيْهِمْ ۱۱

**باب ۱۵۲۔** اسْتَلَامَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَ

يَوْمَئِذٍ ثَلَاثًا ۱۱

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو

وَهْبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

يَقْتَامُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا

يَطُوفُ يُحِبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ ۱۱

**باب ۱۵۳۔** الرَّمْلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ۱۱

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ

ابْنِ الْكُثَمِّ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ

وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابِعَهُ الْإِنِثُ قَالَ

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَافٍ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۵۰۰۔ ہم سے ابوسعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر

دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے انہیں سالم نے اور ان سے ان

کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب

آپ مکہ تشریف لائے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات

چکروں میں سے تین میں رمل کرتے تھے ۱۱

۱۵۱۶۔ حج اور عمرہ میں رمل ۱۱

۱۵۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شریح بن نعمان نے

حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فیح نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور

ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین

چکروں میں تو تیز چلے (رمل کیا) اور بقیہ چار چکروں میں حب معمول چلے

حج اور عمرہ دونوں میں۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے کہا کہ محمد

بن ابی نعیم کے بہت بعد پیدا ہوا۔ لیکن قریش کا یہ ظلم تھا کہ انہوں نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بتوں کے باغیوں میں

نیز دے دیئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسی افتراء پر بددعا دی۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سے کثیر بن فرقد نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے،

۱۵۰۲۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن

جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے کہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر سود کو خطاب کر کے فرمایا، بخدا مجھے خوب

معلوم ہے کہ تم صرف پتھر ہو، نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، اور

اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں اسلام کرتے (دوسرے دیتے)

نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا، اس کے بعد آپ نے اسلام کیا، پھر فرمایا، اور

ہمیں رمل کی کیا ضرورت تھی؟ ہم نے تو اس کے ذریعہ مشرکوں کو (اپنی قوم)

دکھائی تھی، پھر فرمایا جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اسے

چھوڑنا ہم پر بند نہیں کرتے۔ لے

۱۵۰۳۔ ہم سے سعد بن فرقد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

بیان کیا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکن یبانی کا

استلام کرنے دیکھا، میں نے بھی اس کے استلام کو، خواہ سخت محلات ہوں

یا نرم، نہیں چھوڑا، میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر ان دونوں یعنی رکنوں

کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ معمول

کے مطابق اس لئے چلتے تھے تاکہ اس کے استلام میں آسانی رہے۔

۱۰۱۸۔ حجر اسود کا استلام چھڑی کے ذریعہ۔

۱۵۰۴۔ ہم سے احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی انہوں

نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں یونس نے ابن شہاب

کے واسطے سے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع

پر اپنی اوٹنی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ

کر رہے تھے اس کی روایت راوردی نے زہری کے جھتیجے کے واسطے سے کی

اور انہوں نے اپنے چچا (زہری) کے واسطے سے۔

لے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمل صرف ایک وقتی مصلحت تھی، یہ سنت نہیں ہے لیکن عام علماء امت اسے سنت کہتے

ہیں خود جمہور صحابہ کے عمل سے بھی اور قول سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ حنفیہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ جس طواف کے بعد بھی، اصفا

مروہ کی سعی ہوگی، اس طواف میں رمل بھی ہوگا اس کے سوا طواف میں رمل نہیں ہے۔

**باب ۱۰۹۔** مَنْ تَمَّ تَسْتَلِمُهُ إِلَّا التُّرْكَيْنِ  
الْيَمَانِيَيْنِ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ زَوْجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي  
الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقِفُ شَيْئًا مِنَ  
الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةَ يَسْتَلِمُهُ الْأَرَاكَ  
فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا تَسْتَلِمُهُ هَذَا  
بُنِ التُّرْكَيْنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ  
لَا تَسْتَلِمُهُ هَذَيْنِ التُّرْكَيْنِ فَقَالَ لَهُ  
لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ يَسْتَلِمُهُ وَكَانَ  
ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

**۱۵۰۵۔** حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَابِتُ بْنُ  
شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَمَّ  
أَدَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ مِنَ الْبَيْتِ  
إِلَّا التُّرْكَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

**باب ۱۰۲۔** تَفْهِيمُ الْعَجَرِ

**۱۵۰۶۔** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِتِّينَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَانُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ  
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ  
الْعَجَرِ وَقَالَ لَوْلَا إِرَاقِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

**۱۵۰۷۔** حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَنُو  
زَيْدٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ  
عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْعَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ وَقَالَ آيَةُ  
إِنْ رَوْحِيئُ أَرَأَيْتُ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ آيَةً  
بِالْيَمِينِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ

**۱۰۱۹۔** جس نے صرف دونوں ارکانِ یمانی کا استلام کیا !  
محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہمیں ابن جریر نے خبر دی انہیں  
عمر بن دینار نے خبر دی کہ ابو الشعثاء نے فرمایا : بیت اللہ  
کے کسی بھی حصہ سے جلا کو نہ پرہیز کر سکتا ہے ، معاویہ  
رضی اللہ عنہ تمام ارکان کا استلام کرتے تھے اس پر ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ہم ان دو ارکان کا استلام نہیں  
کرتے ، تو معاویہ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا کوئی جز ایسا  
نہیں جسے چھوڑ دیا جائے ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تمام  
ارکان کا استلام کرتے تھے ۔

**۱۵۰۵۔** ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے بیٹھنے کی حدیث  
بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے  
ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دونوں  
یمانی ارکان کا استلام کرتے دیکھا ۔

**۱۰۲۔** حجر اسود کو بوسہ دینا

**۱۵۰۶۔** ہم سے احمد بن ستین نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون  
نے حدیث بیان کی انہیں ورقان نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے خبر دی ان  
کے والد نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود  
کو بوسہ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بوسہ  
دیتے نہ دیکھتا تو کبھی نہ دیتا ۔

**۱۵۰۷۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان  
کی ، ان سے زبیر بن عریق نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے  
حجر اسود کے استلام (بوسہ دینے) کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کا استلام کرتے اور بوسہ دینے دیکھا  
ہے اس پر اس شخص نے کہا کہ اگر ازدحام ہو جائے اور میں پیچھے رہ جاؤں پھر آپ  
کا کیا خیال ہے ؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس اگر وہ گرو کہ میں چھوڑ کے  
آؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ حجر اسود کا استلام  
کر رہے تھے اسے بوسہ دے رہے تھے ۔

۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سائل میں کارہنے والا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ناگواری اس بات پر ہوئی کہ حدیث رسول کے بعد پھر اس میں اختلاف نکالے

## باب ۱۰۲ - مَنِ اشَارَ إِلَى التُّرْكِ

إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

۱۵۰۸ - حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَوْحَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتٍ عَلَى بَعِيرٍ كَلِمَاتٍ آتَى عَلَى التُّرْكِ إِشَارًا، أَيْمُهُ يَشِيءُ ۝

## باب ۱۰۲ - التَّكْبِيرُ عِنْدَ التُّرْكِ ۝

۱۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كَلِمَاتٍ آتَى التُّرْكُ إِشَارًا أَيْمُهُ يَشِيءُ عِنْدَ ذَلِكَ وَكَثُرَ تَابِعُهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْعَدَاءِ ۝

## باب ۱۰۳ - مَنِ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدَّمَ

مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى

وَكُتَيْتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَاءِ

## ۱۵۱۰ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ وَهْبٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ يَحْيَى قَالَ قَالَتْ بَنَاتِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ تَوْصِيًّا ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

## ۱۰۲ - حجر اسود کے قریب پہنچ کر اس کی طرف اشارہ

۱۵۰۸ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے عکرمہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی پر طواف کر رہے تھے اور جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

## ۱۰۲۲ - حجر اسود کے قریب تکبیر کہنا۔

۱۵۰۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف ایک اونٹنی پر کیا۔ جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے تھے اس روایت کی متابعت ابراہیم بن طہمان نے خالد حذاء کے واسطے سے کی ہے۔

## ۱۰۳۳ - جو مکہ آیا اور گھر واپس ہونے سے پہلے بیت اللہ کا

طواف کیا پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا کی طرف گیا۔

## ۱۵۱۰ - ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا

کہ مجھے عمرو نے محمد بن عبد الرحمن کے واسطے سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ سے (حج کے ایک مسئلہ کے متعلق پوچھا ہے) تو انہوں نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا، پھر طواف کیا آپ کا یہ عمل

جابر بن عبد اللہ کی سنت اور آپ کے طریقہ کے ساتھ اس وجہ لگا ڈھماہ کو تھا، غالباً آپ نے سائل کے طرز سے یہ سمجھا جو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے سے کام لے رہا ہے، اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ اذہام وغیرہ کی صورت میں پھر ہی کے ذریعہ بھی اسلام کیا جاسکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خود ایسا کیا تھا۔ اس سے پہلے یہ حدیث قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے کہ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس کے ذریعہ آپ حجر اسود کا اسلام کرتے تھے اسے سوال کی تفصیل دوسری روایتوں میں ہے اصل میں راوی ابن عباس کے اس سلسلے میں مسلک پر توجہ دینا چاہیے کہ ان کا مسلک جہودیت کی رائے کے خلاف یہ تھا کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوگا تو بیت اللہ پر نظر پڑنے ہی خود بخود اس کا احرام ٹوٹ جائے گا، اس لئے اگر کوئی چاہتا ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ بیت اللہ کو نہ دیکھے اور اسے دیکھے بغیر عرفات میں جا کر تیام کرے۔

مُسْرَةً ثُمَّ جَعَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمِثْلُهُ ثُمَّ حَجَّجَتْ  
مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَوَّلَ قِسْمِي بَدَأَ بِهِمُ الطَّوَافُ  
ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرَنِي  
أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِهِ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَمُلَائِي وَ  
فُلَانٌ يَعْمُرُونَ فَلَمَّا مَسَحُوا لِلزُّكُوفِ حَلَّوْا :

۱۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِنْدٍ الشَّاذِلِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ  
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكْبَةَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَلَّافٌ  
فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَرُ سَعَى قَلْبُهُ  
أَطْوَأَ وَمِثْلِي أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ يَتَنَبَّهٌ ثُمَّ يَطُوفُ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

۱۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِنْدٍ الشَّاذِلِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكْبَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُوقٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَلَّافٌ بِالْبَيْتِ الطَّوَافُ أَوَّلَ  
يُغْتَبِ مُتَلَاذِمَةً أَطْوَأَ وَيَتَنَبَّهٌ أَرْبَعَةً وَآتَهُ  
كَانَ يَسْعَى بَطْنِ السَّيْلِ إِذَا حَلَّافٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

باب ۲۴- طَوَافُ النِّسَاءِ مَعَ الزَّجَالِ

وَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذَا مَتَّعَ  
ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الزَّجَالِ

عمرہ کے لئے نہیں تھا اس کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح  
جج کیا، پھر میں نے ابو بکر کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف  
کیا، مہاجرین اور انصار کو بھی میں نے اسی طرح کرتے دیکھا تھا میری والدہ  
دسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما انے بھی مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنی بہن رعائشہ  
رضی اللہ عنہا اور زبیر اور فلال فلال رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کا احرام  
تھا جب ان لوگوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا تو حلال ہو گئے تھے۔

۱۵۱- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو صرو  
نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے کہ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے  
واسطے سے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے (کہ) آنے کے بعد سب سے پہلے حج اور عمرہ کا جو طواف  
کیا اس کے تین چکروں میں آپ نے سعی درمل کی اور باقی چار میں حسب  
معمول چلے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور صفا مروہ کی سعی کی۔

۱۵۲- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس  
بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور  
ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت  
اللہ کا پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور چار میں  
حسب معمول چلتے پھر جب صفا مروہ کی سعی کرتے تو بطن میل (ودای) میں  
دور کر چلتے۔

۱۰۲۴- عورتوں کا طواف مردوں کے ساتھ

اور محمد سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا  
اور انہیں عطاء نے خبر دی کہ ہشام نے عورتوں کو مردوں کے

سے اس آخری ٹکڑے کا ابن عباس کے مسک سے کوئی تعلق نہیں ہے اس میں ہے کہ حجر اسود کے استلام کے بعد لوگ حلال ہو جائیں  
گئے تھے، حالانکہ صفا مروہ سعی اس کے بعد ہے اور پھر حلال ہونا چاہیے۔ غالباً "مسح رکن" فراغت سے کنیہ ہے راوی کے پیش نظر  
تفصیل بیان کرنا نہیں ہے، بلکہ اپنی علت کو بتانا ہے۔

سے مطلب یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے طواف میں کوئی امتیاز نہیں تھا کہ فلاں وقت مرد کیں اور فلاں وقت عورتیں، اتنا ضرور  
تھا کہ عورتوں کے طواف کی جگہ مردوں سے علیحدہ تھی مرد طواف کرتے وقت بیت اللہ سے بالکل قریب ہونے لگتے اور عورتیں ان کے  
بعد، اس طرح عورتوں کا دائرہ مردوں کی بہ نسبت کچھ بڑا ہوتا تھا۔

قَالَ كَيْفَ كُنْتُمْ عَنْهُمْ وَقَدْ طَافَ بِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ ثَلَاثَ بَعْدَ حِجَابٍ أَوْ قَبْلُ قَالَ ابْنُ لُغَمَرٍ لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطُهُنَّ كَأَنَّتْ عَاشِيَةً تُطَوُّ حَبْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ إِنِّي أَنْطَلِقُ أَسْتَلِمُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنْطَلِقِي عَنْكَ وَآبَتْ تَخْرُجُنَّ مُتَكَلِّمَاتٍ بِاللَّيْلِ قِيَطُنَّ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَ كُنْتُ أَرَى عَاشِيَةً أَنَا وَعَبِيدُ بْنُ عَزِيزٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ قَبْرِ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ شَرِيفَةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا حَيْزٌ ذَلِكَ وَارَأَيْتُ عَلَيْهَا وَرَعًا مَوْسَدًا ۝

ساتھ طواف کرنے سے روک دیا تو اس سے انہوں نے کہا کہ تم کس بنیاد پر لوگوں کو اس سے روک رہے ہو؟ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات غمروں کے ساتھ طواف کیا تھا، میں نے پوچھا یہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے یا اس سے پہلے کا، انہوں نے کہا، میری جان کی قسم، میں نے انہیں پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد دیکھا تھا، اس پر میں نے پوچھا کہ مردوں کا ان کے ساتھ اختلاط کیسے ہوتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اختلاط نہیں ہوتا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے جدا رہ کر طواف کرتی تھیں، ان کے ساتھ مل کر نہیں کرتی تھیں ایک عورت نے ان سے کہا ام المؤمنین! چلے (حجر اسود) کا استقبال کریں تو آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ چلو بھی! ازواج مطہرات رات میں پردہ کر کے نکلتی تھیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں، لیکن جب بیت اللہ کے اندر جانا چاہتیں تو اندر جانے سے پہلے (باہر) کھڑی ہو جاتیں اور مرد باہر آ جاتے (تو وہ اندر جاتیں) میں اور عبید اللہ بن عمر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس جب آپ شیر پہاڑ کے درمیان میں مقیم تھیں۔ میں نے پوچھا کہ اس وقت پردہ کس چیز سے تھا؟ عطار نے بتایا کہ ایک ترکی قبہ میں مقیم تھیں اس پر پردہ بڑا ہوا تھا ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی اس وقت میں نے ان کے بدن پر ایک گلابی رنگ کا کر نہ دیکھا تھا۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَوْقِلٍ عَنْ عَوْدَةَ ابْنِ التَّيْبِيِّ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ذَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْكَيْتُ فَقَالَ طُوفِي مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ وَآبَتْ رَاكِبَةً قَطَعْتُ مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يَصْلِي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَانْظُرْ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ۝

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے ان سے عروہ بن زبیر نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیمار ہو جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ سواری پر چڑھ کر اور لوگوں سے علیحدہ رہ کر طواف کرو، چنانچہ میں نے عام لوگوں سے الگ رہ کر طواف کیا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے قراءت والطور و کتاب مسطور کی پورہ ہی تھی۔



۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا - إِسْرَٰهِيْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَرِيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِالنَّسَائِنِ رِبْطَ يَدَيْهِ إِلَى النَّسَائِنِ يَسِيرُ أَوْ يَحْبِطُ أَوْ يَشِيْ قَبْلَ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْدَهُ ثُمَّ قَالَ تَدْرِيْ يَمِيْدُهُ ؟

باب ۲۶ - إِذَا رَأَى سَيِّئًا أَوْ شَيْئًا يَكُونُ فِي الطَّوْفِ قَطَعَهُ

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا - أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يُمِيسُ أَوْ غَيْرَ فَقَطَعَهُ

باب ۲۷ - لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُذْرِيَّاتٌ وَلَا يَجْعَلُ مُشْرِكًا

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ وَبَيَّتَهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ يَكُونُ الصَّدِيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤْوِذُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحْبِجَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُذْرِيَّاتٌ

باب ۲۸ - إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوْفِ وَقَالَ

عَلَا وَبَيْنَ يَطُوفُ فَتَقَامُ النَّصَاوَةُ أَوْ يَذْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قَطَعَ عَلَيْهِ قَيْبَنِي وَيُذَكِّرُ قَحْوَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

۱۵۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ ابن جریر نے انہیں خبر دی کہا کہ سلیمان اول نے خردی انہیں طاووس نے خردی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ سے تھام لیا یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور پھر فرمایا اگر ساتھ ہی چلتا ہے تو ہاتھ پکڑ کے چلو۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ طواف میں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی نفی اور ہاتھ پکڑنے سے منع کیا۔ ۱۰۲۶۔ جب کوئی شخص نسر یا کوئی اور چیز دیکھے، جو طواف میں ناپسندیدہ ہو تو اسے کاٹ کر پھینک دینا چاہیے۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے ان سے سلیمان اول نے، ان سے طاووس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا طواف رسی یا اور کسی چیز سے کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۰۲۷۔ بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن جبیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر جس کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بنایا تھا، انہیں یوم نحر میں ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکتا، اور نہ کوئی شخص ننگا طواف کر سکتا ہے۔

۱۰۲۸۔ جب کوئی طواف کے دوران رک جائے؟ ایک شخص

ایسے کے متعلق جو طواف کر رہا تھا کہ نماز پڑھی ہو گئی یا اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا گیا، عطاویہ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں سے اس نے طواف چھوڑا تھا وہیں سے بنا کر دہرہ دہرہ شروع کرے) ابن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

**باب ۱۰۲۹۔** طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى رِسْمًا مَرَّةً وَرَكَعَتَيْنِ وَقَالَ تَارِعٌ كَانَ بَنُ عُمَرَ يُصَلِّيُ بِكُلِّ سُبُوحٍ ، رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ثَلَاثُ لُحُوظٍ آتَى عَطَاءٌ يَقُولُ تَجَرَّعْتُ الْمَلَكُوتَ مِنْ رَكَعَتَي الطَّوَافِ فَقَالَ الشُّنَّةُ أَلْفَلَسُ لَمْ يَكُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوحًا قَطْرًا إِلَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ۔

**۱۵۱۷۔** حَدَّثَنَا - ثِيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيْقَعَ الرَّجُلُ عَلَى أَمْرَانِهِ فِي الْمَرْوَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ النَّعْمِ وَرَكَعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ قَدْ كَانَ كَكُرٍّ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

**باب ۱۰۳۰۔** مَنْ لَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَكُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ ، وَخَرَجَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ ۔

**۱۵۱۸۔** حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُصَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ ۔

**باب ۱۰۳۱۔** مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُسْرًا جَاءَ

۱۰۲۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تو سات چکر پورے کرنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی، نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سات چکر پر (طواف میں) دو رکعت پڑھتے تھے۔ اسماعیل بن اُمیہ نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے کہا کہ طواف کہتے ہیں کہ طواف کی دو رکعت فرض نماز سے بھی ادا ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سنت پر عمل زیادہ بہتر ہے، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چکر پورے کئے ہوں اور دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو،

۱۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی عمرہ میں صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی سے ہم بستہ ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف سات چکروں میں پورا کیا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں بہترین اسوہ ہے عمرو نے بیان کیا عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے جابر بن عبد اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جائے۔

۱۰۳۰۔ جو کعبہ نہ جائے، نہ طواف کرے اور عرفہ چلا جائے اور طواف اول کے بعد جائے۔

۱۵۱۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے کربہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور سات چکروں کے ساتھ طواف کیا۔ پھر صفا مروہ کی سعی کی، اس سعی کے بعد آپ کعبہ اس وقت تک نہیں گئے جب تک عرفہ سے واپس نہ ہوئے۔

۱۰۳۱۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد الحرام سے باہر پڑھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حرم سے باہر پڑھی تھیں،

مِنْ الْحَدَّثِ:

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَرَوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْوَيَاءَ الْقَسَابِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ مَكَّةُ وَآرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَاقَتْ بِالْبَيْتِ وَآرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلْتِ الصَّلَاةَ لِلْعُجْبِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكَ وَالنَّاسُ يَمْشُونَ فَقَعَلَتْ ذَلِكَ وَلَمْ تُعْمَلْ حَتَّى حَرَجَتْ:

بَابُ ۳۱۔ مَنْ صَلَّى رُكْعَتِي الطَّوْفِ

خَفَّتْ التَّقَامِ:

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرِمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْزُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَافَ بَابِ بَيْتِ سَبْعَاءَ وَصَلَّى خَلْفَ التَّقَامِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَتْ تَكْمُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُمُوءٌ حَسَنَةٌ:

بَابُ ۳۲۔ الطَّوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رُكْعَتِي الطَّوْفِ مَا تَمَّ قَطْلُ الشَّمْسِ وَطَافَ مَرَّةً بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَرِبَ حَتَّى صَلَّى التَّوَكُّعَيْنِ

يَذِي طَوًى:

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ

۱۵۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں محمد بن عبد الرحمن نے عروہ نے انہیں زینب نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ج۔ کہا مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سلمہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے اور وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور وہ بھی روانہ ہوئے کہ میں نے آپ نے انہیں سے فرمایا کہ جب صبح کی نماز پڑھی ہو اور وہ لوگ نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائیں تو تم اپنی اونٹنی پر طواف کر لینا چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے باہر نکلنے تک نماز نہیں پڑھی۔

۳۲۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے

پیچھے پڑھیں۔

۱۵۲۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہ ہمیں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو آپ نے خانہ کعبہ کا سات (چکر) طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا کی طرف (سعی کرنے) آئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

۳۳۔ صبح اور عصر کے بعد طواف، سورج طلوع ہونے

سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کی دو رکعت پڑھ لیتے

تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوا

ہوئے اور (طواف کی) دو رکعتیں ذی طوے میں پڑھیں

۱۵۲۲۔ ہم سے حسن بن عمر بن عمری نے حدیث بیان کی کہ ہم سے یزید

بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے حبیب نے ان سے عطاء نے ان سے

عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ تَامًا كَانُوا  
بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى  
الْمَدَائِرِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ كَانُوا يُصَلُّونَ  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ  
الَّتِي تَكُونُ فِيهَا الصَّلَاةُ قَامُوا يُصَلُّونَ .

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا - إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ  
عَنْ تَارِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِي عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ  
الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا .

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا - الْغَنَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ  
بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُطَوُّ  
بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِزِ  
وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ  
بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخَيِّرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا  
إِلَّا صَلًّا هَمًّا .

بَابُ ۱۳۴ - التَّوْبِطُ بِرُكُوبِ

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا - إِسْحَاقُ النَّاسِطِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ  
فَلَمَّا آتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشِمَا فِي يَدِهِ وَكَثَّرَ  
۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ

عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد  
بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ایک دعوے کو تذکر کرنے والے کے پاس بیٹھ گئے  
اور جب سورج طلوع ہونے لگا تو وہ لوگ نماز (طواف کی دو رکعت)  
پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے دنا گوری کے  
ساتھ فرمایا جب سے یہ لوگ بیٹھ گئے اور جب وہ وقت آیا جس میں نماز  
کرو ہے تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

۱۵۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو مرقہ  
نے حدیث بیان کی کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے روایت بیان کی ان سے  
نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ سورج طلوع ہوتے اور غروب ہوتے وقت  
نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ  
بن حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد العزیز بن رفیع نے حدیث  
بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ فجر کی نماز  
کے بعد طواف کر رہے ہیں اور پھر آپ نے دو رکعت (طواف کی نماز  
پڑھی۔ عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو عصر بعد دو  
رکعت نماز پڑھتے ہی دیکھا تھا وہ بتاتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کے  
گھر آتے (عصر کے بعد) تو یہ دو رکعت ضرور پڑھتے تھے (تفصیلی بحث گزر چکی ہے)  
۱۵۲۴۔ مریض سوار ہو کر طواف کرتا ہے۔

۱۵۲۴۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد  
نے خالد ہذا کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا  
طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا (آپ جب بھی طواف کرتے ہوئے) حجر  
اسود کے قریب آتے تو اپنے ہاتھ کی ایک چیز (چھری) سے اشارہ کرنے اور بیکر کہتے  
۱۵۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک

الاحناف کے یہاں فجر کی نماز کے بعد نوافل وغیرہ مکروہ ہیں، جب سورج طلوع ہو جائے اور وقت مکروہ نکل جائے تب نماز پڑھنی  
چاہیے، طواف کی دو رکعت کے متعلق صحابہ کے طرز عمل میں بھی اختلاف ہے، بعض احناف کے مسلک کے موافق ہیں اور بعض نہیں ہیں  
اسی طرح احناف کے یہاں عصر بعد بھی نوافل وغیرہ دوسری نمازیں مکروہ ہیں، اسی کا تفصیلی ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ نے ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہو گئی ہوں، آپ نے فرمایا پھر لوگوں کے پیچھے سے ہو کر طواف کرو چنانچہ میں نے جب طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں (نماز کے اندر) والطور و کتاب سطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

۱۰۳۵۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔

۱۵۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ضرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پانی (در زمزم) کا حایو (کو) پلانے کے لئے مکہ میں منی کے دونوں میں ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔

۱۵۲۷۔ ہم سے اسحاق بن شاپن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے خالد کے واسطے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے کی جگہ (در زمزم) کے پاس (تشریف لائے اور پانی مانگا) حج کے موقع پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فضل! اپنی ماں کے یہاں جاؤ اور ان کے یہاں سے پانی مانگ لاؤ، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ چنانچہ آپ نے پانی پیا، پھر زمزم کے قریب آئے، لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے آپ نے (انہیں) دیکھ کر فرمایا کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پر لگے ہوئے ہو۔ پھر فرمایا، (اگر یہ خیال نہ

۱۰۳۶۔ زمزم کے متعلق احادیث، عبدان نے کہا کہ میں

عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی انہیں زہری

تَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ كَأَنَّهَا كُنْتُ إِتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِتَى اشْتَكَيْتُ فَقَالَ طَلُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَأَيْتِ رَأَيْتِ قَطُفْتُ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالنُّفُورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ

باب ۳۵۔ سِقَايَةُ الْحَاجَّةِ :

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صُرَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَسْأَلْتُ النَّبِيَّ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَيِّتَ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مِنِّي مِنْ أَجْلِ سِقَايَةِ كَذَا

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاطِئٍ قَالَ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا إِلَى السَّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى أُمِّكَ فَأَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى دَرْزَمَ وَهُمْ وَيَعْمَلُونَ فِيهِمَا فَقَالَ اغْتَسِلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ كَوَلَا أَنْ تَعْلَبُوا الْكَوَلُتُ حَتَّى آخِضَ الْعُجْبَلُ عَلَى هَذِهِ

يَعْنِي عَارِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَارِقِهِ :

ہوتا کہ آئینہ لوگ انہیں پریشان کر دیں گے تو میں بھی اترا اور سی اپنے اس پر رکھ لینا، مراد آپ کی شانہ سے مٹی آپ نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا یعنی تمہارے ساتھ (در زمزم) میں بھی نکالنا)

باب ۳۶۔ مَا جَاءَ فِي زَمْرَةٍ، وَقَالَ

عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا

نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں مکہ میں تھا تو میری (جس گھر میں آپ بیٹے ہوئے تھے) اس کی اچھت کھلی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا، اس کے بعد ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بریزتا تھا اسے انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیا اور پھر سینہ بند کر دیا، اب وہ مجھے ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف لے چلے، آسمان دنیا کے دروازے سے جبریل نے کہا کہ دروازہ کھولو، انہوں نے دریافت کیا کون صاحب ہیں؟ کہا: جبریل!

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُجِّرَ سَفِينِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَتَوَلَّى جِبْرِيلُ فَقَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ عَسَلَهُ بِسَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُنْتَلِئٍ حِلْمَةً وَرَأَيْتُنَا فَأَغْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَقَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيلُ يَخَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا رُمْتُهُ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْقَوَارِئِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَتَسَوَّبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَصِمٌ فَخَلَفَ بِكَزَمَةٍ مَا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ؛  
باب ۳۱۔ طَوَائِفُ الْقَوَارِئِ

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةَ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلِلْ بِالْحِجَةِ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَهْلِلْ حَتَّى يَهْلِلَ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا تَقَيَّمْنَا حَجَّجْنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّعْشِيمِ فَأَعْتَسَرْتُ فَرَأَى الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحِجَةِ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَفَأُوا طَوَافًا وَاحِدًا

۱۵۲۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہ ابیہ فراری خبر دی، انہیں شعبی نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلا تا آپ نے پانی کھڑے ہو کر پیا تھا، عاصم نے بیان کیا کہ عکرمے نے قسم کھا کر کہا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اونٹ پر سوار تھے۔  
۳۱۔ طواف کا طواف۔

۱۵۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ابیہ مالک نے ابن شہاب کے واسطے خبر دی انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، لیکن اس حضور نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہو اسے حج اور عمرہ کا دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا چاہیے، ایسے لوگ دونوں کے احرام سے ایک ساتھ حلال ہونگے، میں بھی مکہ آئی تھی، لیکن مجھے حیض آگیا تھا، اس لئے جب ہم نے حج کے افعال پورے کر لئے تو اس حضور نے مجھے عبد الرحمن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا، اس حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (مجھے تم نے حیض کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا) جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ سعی کے بعد حلال ہو گئے اور وہ

لے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے!

طواف منی سے واپسی پر کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے صرف ایک طواف کیا۔  
**۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ**  
**قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ عَنْ**  
**ابْنِ عُسْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ**  
**كُلْمَةَ فِي الدَّارِ فَقَالَ رَأَيْتُ لَأَاسَمَ يَكُونُ الْعَامَ**  
**بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ مِثْلُ مَوْتٍ عَنِ الْبَيْتِ قَلُوا**  
**قُلْتُ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ فَحَالَ كِفَارٌ مُدِيرٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ**  
**فَإِنْ يُحْدِثُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ نَكْمٌ فِي رَسُولِ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأَ حَسَنَةٍ ثُمَّ**  
**قَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَذْجَبْتُ مَعَ عُسْرَتِي حَجًّا**  
**قَالَ ثُمَّ قَدِمَ قَطَافٌ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا**  
 ۱۵۳۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لڑکے عبداللہ بن عبداللہ کے یہاں گئے، سواری گھر میں کھڑی تھی، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سال مسلمانوں میں باہم قتل و قتل پھوٹ پڑے گا اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا جائے گا، اس لئے اگر آپ رک جاتے تو بہتر تھا۔ ابن عمر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے تھے عمرہ کرنے، صلح حدیبیہ کے موقع پر اور کفار قریش نے آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا تھا اس لئے اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور تنہا سے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج (اپنے پر) واجب کر لیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ آئے اور دونوں کے لئے ایک طواف کیا۔

مسئلہ میں اللہ کا اختلاف ہے کہ قارن جو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوتا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک طواف کرے گا یا الگ الگ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قارن اور مفرد، یعنی جو صرف حج کا احرام باندھتا ہے میں عملی حیثیت سے کوئی فرق نہیں صرف نیت کا فرق ہے ان کے یہاں جس طرح مفرد صرف حج کا ایک طواف کرے گا، اسی طرح قارن بھی اور قارن کا ایک طواف حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قارن نے جب خود عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی ہے تو دونوں کے لئے الگ الگ طواف ہی کرنا پڑے گا کیونکہ اگر یہی شخص صرف حج کا یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو قاعدہ کے لحاظ سے الگ الگ طواف کرنے اور دونوں کے افعال کرنے پڑتے، اب اگر دونوں کا احرام کوئی ایک ساتھ باندھ لے تو کیا وہ ہے کہ دونوں کے افعال حسب معمول نہ کرے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایتیں اس سلسلے میں ہیں بعض امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں۔ مثلاً یہی مذکورہ روایت اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا تھا سب جانتے ہیں کہ ان حضوروں قارن تھے۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی سنت ہر عمل نہ کیا جائے لیکن احناف یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت واضح نہیں ہے روایت میں ہے کہ ان حضوروں نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا، حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور نے بین طواف کئے تھے، سوال یہ ہے کہ اس روایت سے دو مزید طواف کہاں گئے؟ اس لئے بات صاف یہ معلوم ہوتی ہے کہ راوی صرف اس بات کو بتانا چاہتا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہونے کے لئے آپ نے صرف ایک طواف کیا تھا۔ یعنی راوی کے پیش نظر ان حضوروں کا آخری طواف ہے کیونکہ قدرتی طور پر یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ جب دو احرام تھے تو دونوں سے ایک ساتھ حلال ہونے کے لئے دو طواف بھی ہونے چاہئیں۔ راوی صرف اس ذہنی علمان کو دور کر رہا ہے کہ ان حضوروں نے دونوں سے حلال ہونے کیلئے دو نہیں صرف ایک طواف کیا۔ اس روایت کو اگر ایک مرتبہ اور غور سے پڑھ لیا جائے تو روایت کی تفصیلات میں بھی بعض ایسے مضمرات ملیں گے جس سے اس توجہ کی تائید ہوگی جو حنیفہ کے یہاں اس کے مقابلہ میں صاف اور واضح احادیث میں کہ حضور نے حج اور عمرہ کے





فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ  
لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُحَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ  
يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ أَحَدُ  
مَنْ رَأَيْتُ تَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَفْعَلْهَا  
عُمَرَةَ وَلَمْ يَدْعُ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ  
وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كُنَّا ابْنَدَاءُ وَنَ يَشْهَدُ  
حَتَّى يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ قِبَلَ الْقَوَائِمِ بِالْبَيْتِ  
ثُمَّ لَا يَحِثُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُخِي وَخَالَتِي حِينَ  
تَقْدَمَانِ لَا تُبْدِيَانِ يَشْهَدُ أَوَّلَ رِسْمِ الْبَيْتِ  
تُحْلِقَانِ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُمَا لَاتُحْلِقَانِ وَقَدْ أَخْبَرْتَنِي  
أُخِي أَنَّهَا أَهْلَتِ هِيَ وَأَخُوتُهَا وَالرَّبِيعِيُّ وَفُلَانٌ  
وَفُلَانٌ بِعُمَرَةَ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلَّوْا

### باب ۱۳۹۔ وجوب الصفا والمروة

وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ :

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسَّانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُمَرَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ  
لَهَا آيَاتُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ  
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عَمَرَهُ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلَى  
أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ  
يَسْأَلُ قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ تَوَكَّأْتُ  
كَمَا أَوَّلْتُهَا كَأَنَّتُ لَاجُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ  
بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا أَقْبَلَ أَنْ  
يُسَلِّمُوا يَهْلُكُونَ لِيَسْأَلَهُ الْخَالِيفَةُ الَّتِي كَانُوا  
يَعْبُدُونَ وَهِيَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ تَكَانَ مَنْ أَهْلٌ يَخْرُجُ  
أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْأَلُوا  
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَخْتَرُجُ أَنْ

بھی میں نے حج کیا یہ (سارے اکابر) پہلے بیت اللہ الحرام ہی کے طواف  
سے ابتدا کرنے تھے جب کہ یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بعد میں نے  
مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے اور ان کا بھی  
یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ آخری شخصیت جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا  
ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تھی انہوں نے بھی عمرہ نہیں کیا تھا ابن عمر بھی موجود  
ہیں لیکن ان سے لوگ اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔ اسی طرح جو حضرات  
گزر گئے ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا قدم طواف  
کے لئے اٹھنا تھا۔ پھر یہ حلال بھی نہیں ہو جاتے تھے ایسی نے اپنی والدہ  
(اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا) اور خالہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو  
بھی دیکھا کہ جب وہ آئیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں اور یہ اس کے  
بعد حلال نہیں ہو جاتیں تھیں۔ مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ انہوں نے  
اپنی بہن اور زبیر اور فلان فلان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کیا ہے، یہ  
سب لوگ جب حجر اسود کا استلام کر لیتے تو (عمرہ سے) حلال ہوتے۔

۵۳۴۔ (۱)۔ صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ

کے شعائر ہیں۔

۵۳۳۔ ہم سے ابوایمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے  
زہری کے واسطے سے خبر دی کہ مروہ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا خیال ہے  
• صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے  
لئے نشان راہ ہیں اس لئے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان  
کا طواف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بخدا پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہیے  
اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنی چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
بجانب: تم نے بری بات کہی ہے، اگر بات وہی ہوتی جس کی تم تاویل کر رہے  
ہو تو واقعی ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہ ہوتا، لیکن یہ آیت تو انصار  
کے لئے انری تھی، جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر، جو شغل میں  
رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کرتے تھے احرام باندھتے تھے یہ لوگ جب  
(زمانہ جاہلیت) میں احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں  
کرتے تھے اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے  
متعلق دریافت کیا کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کا طواف اچھا

نہیں سمجھتے تھے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت چھوڑی ہے اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ سعی ترک کر دے، پھر میں نے اس کا ذکر عبدالرحمن بن ابی بکر سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے کہ میں نے اب تک نہیں سنی تھی بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے تو یہ سنا ہے کہ اس منشاء کے ساتھ جن کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ (زمانہ جاہلیت میں) امناء کے نام پر احرام باندھتے تھے کہ تمام لوگ صفا اور مردہ کی سعی کیا کرتے تھے (زمانہ جاہلیت میں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیت اللہ کا ذکر کیا اور صفا اور مردہ کی سعی کا ذکر نہیں کیا تو لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ہم صفا اور مردہ کی سعی (زمانہ جاہلیت میں) کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا ذکر کیا ہے لیکن صفا کا ذکر نہیں کیا، تو کیا اگر ہم صفا اور مردہ کی سعی کر لیا کریں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) صفا اور مردہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں الخ، ابو بکر نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت (مذکورہ) دونوں طرح کے لوگوں کے لئے نازل ہوئی تھی ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں صفا اور مردہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے اور ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں سعی کرنے تھے لیکن اب اسلام میں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا اور صفا کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا تھا اس میں انہیں تامل ہو گیا تھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے ذکر کے بعد اس کا بھی ذکر کر دیا (تو ان کا اشکال دور ہو گیا تھا)

۱۰۴۰۔ صفا اور مردہ کی سعی سے متعلق احادیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی عباد کے گھروں

تَطُوفُ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَمَازُلُ اللَّهُ رِاقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّطَوَّافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ التَّطَوُّافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ إِنَّ عَذَاءً يَعْلَمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذُكِرَتْ عَائِشَةُ وَمَنْ كَانَ يَهْلُ لِمَنَاةَ كَانَ يُطَوِّفُونَ كُلُّهُمْ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَسْنَا ذَكَرْنَا اللَّهُ اتَّطَوَّافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَتَرَى التَّطَوُّافَ بِالْبَيْتِ قَدْ يَذْكُرُ الصَّفَا تَهْلُ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ تَطُوفَ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَمَازُلُ اللَّهُ تَعَالَى رِاقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَاسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَوَلَّتْ فِي الْقَرْنَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الدِّينِ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ لَمْ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالْطَّوَّافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ التَّطَوُّافَ بِالْبَيْتِ

**باب ۱۰۴۰۔ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ**

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ

سے اس حدیث میں آیت کے شان نزول کے متعلق جس اختلاف پر بحث کی گئی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک طویل مباحثہ کے بعد لکھا ہے کہ غالباً انصار کے زمانہ جاہلیت میں دو فرقے تھے، جن کا ذکر حدیث میں تفصیل سے ہے اور جب آیت نازل ہوئی اور اس میں حکم صرف طواف کا تھا تو دونوں کو تامل ہو کہ صفا اور مردہ کی سعی کرنی چاہیے یا نہیں۔ کیونکہ تھا تو وہ ہر صورت سب کے نزدیک جاہلیت کا کام آیت میں صرف ان کے اس خیال کو دور کیا گیا ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے یہاں صفا اور مردہ کی سعی واجب ہے اور بہت سے ائمہ کے یہاں رکن ہے عروہ نے آیت کی جو توجیہ بیان کی اور اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ سعی واجب نہیں وہ صرف آیت کے الفاظ کی بنیاد پر تھا، لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ آیت کے شان نزول کو سمجھے بغیر اس کے حقیقی مفہوم و منشاء کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

سے ابی حنین کی گلی تک سعی کی جائے گی۔

عَمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَيْنِي عَبَادٍ إِلَى  
دُقَاتِي بَيْنِي أَبِي حَنِينٍ :

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ تَنَافُحِ بَيْنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطُّوَافَ الْأَوَّلَ حَبَّتْ قَلْبًا وَرَمَتْهُ آدُبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنِ السَّيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لَتَنَافُحَ أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَمْسِي إِذَا بَلَغَ الْكُنُفَ الْيَمَانِي قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَمُوتَ أَحْمَرًا عَلَى الشُّكِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَسُدُّهُ حَتَّى يَسْتَلِيَهُ :

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمَرَةٍ وَكَمْ يَطُفُّ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَا فِي امْرَأَتِهِ قَالَ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمُقَامِرِ رُكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ نَكُمُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوءَ حَسَنَةً وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَفْرُغُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ :

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ مَلَكَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ أُسُوءَ حَسَنَةً

۵۳۴۔ ہم سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں دل کرتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کی سعی کرتے تو آپ بطن میل میں سعی (دور نا) کرتے تھے، میں نے نافع سے پوچھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ جب رکن کے پاس پہنچتے تو کیا جب معمول چلنے لگتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر رکن پر اڑدھام ہوتا تو ایسا کرتے تھے (کیونکہ اسلام آپ نہیں چھوڑنے تھے۔

۵۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان بن عمرو بن دینار کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف تو کر لیتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا، کیا اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے انہوں نے جواب دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کہہ) تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات چکروں کے ساتھ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا اور مروہ کی سات مرتبہ سعی کی اور تنہا رہے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ننگی بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے اس کے متعلق جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے بیوی کے قریب بھی نہ جاؤ۔

۵۳۶۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ الحرام کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا اور مروہ کی سعی کی، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی ترجمہ ”تنہا رہے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔“

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا عَمَّا سَمِعْتُ قَالَ ثَلُثُ رَأْسِي  
بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُ تُكْرِمُونَ اسْتَعَى بَيْنَ  
الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ فَقَالَ نَعَمْ لَا تَهْمَا كَاتَتِ  
مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى آتَوَلَّ اللَّهُ  
تَعَالَى إِنَّ الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ  
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ  
أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا - سَيِّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ  
عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا  
سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ لِيُورِيَ  
الشُّرَكِيَّينَ قُوَّتَهُ رَأَى الْحُمَيْدِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ  
عَطَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمِثْلَهُ :

۱۵۳۷۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں عبد اللہ  
نے خبر دی کہا کہ ہمیں عاصم نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے اس  
رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگ صفا اور مرورہ کی سعی کو برا سمجھتے  
تھے انہوں نے فرمایا ہاں ! کیونکہ یہ جاہلیت کا شعار تھا لیکن جب  
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی :

” صفا اور مرورہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں ، اس لئے جو بھی حج یا  
 عمرہ کرے اسے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ (تو ہم  
نے پھر اس کی بھی سعی کی )

۱۵۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم  
سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو بن دینار نے ان  
سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مرورہ  
کی سعی اس طرح کی کہ مشرکین کو آپ کی قوت کا اندازہ ہو  
جائے ، حمیدی نے یہ زیادتی کی ہے ، ہم سے سفیان نے حدیث  
بیان کی ، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عطاء  
سے سنا اور انہوں نے ابن عباس سے اسی طرح ۔

۱۰۴۱۔ تَقْضِي الْحَاضِرِ مَنَاسِكَ

كُلُّهَا إِلَّا الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا  
سَعَى عَلَى غَيْرِ وَضْعٍ بَيْنَ

الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ :

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ  
وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الْبَصْفَا  
وَالْمُرُورَةِ قَالَتْ شَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ  
الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي

۱۰۴۱۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام

مناسک بجالائے ، اور اگر کسی نے صفا اور مرورہ  
کی سعی وضو کے بغیر کی ؟

۱۵۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں  
مالک نے خبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے  
اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں مکہ آئی تو حائضہ ہو گئی اس  
لئے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی ، نہ صفا مرورہ کی سعی ، انہوں نے بیان  
کیا کہ میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو  
آپ نے فرمایا کہ جس طرح دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی اسی طرح  
(ارکان حج) ادا کر لو ، لیکن ہاں بیت اللہ کا طواف پاک ہونے  
سے پہلے نہ کرنا ۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ ۚ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْبَعْلَمِ عَنْ عَقْلَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَذَا غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَحَتْ وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْيَتَمِ وَمَعَهُ هَذَا فَقَالَ أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطْلُوهَا ثُمَّ يَقْضَرُوهَا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهُدَى فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى يَتَمٍّ وَذَكَرُوا أَحَدَنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْاسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهَدَيْتُ وَكُلُوا إِنَّ مَعَ الْهُدَى لَا أَهْلَكْتُ وَخَاصَّتْ عَائِشَةُ فَتَنَسَكَتِ الْمُنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَُا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهَّرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَنْطَلِقُونَ بِحَبْجَةٍ وَعُمْرَةٍ وَنَنْطَلِقُ بِحَجٍّ قَامَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى النَّعِيمِ فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ ۝

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَعِ عَوَاقِمًا أَنْ يَخْرُجَ فَقَدِمَتْ امْرَأَةٌ فَتَوَلَّاتْ قَصْرَ بَنِي خَلْفٍ وَحَدَّثَتْ أَنَّ امْتَحَمَا كَانَتْ

۱۵۴۰۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ ۶ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حبیب معلم نے حدیث بیان کی ان سے عقلاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، آں حضور اور طلحہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں نفی، علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اس لئے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لیں پھر طواف اور سعی کے بعد بال ترشو الیں اور حلال ہو جائیں، لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے ساتھ ہدی ہو، اس پر صحابہ نے کہا کہ کیا ہم متی اس طرح جاؤں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہم بستر ہو چکے ہوں لے یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جب قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی (عمرہ اور حج کے درمیان) حلال ہو جاتا، عائشہ رضی اللہ عنہا (اس حج میں) عائشہ ہو گئی یقین اس لئے انہوں نے بیت اللہ کے طواف کے سوا اور دوسرے ارکان حج ادا کئے پھر جب پاک ہو لیں تو طواف بھی کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شک کی نفی کہ آپ سب لوگ توجہ اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں، لیکن میں نے صرف حج کیا ہے اچانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم لے جائیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھیں، اس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۱۵۴۱۔ ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے حفصہ نے بیان کیا کہ ہم اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے روکتے تھے۔ پھر ایک خاتون آمیں اور بنی خلف کے محل میں ٹھہریں، انہوں نے حدیث بیان کی کہ ان کی بہن

لے صحابہ کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ دو احرام کے درمیان حلال ہو جائے اور منی جانے سے پہلے تک اپنی بیویوں سے ہم بستہ ہونا جائز رہے، اس لئے انہوں نے اپنا اشکال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ صحابہ کے اشکال کی وجہ زمانہ جاہلیت کا یہ خیال تھا کہ حج کے ایام میں عمرہ بہت ہوتا ہے۔

تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ أَمْجَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَىٰ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نَدَاوِي الْكُفْلَى وَنَعْمُ عَالِي الْمَوْضِعِ قَالَتْ أُخْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هَلْ عَلَىٰ أَحَدٍ تَابَسِي إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا حِلَابٌ إِنْ لَا تُخْرِجَ قَالَ يَتْلِيْنَهَا صَاحِبَتَاهَا مِنْ حِلَابَيْهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ سَأَلَتْهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلَتْهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تُذَكِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ يَا بِي قَعْلْتُ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ يَا بِي قَالَتْ لِيُخْرِجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُوِّ وَالْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُوِّ وَالْحَيْضُ تَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمُسْلِمَةَ قَالَتْ أَوْ لَيْسَ تَشْهَدُ غَزْوَةً وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا +

### باب ۱۰۲۲ - بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلنِّسَاءِ وَالْحَاجَةِ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَيْمَنٍ وَسَمِلَ

عَطَاءٌ عَنِ الْمَجَاوِرِ أَيْتَنِي الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْتُمِي يَوْمَ النَّوَرِيَّةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوَى عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى يَوْمَ النَّوَرِيَّةِ وَبَعَلْنَا مَتَّةً بِظَهْرِ لُبِنَا بِالْحَجَّةِ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لَا بَيْنَ عُمَرَ مَا أَيْسُرُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْإِهْلَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے گھر میں نفیس ان کے شوہر نے ان حضوہ کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے اور میری بہن چھ غزووں میں ان کے ساتھ رہی نفیس۔ وہ بیان کرتی نفیس کہ ہم دمیدان جنگ میں (زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی نفیس اور ربیعوں کی نیناداری کرتی نفیس، میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہمارے پاس چادر (برقعہ) نہ ہو تو کیا کوئی حرج ہے اگر ہم مسلمانوں کے دینی اجتماعات میں شریک ہونے کے لئے، باہر نہ نکلیں؟ تو ان حضوہ نے فرمایا، اس کی سہیلی کو اپنی چادر اسے (جس کے پاس چادر نہ ہو اور ہا دینی چاہیئے اور پھر مسلمانوں کے دعاء اور مواقع خیر میں شرکت کرنی چاہیئے پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان سے بھی میں نے یہی پوچھا یا یہ کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ ام عطیہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کریں تو کہتیں میرے باپ آپ پر ندا ہوں، ہاں تو میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے باپ آپ پر ندا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں باہر نکلیں، یا یہ فرمایا کہ پردہ والی دوشیزائیں اور حائضہ غزنین باہر نکلیں اور مسلمانوں کی دعاء اور خیر کے مواقع میں شرکت کریں لیکن حائضہ غزنین عید گاہ سے ہٹ کر قیام کریں میں نے کہا، اور حائضہ بھی؟ انہوں نے فرمایا، کیا حائضہ عورت عطفہ اور نلال نلال جگہ نہیں قیام کرتی۔

۱۰۲۲۔ مکہ کے باشندے کا احرام بٹھا دیا اس کے سوا کسی اور جگہ سے اور جب حاجی منیٰ جائے، عطاء سے بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والوں کے لئے حج کے تلبیہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ یوم ترویہ میں، ظہر پڑھنے کے بعد جب سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائے تو تلبیہ کہنے، عبد الملک نے عطاء کے واسطے سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ آئے پھر یوم ترویہ تک کے لئے حلال ہو گئے اور اس دن مکہ سے نکلے ہوئے، جب ہم نے مکہ کو اپنی پشت پر چھوڑا تو حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا تھا عبید بن جریج

وَلَمْ تَهْلِ أَنْتَ بِيَوْمِ التَّوْبَةِ فَقَالَ لَمْ  
أَرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ حَتَّى  
تَنْبَغِيَتْ رَأَيْتُكَ ۖ  
کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت احرام باندھتے دیکھا جب آپ کی سواری (ذوالجلیفہ سے) چلتے کے  
نے نیار ہو گئی ہے۔

۱۵۴۳۔ یوم ترویہ میں ظہر کہاں پڑھی جائے؟

بَاب ۱۵۴۳۔ آيَتُ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي  
يَوْمِ التَّوْبَةِ ۖ

۱۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسحاق  
ارزق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبد العزیز بن ربیع کے  
واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے  
سنا میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور  
عصر یوم ترویہ میں کہاں پڑھی تھی؟ مگر آپ کو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کا کوئی عمل و قول یاد ہے تو مجھے بتائیے انہوں نے جواب دیا کہ سنی میں میں  
نے پوچھا کہ بارہوی تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ بطح میں، پھر انہوں  
نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَرَزَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِمَا عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ يَوْمَ التَّوْبَةِ  
قَالَ بَيِّنَتِي قُلْتُ فَأَيَّتِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ يَوْمَ التَّوْبَةِ قَالَ  
بَارِبَطِحٍ ثُمَّ قَالَ أَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ امْرَأًا وَكَذَا ۖ

۱۵۴۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو بکر بن عیاش  
سے سنا کہ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ  
عنہ سے ملاقات کی ح اور مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی کہا  
کہ میں یوم ترویہ میں سنی گیا تو وہاں انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی مادہ  
گدھے پر سوار جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا، دیکھو جہاں تمہارے  
حکام نماز پڑھیں وہیں تم بھی پڑھو۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيْعٍ أَبَا بَكْرٍ بَنُ  
عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا  
وَكَذَا تَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَيْمَنَةِ يَوْمَ التَّوْبَةِ  
فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ آيَتِ الظُّهْرِ  
وَالْعَصْرِ يَوْمَ التَّوْبَةِ قَالَ هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرُ  
قَالَ أَنْظِرْ حِينَ يُصَلِّي امْرَأًا وَكَذَا قَصَلٌ ۖ

## بِحَمْدِ اللَّهِ تَفْهِيمُ الْبُخَارِيِّ كَاجْهْطَا پَارَہ مَکْمَلُ هُوَا

اے حج کے احرام باندھنے کا آخری دن یوم ترویہ ہے اس سے زیادہ تاخیر جائز نہیں "ابن عمر رضی اللہ عنہما کا استنباط آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے طرز عمل سے یہ ہے کہ سفر کی ابتداء کے وقت احرام باندھنا افضل ہے اور چونکہ مکہ میں رہنے والے کے لئے یوم ترویہ ہی سفر کا دن ہے اس لئے ابن  
عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں قیام کے زمانہ میں اسی دن احرام باندھنا افضل خیال کرتے تھے۔  
۲۔ گدھے کی سواری عرب میں معیوب نہیں تھی۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# سائوال پارہ ۱۱

۱۰۴۴۔ منیٰ میں نماز۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی کہ ہمارے عیسیٰ بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو ہی رکعت پڑھی، اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی خلافت کے ابتدائی دور میں (دو ہی رکعت پڑھتے تھے)۔

۱۵۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ابواسحاق جہلی کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ہارث بن وہب نخعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی ہماری تعداد اس وقت گزشتہ ادوار سے بہت زیادہ تھی، اور بہت محفوظ تھی۔

۱۵۴۶۔ ہم سے عبید بن عقیق نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے اعش نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبد الرحمن بن یزید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (منیٰ میں) دو رکعت نماز پڑھی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت، لیکن پھر بعد میں تمہارے طریقے مختلف ہو گئے۔ کاش ان چار رکعتوں کی دو مقبول کیفیتیں میرے حصہ میں ہوتیں۔

باب ۱۲۔ الصلوة بمنیٰ :

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ مَعَهُ مِنْ خَلْقٍ قَلِيلٍ :

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَادِثَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْخَزَائِمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى نَبِيُّنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ الْكُفَرَاءُ قَلِيلًا وَمَنْهُ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ :

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ قَلِيلًا لَيْتَ حَقِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ :

۱۔ منیٰ میں جب حاجی نیام کرے گا تو چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھے گا، کیونکہ سفر میں دو ہی رکعت پڑھنی چاہیئے ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کا معمول یہی تھا۔ البتہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے آخری دور خلافت میں پوری چار رکعت پڑھنے لگے تھے اصل میں سفر میں چار رکعت کی دو رکعت پڑھنا احناف کے یہاں واجب ہے کیونکہ ان حضروں نے ہمیشہ چار کے بجائے دو ہی رکعت پڑھائی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ابتدائی عہد خلافت میں ہمیشہ دو ہی رکعت پڑھائی اگر یہ ضروری نہیں تھا کہ چار کی بجائے دو رکعت پڑھی جائے تو پھر اس پر اس پابندی کے ساتھ عمل نہ ہوتا، اب رہ جاتا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری عہد خلافت کا معاملہ صحیح روایتوں میں ہے کہ آخر میں



## باب ۴۵ - صَوْمُ يَوْمٍ عَرَفَةَ :

۱۵۴۷ - حَدَّثَنَا - عَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا - مُسْلِمُ بْنُ الْمُذَنَّبِ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا يَقُولُ أَمَرَ الْفَضْلُ عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ شَكَ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ مَسْبُورَةً

۱۰۴۵ - عرفہ کے دن کا روزہ -

۱۵۴۷ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے زہری کے واسطے سے اور ان سے سالم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام الفضل کے مولیٰ عبیر سے سنا انہوں نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شہر ہوا اس لئے میں نے دودھ بھیجا جسے آپ نے پی لیا (جس سے معلوم ہوا کہ آپ روزے سے نہیں تھے)

## باب ۴۶ - التَّثْبِيتُ وَالتَّكْيِيفُ إِذَا

غَدَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ إِلَى عَرَفَةَ :

۱۵۴۸ - حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَالثَّقَفِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا عَادِيَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَهْلُ مِنَّا السَّهْلُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ وَيَكْتُمُ مِنَّا الْمُكْبِرُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ :

۱۰۴۶ - منی سے عرفہ جاتے ہوئے تبلیہ اور تکبیر

۱۵۴۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے محمد بن ابی بکر ثقفی کے واسطے سے خبر دی کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، دونوں صاحبان عرفہ سے منیٰ جا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ لوگ کس طرح کرتے تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کا جی چاہتا تبلیہ کہتا اور کوئی روک ٹوک نہیں مٹی اور جس کا جی چاہتا تکبیر کہتا اور کوئی اعتراض نہ ہوتا۔

## باب ۴۷ - التَّهْنِيفُ بِالزَّوْجِ يَوْمَ عَرَفَةَ :

۱۵۴۹ - حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْعَجَّاجِ أَنْ لَا يَحَافِظَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَبَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ رَأَيْتُ السَّنْسُ قَصَامَ عِنْدَ سَرَادِقِ الْعَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ

۱۰۴۷ - عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی :

۱۵۴۹ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبد الملک نے حجاج کو لکھا کہ حج کے احکام میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف نہ کرے پھر ابن عمر عرفہ کے دن جب سورج ڈھلنے لگا تو تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ نے حجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا - حجاج باہر نکلا اس کے بدن پر کسم میں رنگا ہوا ازار تھا، اس سے پوچھا، ابو عبد الرحمن!

آپ چار کی چار ہی پڑھنے لگے تھے لیکن یہ ثابت ہے کہ اس محل کی انہوں نے تاویل بھی کی تاویلات متعدد و مختلف بیان کی گئی ہیں لیکن ہم اس سے بحث نہیں کرنی چاہیے، بہر حال اتنی بات تو ثابت ہے کہ چار رکعت جب انہوں نے پوری پڑھی تو تاویل و توجیہ کر کے اس محل سے قصر نماز کی مزید تاکید ثابت ہوئی ہے۔ آخری حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے آپ بھی منیٰ میں قصر ضروری قرار دیتے ہیں لیکن عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے امام ہیں اس لئے ان کا اتباع بھی ضروری ہے اور چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعت پڑھتے ہیں اس لئے وہ بھی ان کے اتباع میں چار رکعت پوری کرنے میں، کیونکہ اجتہادی مسائل میں اگر اختلاف ہو تو اس میں ایک دوسرے کی اقتداء صحیح ہے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام امت کا اجماع لکھا ہے کہ ایک شافعی حنفی کی و علیٰ ہذا القیاس اقتداء میں نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ ایک ہے، نبی ایک ہے اور قبلہ ایک ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ایک

کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر سنت کے مطابق عمل چاہتے ہو تو یہی مذہبی کا وقت ہے اس نے پوچھا، کیا اسی وقت؟ فرمایا کہ ہاں، حجاج نے کہا کہ پھر مجھے حضورؐ کی سی ہمت دیجئے میں نہالوں، پھر جلوں گا، اس کے بعد عمر (سواری سے) اتر گئے اور جب حجاج باہر آیا تو میرے اور والدہ ابن عمر کے درمیان چلنے لگا، میں نے کہا کہ اگر سنت پر عمل کا ارادہ ہے تو خطبہ میں اختصار اور وقوف (عرفہ) میں جلدی کرنا۔ اس بات پر وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگا، عبداللہ نے (اس کا منشاء معلوم کر کے) کہا کہ سچ کہا ہے۔

۱۰۴۸۔ عرفہ میں وقوف، سواری پر،

۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابو النضر نے ان سے عبداللہ بن عباس کے متعلق مولیٰ میر نے ان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں لوگوں کا عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق اختلاف ہوا بعض کا خیال تھا کہ آپ (عرفہ کے دن) روزے سے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں، اس لئے انہوں نے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، آنحضرتؐ اس وقت اپنی سواری پر (عرفہ کے میدان میں تشریف رکھتے تھے) اور آپؐ نے دودھ پلایا،

۱۰۴۹۔ عرفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اگر نماز امام کے ساتھ چھوٹ جاتی، پھر بھی دونوں ایک ساتھ ہی پڑھتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف حملہ آور ہوا اتفاقاً اس موقع پر اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عرفہ کے دن وقوف میں آپ کس طرح کرتے ہیں؟ اس پر سالم رحمۃ اللہ علیہ کہ اگر سنت کی پیروی مقصد ہے تو عرفہ کے دن نماز دن ڈھلنے ہی پڑھ لینا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ ہے، صحابہؓ آں حضورؐ کی سنت کے مطابق ظہر اور عصر ایک ساتھ (میدان عرفہ میں) پڑھتے تھے۔ میں نے سالم سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

قَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ التَّوَّاحُّ إِنَّ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ قَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ كَمَا يُظْهِرُنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي لَعَنَ أَحْرَجَ الْحَقَّاجُ قَسَادَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنَّ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ فَأَفْعِلْ الْخُطْبَةَ وَتَعْبِلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ۝

باب ۱۰۴۸۔ الْوُقُوفُ عَلَى الدَّائِرَةِ بِعَرَفَةَ

۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ قُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَ مَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَدْرَأْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ دَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَتَوَبَّه

باب ۱۰۴۹۔ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَامَتَهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يَوْسَفَ عَامَ نَزْلِ بَابِ الرَّبِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْوُقُوفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ فَتَعْبِلْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِلَهُمُ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الشُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ

اسی طرح کیا تھا، سالم نے فرمایا، اے حضورؐ کی سنت کے  
سوا، صحابہ ان معاملات میں اتباع کسی اور کی کرتے بھی  
کب تھے!

۱۰۵۔ میدان عرفہ میں مختصر خطبہ۔

أَفْعَلْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي  
ذَلِكَ آلَ سُنَّتِهِ -

بَابُ ۵۰ - نَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَقَةِ

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْثَدَةَ كَتَبَ  
إِلَى الْعَجَّاجِ أَنْ يَأْتِمِرَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْعَجَّةِ  
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَقَةِ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَانَا مَعَهُ حِينَ رَأَعَتِ الشَّسُ أَوَّارَكَ  
فَسَاحَ يَمْنًا فَسَطَّاهُ آتَيْنَا هَذَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ  
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ التَّوَامُ فَقَالَ الْإِنَاءُ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ  
أَنْظِرُنِي فِي أَقْبَضِ عِلَّتِي مَا أَتَكَوَّلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى تَخْرُجَ فَسَادَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي قُفْلَتُ  
إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السَّنَةَ الْيَوْمَ تَأْخُذُ  
الْخُطْبَةَ وَتَقِيلَ الْمُتَوَقَّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ

بَابُ ۵۱ - التَّغْيِيلُ إِلَى الْمُؤَقِفِ

بَابُ ۵۲ - الدُّقُوفُ بِعَرَقَةِ

۱۔ عرہ میں سواری پر وقوف کرنا افضل ہے۔ اگرچہ جائز زمین پر اپنے پاؤں سے بھی کھڑا رہنا ہے۔

۲۔ یہ بھی مساک ج میں سے ہے، سفر کی ضرورت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، کیونکہ مکہ اور دوسری نام جگہوں سے آئے ہوئے لوگ اس  
میں برابر ہیں۔ ذخیرہ حدیث میں اس نام کا ایک لفظ بھی نہیں ملتا کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین میں سے کسی نے بھی بہ تفریق کی  
ہو، یہ طرز عمل بتاتا ہے کہ یہ سفر کی وجہ سے نہیں بلکہ حج کی وجہ سے تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کے لوگوں کے ساتھ مکہ میں نماز پڑھی تو اعلان  
کر دیا کہ ہم مسافر ہیں، مقیم اپنی نماز پوری کر لیں اس لئے اگر عرہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا بھی ضروریات سفر کے تحت جوتا تو آپ اس کا  
ضرور اعلان کرتے کہ مکہ کے لوگ اپنی نماز حسب معمول پڑھیں کیونکہ وہ مسافر نہیں تھے یہی طرز عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے خلفائے  
راشدین کا بھی تھا، یہ یاد رہے کہ عرہ میں بھی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور منزلہ میں بھی، عرہ میں ظہر اور عصر اور زولہ میں مغرب اور عشاء  
ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ، لیکن عرہ میں دو نمازیوں کے ایک ساتھ پڑھنے کے لئے ضروری ہے، امام یا اس کے کسی قائم مقام  
کی اقتداء میں نماز پڑھنا، اگر امام نہیں تو ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی، لیکن زولہ میں دونوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لئے  
امام کا جونا ضروری نہیں، اس میں اگرچہ اختلاف ہے اور خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل حنیفہ کے خلاف نقل  
کیا ہے لیکن بہر حال احناف کے پاس بھی حدیث و سنت اور آثار صحابہ میں دلیل موجود ہے۔

۱۵۵۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے  
خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد الملک نے  
مروان (خلیفہ) نے حجاج کو لکھا کہ حج کے احکام میں عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہ کی اتباع کرے، مرفہ کا دن آیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے، میں بھی  
آپ کے ساتھ تھا، سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے حجاج کے خیمہ کے قریب  
اکر بلند آواز سے کہا یہ حجاج کہاں ہے؟ حجاج باہر آیا تو ابن عمر نے فرمایا  
روانگی کا وقت ہو گیا ہے حجاج نے کہا ابھی! ابن عمر نے فرمایا کہ ہاں حجاج  
بولاکہ پھر تھوڑی دیر انتظار کیجئے، ابھی غسل کر کے آتا ہوں، پھر ابن عمر  
رضی اللہ عنہ (اپنی سواری سے) اتر گئے، حجاج باہر نکلا اور میرے، اور  
میرے والد (ابن عمر) کے درمیان چلنے لگا، میں نے اس سے کہا کہ اگر کج  
سنت پر عمل کی خواہش ہے تو خطبہ میں اختصار اور وقوف میں جلدی کرنا،  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (بھی میری تائید کی) کہ صحیح کہیے۔

۱۰۵۱۔ عرہ پہنچنے کی جلدی کرنا۔

۱۰۵۲۔ میدان عرفہ میں ٹھہرنا۔



کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں بھی وہیں موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس ہونے کی (میدان) طرف سے ایک کیفیت تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ درمیان چال ہوتی تھی لیکن اگر راستہ صاف ہوتا تو تیز چلتے تھے۔ ہشام نے کہا کہ نفی (تیز چلنا) عنق (درمیان چال) سے تیز چال کو کہتے ہیں۔ بخوۃ کے معنی کشادگی کے ہیں، اس کی جمع فحرات اور فحاء ہے اسی طرح زکوٰۃ اور رکاء ہے مناصب کہتے ہیں جب افراد کا موقع نہ رہے۔

۱۰۵۴۔ عرفتہ اور مزدلفہ کے درمیان رکنا۔

۱۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریم نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے روانہ ہوئے، تو آپ گھاٹی کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں قضا و حاجت کی، پھر آپ نے وضو کی تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھیں گے، آپ نے فرمایا، نماز آگے ہے۔

۱۰۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جوہر بن یزید نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے البتہ آپ اس گھاٹی سے بھی گزرتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے تھے۔ وہاں آپ قضا حاجت کرنے پھر وضو کرتے لیکن نماز نہ پڑھتے نماز آپ مزدلفہ میں پڑھتے تھے۔

۱۰۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرملہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریم نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، مزدلفہ کے قریب بائیں طرف جو گھاٹی پڑتی ہے، جب اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو اونٹ کو بٹھایا، پھر پیشاب کیا اور تشریف لے

آگے کہ قَالَ سُبْحَانَ اسْمَاءِ وَاَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَتْ رُسُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُوْنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَلَعَتْ قَالَ كَانَتْ يَسِيرُوْنَ الْعُنُقَ قِيَادًا وَجِدَتْ نَحْوَهَا نَقْصًا قَالَ هَسَامًا وَالنَّصُّ قُوَّةُ الْعُنُقِ قَبْلُوهُ مُتَّسِمًا وَالْجَمْعُ قَبْوَاتٌ وَنَجَاءٌ وَكَذَلِكَ زَكَاةٌ وَرِكَاءٌ مِّنَا صَ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ

باب ۵۴۔ الْمَزْوِلُ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اسْمَاءَ بِنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَامَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشَّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَمَضَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَلَّى فَقَالَ الصَّلَاةُ آمَا مَكَتُ

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا۔ مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ التَّغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَجْمَعُ خَيْرَ آتِهِ يُتْرَبُ بِالشَّعْبِ الَّذِي أَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَفِضَ وَيَتَوَضَّأَ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ يَجْمَعُ ۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا۔ ثَابِتُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اسْمَاءَ بِنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَفَتْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الَّذِي لَا يَسْتَرُ الَّذِي

لے یعنی عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے قضا و حاجت وغیرہ کے لئے رکنے میں کوئی مضائقہ نہیں اس طرح کے قیام کو مناسک جیسے بھی کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ طبعی ضروریات ہیں۔

لائے تو میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا۔ آپ نے مختصر سا وضو کیا، میں نے کہا یا رسول اللہ! اور نماز! آں حضور نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھی جائے گی) پھر آپ سوار ہوئے اور جب مزدلفہ آئے تو نماز پڑھی۔ مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے فضل سوار تھے۔ کریب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی کہ آں حضورؐ براہیلیہ بکھتے رہے تا آنکہ حجرہ عقبہ پہنچ گئے!!

۱۰۵۵۔ روانگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کو سکون و اطمینان کی ہدایت اور کورسے اشارہ کرنا:

۵۵۸۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ بن سہید نے حدیث بیان کی ان سے مطلب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی انہیں والیہ کو فی کے مولیٰ سعید بن جبیر نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ عرفہ کے دن (میدان عرفہ سے) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے، آنحضرتؐ نے پیچھے سمت شور (اونٹ بانٹنے کا) اور اونٹوں کو ماننے کی آواز سنی تو آپ نے ان کی طرف اپنے کورسے سے اشارہ کیا اور فرمایا، لوگو! سکینت و دقار سے چلو، (اونٹوں کو اتیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔) (مصنف کہتے ہیں کہ حدیث میں ایضاً (کا) اور متعوا تیز چلنے کے معنی میں ہے (اور قرآن مجید میں) فلا کم کی اصل التخلل بینکم ہے اور فجرنا غلہما (میں غلہما، بینہما کے معنی میں ہے۔

۱۰۵۶۔ مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا۔

۱۰۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے انہیں کریب نے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میدان عرفہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو کر گھائی میں اترے، وہاں پیشاب کیا، پھر وضو کیا، یہ وضو پوری طرح نہیں کی تھی میں نے نماز کے متعلق عرض کی تو فرمایا کہ نماز آگے ہے اب آپ مزدلفہ تشریف لائے وہاں بھی

دُونَ الْمَزْدَلِفَةِ آتَاهُ قَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَّ بِنَ عَلَيْهِ التَّوَضُّؤَ تَوَضَّأَ وَضَرَّ خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةَ أَمَا مَكَتَ قَرِيبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى الْمَزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ دَوَّفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَا جَنَعَ قَالَ كَرِيبُ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَيِّقِي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ:

باب ۱۰۵۵۔ اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَأَشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسُّرُوطِ:

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ مَوْلَى أَبِيهِ وَالْبَصَّاءُ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ تَسْمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَّاءَ لَا تَجْرَأُ الشَّدِيدُ وَالْوَضُوءُ بِلَا رِجَالٍ قَامَا سُرُوطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ بَيْنَكُمْ بِلَا سَكِينَةٍ تَرَأَوْنَ الْيَدَ لَيْسَ بِلَا رِجَالٍ أَوْ ضَعُفُوا أَسْرَعُوا خِلَاتِكُمْ مَنِ الْتَحَلَّلَ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَاتَهُمَا بَيْنَهُمَا:

باب ۱۰۵۶۔ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ بِالْمَزْدَلِفَةِ ۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ عُقَيْمَةَ عَنْ كَرِيبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَكَذَلِكَ السَّعْبُ قَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَكَرَّمَ يُسَبِّحُ التَّوَضُّؤَ فَقُلْتُ كَرَّمَ الصَّلَاةَ فَقَالَ

وضوء کی اور پوری طرح، پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، ہر شخص نے اپنے اونٹ اپنی قبائلوں پر بٹھا دیئے، تھے، پھر دوبارہ نماز عشاء کے لئے اقامت کہی گئی اور آپ نے نماز پڑھی آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھی تھی۔

۱۰۵۷۔ جس نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں اور سنن و نوافل نہیں پڑھیں :

۱۵۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مزدلفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں تھیں ہر نماز اقامت کے ساتھ پڑھی تھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل و سنت پڑھی تھی، اور نہ ان کے بعد :

۱۵۶۱۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بول نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن یزید غطی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب کی اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھیں تھیں :

۱۰۵۸۔ جس نے دونوں کے لئے اذان کہی اور اقامت

بھی ۔

۱۵۶۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن یزید سے سنا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا، آپ کے ساتھ تقریباً عشاء کی اذان کے وقت ہم مزدلفہ آئے آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان و اقامت کہی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر دو رکعت (سنت) اور پڑھی اور شام کا کھانا منگو کر تناول فرمایا، میرا خیال ہے درادی حدیث زہیر کا کہ پھر آپ نے حکم دیا اور اس شخص نے اذان دی اور اقامت کہی عمرو (درادی حدیث) نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شک زہیر (عمر کے شیخ)

الصَّلَاةُ آمَامَكَ وَجَاءَ الْمُؤَدِّلَةُ فَتَوَضَّأَ  
فَأَسْبَغَ ثُمَّ أَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَحَلَّى التَّغْرِبَ  
ثُمَّ آتَاهُ كُلُّ إِنْسَانٍ بِعِيْرِهِ فِي مَنْزِلِهِ  
ثُمَّ أَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

بَاب ۱۰۵۷۔ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ :

۱۵۶۰۔ أَحَدُ ثَنَا - أَدُمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ التَّغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ  
مِنْهُمَا بِأَقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى آتِرٍ  
كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا :

۱۵۶۱۔ أَحَدُ ثَنَا - خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ يَكْدَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ يَزِيدَ الْغَطَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو آدَةَ الْأَنْصَارِيُّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ التَّغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُؤَدِّلَةِ :

بَاب ۱۰۵۸۔ مَنْ آذَنَ وَأَقَامَ يَكُلَّ

وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا :

۱۵۶۲۔ أَحَدُ ثَنَا - عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَاتِنَا الْمُؤَدِّلَةَ حِينَئِذٍ الْآذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ  
تَقْرِيبًا مِنْ ذَلِكَ نَامَرَجًا قَاذَنَ وَأَقَامَهُ ثُمَّ  
صَلَّى التَّغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا وَكُتِبَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا  
بِعِيسَى بْنِ قَتَعَشٍ ثُمَّ أَمَرَ أَدَى قَاذَنَ وَأَقَامَهُ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ أَسْأَلُكَ إِلَّا بَيْنَ زُهَيْرٍ

کو تھا، اس کے بعد عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی، جب صبح صادق طلوع ہوئی تو آپ نے فرمایا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز ( فجر ) کو اس مقام اور اس دن کے سوا اور کبھی اس وقت ( طلوع فجر ہونے ہی ) نہیں پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا۔ یہ دو نمازیں ( آج کے دن ) اپنے وقت سے ہٹا دی جاتی ہیں، جب لوگ مزدلفہ آتے ہیں تو مغرب کی نماز ( عشاء ) کے وقت پڑھی جاتی ہے، اور فجر کی نماز طلوع فجر کے ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

۱۰۵۹۔ جو اپنی گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج

دے تاکہ وہ مزدلفہ میں قیام کریں اور دعا کریں، مراد

چاند غروب ہونے کے بعد بھیجنے سے ہے۔

۱۰۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہ ہمارے ہم سے یث نے یونس کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے کہ سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے بھیج دیا کرتے تھے اور وہ رات ہی میں مزدلفہ کے مشعر حرام کے پاس آکر پھر تے تھے اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرتے تھے، پھر امام کے وقوف اور واپسی سے پہلے ہی ( منی ) آجاتے تھے، بعض تو منی فجر کی نماز کے وقت پہنچتے اور بعض اس کے بعد، یہاں پہنچ کر جمرہ عقبہ کی رمی کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تہ صلی العشاء رکعتین فلما طلعت الفجر قال ان الشی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی ہذا الساعة الا لہذا الصلوة فی ہذا المكان من ہذا الیوم قال عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہما صلوتان یصلون عن وقتہما صلوة المغرب بعد ما یتا فی الناس السؤل لقیہ قال فجر حین ینزع الفجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ :

باب ۱۰۵۹۔ من قادم مضعقة امه

یلک یقینون بالمد لقیہ ویدعون

دیقہم اذا غاب القمر :

۱۰۶۳۔ حدیث شہاب۔ یحییٰ بن کثیر قال حدیث اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال سألہ قال کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یقدم مضعقة امہ یقیفون عند الشجر العثار بالمد لقیہ یلک قیامہ کون اللہ ما بد اللہ ثم ینزعون قبل ان یقف الا ما و قبل ان یدفعہ فینہم من یقدم من یصلو الفجر ومنہم من یقدم بعد ذلک قادم

۱۔ اس سے پہلے معلوم ہو گیا ہے کہ غزہ میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی جائیں گی، اب اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے کہ ان دونوں مقامات پر یہ دونوں نمازیں دو اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں گی یا نہیں۔ کیونکہ قاعدہ میں ہر فرض نماز کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت ہونی چاہیے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے کہ عرفہ اور مزدلفہ دونوں مقامات میں دونوں نمازوں کے لئے دو اذانیں اور دو اقامت ضروری ہے اگرچہ دو نمازیں ان مقامات میں خلاف معمول ایک ساتھ پڑھی جائیں گی لیکن ان سے اذان اور اقامت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بنا پر میدان عرفہ میں دو نمازوں کے لئے! اس مسئلہ صرف ایک اذان دی جائے گی البتہ دو جماعتوں کے لئے اقامت دو ہوں گی، لیکن مزدلفہ میں اذان بھی ایک ہی رہے اور اقامت بھی ایک ہی، دونوں نمازوں کے لئے! اس مسئلہ میں سب کی بنیادی دلیل حجۃ الوداع کے موقعہ پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے حجۃ الوداع کے موقع پر جبکہ بہت بڑا تھا، پھر جماعتیں بھی متعدد ہوئی تھیں، اس لئے اس سلسلے کی روایات میں بڑا اضطراب اور اختلاف پیدا ہو گیا، روایت اور روایت کی روشنی میں جو حدیث جن کے نزدیک زیادہ قابل قبول نظر آئی اسی پر انہوں نے عمل کیا، چنانچہ بہت سے علماء احناف نے حنفیہ کے مذکورہ مسلک سے اختلاف بھی کیا ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ یہ اختلاف صرف سنت میں ہے جو ازا اور عدم جواز میں نہیں۔



٥٤٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ لِيُبَلِّغَ

١٥٤٥- حَدَّثَنَا - عَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرِيدٍ سَمِعَ ابْنَ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا وَمَنْ قَدَرَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَوْدِفَةِ  
فِي صَفْقَةِ أَهْلِهِ

٥٦٦ ١- حَدَّثَنَا - مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ  
عَنْ أَسْمَاءَ كَيْفَ تَرَكْتُ كَيْفَةَ جَمْعٍ عِنْدَ  
الرُّؤُوفَةِ فَقَامَتْ نَضَى فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ  
قَالَتْ يَا بَتَّى هَلْ غَابَ الْقَمَرُ ثَلَاثَ لَآ فَصَلَّتْ  
سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ  
قَالَتْ فَأَرْتَحِلُوا فَأَرْتَحِلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتْ  
الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا  
فَقُلْتُ لَهَا يَا هَيْتَا مَا أَرَانَا إِلَّا غَسَلْنَا قَالَتْ  
يَا بَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوْفَى بِالْعَهْدِ

سے مزدنہ میں بٹھنا بھی واجب ہے لیکن اگر کوئی کسی عذر کی وجہ سے نہ ٹھہر سکے تو معاف ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے کوئی قربانی واجب نہیں ہوتی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس موقع پر ایک الگ مسئلہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وقت آنے سے پہلے ہی وہاں متوف کرے تو اس کا کیا حکم ہے۔ مرفوع احادیث میں اس طرح کا کوئی حکم نہیں ملتا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جو عمل اس سلسلے میں اس حدیث میں ہے وہ خود ان کا اپنا جہاد دینے کا ایک مسئلہ ہے کہ جب رات کے وقت منی چلا آئے کیا اب رات ہی میں رمی جبرہ کریں گے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ادھی رات کے بعد رمی کی سکتی ہے لیکن احناف کے یہاں طلوع فجر سے پہلے نہیں جاسکتی کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ رات میں رمی نہ کریں، اس سلسلے میں دوسرے بہت سے آثار سے بھی احناف کے مسلک کی تائید ہوتی ہے

۱۵۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات دعاء لوگوں سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت چاہی، آپ بھاری بدن ہونے کی وجہ سے حرکت میں میں سست تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی اجازت دیدی تھی ۱۵۶۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے افعی بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم مزدلفہ میں قیام کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے اذحام سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت دے دی تھی، وہ بھاری بدن کی خاتون تھیں اس لئے آپ نے اجازت دیدی تھی چنانچہ وہ اذحام سے پہلے روانہ ہو گئیں لیکن ہم لوگ وہیں ٹھہرے رہے اور صبح کو آپ کے ساتھ گئے میرے لئے ہر خوش کن چیز سے بہتر تھا، اگر میں بھی سودہ کی طرح آں حضور سے اجازت لے لیتی،

۱۰۶۰۔ جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی :

۱۵۶۹۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمارہ نے عبد الرحمن کے واسطے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو نمازوں کے سوامیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز وقت کے خلاف نہیں پڑھتے دیکھا، آپ نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں اور فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی (مزدلفہ میں) ۱۵۷۰۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گئے پھر جب مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں (اس طرح ایک ساتھ) پڑھیں کہ ہر نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ تھی اور رات کا کھانا دو دنوں کے درمیان تناول فرمایا۔ پھر طلوع صبح کے ساتھ ہی آپ نے نماز فجر پڑھی۔ کیفیت یہ تھی کہ کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ صبح صادق ابھی

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَاسِمٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ لَيْلَةَ تَبْيِطَةٍ فَأَذِنَ لَهَا

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَفْعَى بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَرَكْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةَ أَنْ تَذْنَعَ قَبْلَ خَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَذَنَعَتْ قَبْلَ خَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ ذَمَعْنَا يَدْفِعُهُمْ فَلَمَّا أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْذُوحٍ بِهِ

بَابُ ۱۰۶۰ مَنْ يَقُولُ الْقَجْرَ يَجْمَعُ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً بَقِيَرٍ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْقَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَخُذَّهَا بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَالْعِشَاءَ يَتْلُوهَا ثُمَّ صَلَّى الْقَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْقَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْقَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْقَجْرُ

طلوع نہیں ہوئی اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ طلوع ہو گئی اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ دو دن نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹا دی گئی یعنی مغرب اور عشاء پس لوگ مزدلفہ عشاء سے پہلے نہ آئیں اور فجر کی نماز اس وقت دکر دی گئی پھر آب اجالے تک وہیں ٹھہرے رہے اور کہا کہ اگر امیر المؤمنین اس وقت چلیں تو یہ سنت کے مطابق ہو (حدیث کے راوی عبد الرحمن بن یزید نے کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ الفاظ ان کی زبان سے پہلے نکلے یا عثمان رضی اللہ عنہ کی روانگی پہلے شروع ہوئی آپ قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی تک براہِ بلبلیہ بکھتے رہے تھے۔

۱۰۶۱۔ مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی ؟

۵۷۱۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے انہوں نے عمرو بن میمون کو یہ کہتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھی تو میں بھی موجود تھا، نماز کے بعد آپ ٹھہرے اور فرمایا، مشرکین (جہالیت میں یہاں سے) سورج نکلنے سے پہلے نہیں جاتے تھے، کہتے تھے شیر ذمی کو جاتے ہوئے بائیں طرف مکہ کا ایک بہت بڑا پہاڑ اچھک اور روشن ہو جائیگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔

۱۰۶۲۔ یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تبلیہ

اور تکبیر اور چلتے ہوئے (سواری پر کسی کو) اپنے پیچھے بٹھالینا۔

۵۷۲۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں جعزہ نے خبر دی، انہیں عطا دے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل (ابن عباس کے بھائی) کو اپنے پیچھے سواری کرایا تھا، فضل نے خبر دی کہ ان حضور رمی جمرہ تک براہِ بلبلیہ بکھتے رہے

۵۷۳۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے وہب

بن جریج نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس ایلی نے ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے

ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ كُتِبَتَا عَنْ دَوْتَيْهِمَا فِي هَذِهِ السَّكَنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَا يَقْدَرُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا وَصَلُّوا الْفَجْرَ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَكَلْنُ حَتَّى اسْفَرَ ثُمَّ قَالَ تَوَاتَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَقَاضَ الْأَتِ اصْطَابَ الشُّتَةِ قَمَآ أَدْمَى أَقُولُ كَانَ أَمْرًا أَمْ دَفَعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ يَتَوَلَّى يَكْبِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَدَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب ۱۰۶۱۔ حَتَّى يَذْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ فِي الْقُبُوعِ ثُمَّ دَفَعَتْ فَقَالَ إِنَّ الشُّرُوكِيْنَ كَانُوا لَا يَفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقْرُؤُوا أَشْرِقَ تَسِيرُ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ لَمَّْا أَقَامَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب ۱۰۶۲۔ التَّحْلِيَّةُ وَالتَّكْبِيرُ عَدَاةً

النَّحْرَ حِينَ يَذْمِي الْجَمْرَةَ وَالْإِذْيَافَ

فِي التَّسِيرِ

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ذَا الصَّحَاحِ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَفَ الْفَضْلَ أَتَاهُ لَمْ يَتَوَلَّى يَكْبِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

ابن عباسؓ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا  
كَانَ يَذِفُ النَّبِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
عَرَقَةٍ اِلَى الْمُوَدَّلَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْاَفْضَلَ مِنْ  
الْمُوَدَّلَةِ اِلَى يَمِيْنٍ قَالَ فَكَلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَكُنْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْدِي حَتَّى رَفَى  
جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ ۝

### باب ۱۰۶۳۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعَتَرَةِ اِلَى

الْحَجِّ نَمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ  
لَمْ يَجِدْ قَمِيصًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ  
وَسَبْعَةَ اِذَا رَجَعْتُمْ يَلَاكْ عَشْرَةٌ  
كَامِلَةٌ ذَلِكُمْ لِيَنْ لَمْ يَكُنْ اَهْلُهُ  
حَاضِرِي السَّجْدِ الْعَوَامِ ۝

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ  
اَخْبَرَنَا النُّضَرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَبُو جَمْرَةَ قَالَ  
سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ التُّنْعَةِ  
فَاَمَرَنِي بِهَا وَسَلَّطْتُ عَيْنَ الْهَدْيِ فَقَالَ  
يُيَاسِرُ جَدْرًا اَوْ بَقْرَةً اَوْ شَاةً اَوْ شِرْكًا فِي دِمٍ  
قَالَ وَكَانَ نَاسِكًا كَرِهَ هَؤُلَاءِ فَنَسِيتُ قَرَأْتُ فِي النَّاسِ  
كَانَ رِثَانًا يُنَادِي حَجَّ مَبْرُورٌ وَمُنْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ  
فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثَنِي  
فَقَالَ اللهُ اكْبَرُ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ اَدَمُ وَذَهَبُ ابْنِ جَرِيرٍ  
وَعُنْدُ عَنْ شُعْبَةَ عُمَرَةُ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجَّ  
مَبْرُورٌ ۝

### باب ۱۰۶۴۔ رُكُوبُ الْبُذُنِ يَقُولُهُ

وَالْبُذُنُ جَعَلَهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ  
لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِمَا  
صَرَافَتْ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا  
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ

اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اسامہ بن زید رضی  
اللہ عنہما عرفہ سے مزدلفہ جانے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری  
پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، مزدلفہ سے منی جاتے وقت اس حضور  
نے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں  
حضرت نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل  
تکبیر کہتے رہے۔

۱۰۶۳۔ پس جو شخص تمتع کرے حج کے ساتھ عمرہ کا تو اس  
پر ہے جو کچھ میسر ہو قربانی سے اگر اتنی استطاعت نہ ہو تو تین  
دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپس ہونے  
پر (رکھنا چاہیے) یہ پورے دس دن (کے روزے) ہوتے ہیں ان  
لوگوں کے لئے جن کے گھر والے مسجد احرام کے حواریں نہ  
رہتے ہوں (یہ قرآن مجید کی آیات ہیں)

۱۵۷۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں نے  
خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ  
میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کے بارے میں دریافت کیا تو  
آپ نے مجھے اس کے کرنے کا حکم دیا، پھر میں نے ہدی کے متعلق پوچھا تو آپ  
نے فرمایا تمتع میں (اونٹ، گائے، یا بکری کی قربانی واجب ہے) یا کسی  
قربانی میں (اونٹ یا گائے بھینس کی) شریک ہونا چاہیے لیکن بعض لوگ  
اسے ناپسندیدہ قرار دیتے تھے، پھر میں سویاقہ میں نے خواب میں دیکھا  
کہ ایک شخص اعلان کر رہا ہے مبرور حج اور مقبول تمتع! اب میں ابن  
عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے خواب بیان کیا تو  
انہوں نے فرمایا، اللہ اکبر! یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے  
کہا کہ آدم، وہب بن جبربر اور عند نے شعبہ کے حوالہ سے یوں نقل کیا  
ہے، عمرۃ المتقبلۃ وج مبرور۔

### ۱۰۶۴۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ہم نے قربانی

کے جانور کو تمہارے لئے اللہ کے نام کی نشانی بنایا ہے تمہارے  
واسطے اس میں بھلائی ہے، سو پڑھو ان پر نام اللہ کا قتلہ  
باندھ کر، پھر جب گھر پڑے ان کی کروٹ (یعنی ذبح ہو جائی)  
تو کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھنے والے کو اور

سَخَّرْنَا هَآئِكَ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ ۚ تَن  
يَنَالُ اللَّهُ لَحُومَهَا وَزَوَاجَهَا وَذَلِكَ  
يَتَنَالُهُ الشَّقَآئُ مِنْكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا  
لَكُمْ يُنَكِّدُ ۖ ۱۱ اللَّهُ عَلَىٰ مَا هَٰذَا لَكُمْ  
وَبَشِّرِ الْمُخْسِرِينَ ۚ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبَّتِ  
أَبْدَنَ لِبَدْنِهَا وَالْقَانِيعُ السَّائِلُ وَالْعَتَرُ  
الَّذِي يَعْتَرُ بِأَبْدَنٍ مِنْ شَيْءٍ أَوْ فِقِيرٍ  
وَشَقَآئُ اسْتِعْظَامِ الْأَبْدَنِ وَاسْتِعْظَامِهَا  
وَالْعَتَرُ عِنْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ  
وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ  
وَجَبَتْ الشَّمْسُ ۚ

بے قرار کو، اسی طرح تمہارے میں میں کر دیا ہم نے، ان  
جانوروں کو تاکہ تم احسان مانو۔ اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا  
گوشت اور نہ ان کا خون، لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے  
دل کا ادب، اس طرح ان کو بس میں کر دیا تمہارے کہ  
اللہ کی بڑائی پر حواس بات پر کہ تم کو راہ دکھائی۔ اور  
بشارت سنا دے نیکی کرنے والوں کو۔ مجاہد نے کہا کہ دقرانی  
کے جانور کو ابدن اس کے فربہ ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے  
قانع سائل کو کہتے ہیں اور مغرور قربانی کے جانور کے  
سامنے (صورت سوال بن کر) آجائے خواہ غنی ہو، یا  
فقیر، شعاثر، قربانی کے جانور کی عظمت کو ملحوظ رکھنا  
اور اسے فربہ بنانا ہے۔ عتیق (خانہ کعبہ کو کہتے ہیں)

لوہر ظالموں اور جباروں سے آزاد ہونے کے۔ جب کوئی چیز زمین پر گر جائے تو کہتے ہیں وجبت، اسی سے وجبت

الشمس آگ ہے۔

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي زَيْنَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى يَسُوقَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَكُهَا فَقَالَ إِنَّمَا بَدَنَةٌ  
فَقَالَ أَرَكُهَا فَقَالَ إِنَّمَا بَدَنَةٌ فَقَالَ أَرَكُهَا وَبَلَكَ  
فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ ۚ

۱۵۷۵- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے  
خیر دی انہیں ابو الزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور لے  
جاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس شخص نے کہا کہ یہ تو  
قربانی کا جانور ہے، آپ نے پھر فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا  
کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپ نے پھر فرمایا، افسوس سوار بھی ہو جاؤ لے  
(دو ایک آپ نے) دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی إِسْحَقَ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمٌ وَشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قِتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَكُهَا فَقَالَ إِنَّمَا

۱۵۷۶- ہم سے مسلم بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ہشام اور  
شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور  
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا  
کہ قربانی کا جانور لے جا رہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس

لے زائد جاہلیت میں سائبہ وغیرہ ایسے جانور جو مذہبی نہ رکے طور پر چھو دیئے جاتے تھے عرب ان پر سوار ہونا بہت معیوب سمجھتے تھے، غالباً  
اسی تصور کی بنیاد پر یہ صحابی بھی قربانی کے جانور پر سوار نہیں ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جب سوار ہونے کے لئے کہا تو  
عذر بھی انہوں نے یہی کیا کہ قربانی کا جانور ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں تھی اس لئے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر انہیں  
سوار ہونے کے لئے فرمایا، تاکہ جاہلیت کا ایک غلط تصور ذہن سے نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تھکے ہوئے ہوں اور ضرورت کے باوجود نہ  
سوار ہوئے ہوں۔ جس کی وجہ سے اس حضور نے اصرار فرمایا۔

نے پھر عرض کی کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے لیکن آپ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔

۱۰۶۵۔ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے :

۱۵۷۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا اور ہدی اپنے ساتھ لے گئے تھے آپ ہدی ذوالحلیفہ سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ اُن حضور نے پہلے عمرہ کے لئے لبیک کہا، پھر حج کے لئے۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ساتھ عمرے کا بھی احرام باندھا، لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ ہدی قربانی کا جانور لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے پھر جب اُن حضورؐ مکہ تشریف لائے تو لوگوں نے کہا کہ جو شخص ہدی ساتھ لایا ہے اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز بلا ل نہیں ہو سکتی جسے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے، لیکن جن کے ساتھ ہدی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور سروہ کی سعی کر کے بالی ترشوالیس اور حلال ہو جائیں۔ پھر حج کے لئے (از سر نو) احرام باندھیں ایسا شخص اگر ہدی نہ پائے تو تین دن کے روزے یا مہرج میں اور سات دن کے گھر واپسی پر رکھے، جب اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تو سب سے پہلے طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، تین چکروں میں اپنے رمل کیا اور باقی چار میں حسب معمول چلے، پھر بیت اللہ کا طواف پورا ہوئے پر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اسلام پھر کر آپ صفا پہاڑ کی طرف آئے اور صفا اور سروہ کی سعی بھی سات چکروں میں کی، جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) اپنے پر حرام کر لیا تھا ان سے اس وقت تک آپ حلال نہیں ہوئے جب تک حج بھی پورا نہ کر لیا، اور یوم نحر میں قربانی کا جانور بھی ذبح نہ کر لیا، پھر آپ آئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا، تو وہ ہر چیز آپ کے لئے حلال ہو گئی جو احرام کی وجہ سے حرام تھی جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے کر گئے تھے۔ انہوں نے بھی اسی طرح کیا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، عروہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَلْبًا

باب ۱۰۶۵۔ مَنْ سَاقَ الْبُذْنَ مَعَهُ :

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا

الْكَثَبِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ تَسَمَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهْدَى

نَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَ بِالْعُمْرَةِ

ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ فَتَسَمَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنْ

أَهْدَى نَسَاقِ الْهَدْيِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ قَلْبًا

قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى قِرَانُهُ لَا يُحِلُّ لِيَشِي بِهِمْ

مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى

فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقْصِرْ وَلْيَحِلِّ

ثُمَّ يُحِلِّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يُحِدْ هَذَا فَلْيَصُمْ

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

فَطَافَ حِينَ قَدِيمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ

شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَطْوَفَ وَمَشَى أَرْبَعًا

فَدَرَكَ حِينَ قَضَى صَلاَفَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ

رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَهْوَوَتْ قَاتِي الصَّفَا فَطَافَ

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلِّ

وَمِنْ شَيْءٍ حُدْمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَتَحَرَّ

هَذَيْنِ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَقَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ

ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حُدْمَ مِنْهُ وَقَعَلَ مِثْلَ

مَا قَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

أَهْدَى نَسَاقِ الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ

حج اور عمرہ کے ایک ساتھ کرنے کے سلسلے میں خبر دی کہ اور نوٹوں نے بھی آپ کے ساتھ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا بالکل اسی طرح جیسے مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے خبر دی تھی۔

۱۰۶۶۔ جس نے ہدی راستے میں خریدی :

۱۵۷۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے والد سے کہا جب وہ حج کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ آپ نہ جائیے کیونکہ میرا خیال ہے کہ آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ پھر میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ بھی فرما چکے ہیں "تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہتر بنی ہوئی ہے" میں اب تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ میں نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے، چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ نکلے اور جب بیدار ہوئے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا لیا اور فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اس کے بعد قدید پہنچ کر ہدی خریدی۔ پھر مکہ آکر دونوں کے لئے ایک طواف کیا اور درمیان میں نہیں بلکہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوئے۔

۱۰۶۷۔ جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلاہ پہنایا پھر احرام باندھا : نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مدینہ سے ہدی اپنے ساتھ لے جاتے تو ذوالحلیفہ سے اسے قلاہ پہنا دیتے اور اشعار کر دیتے، اس طرح کہ جب اونٹ اپنا منہ قبلہ کی طرف کئے بیٹھا ہوتا تو اس کے دامن کو ہان میں نیزے سے زخم لگا دیتے۔

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَتَمَتِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَتَّعَ النَّاسَ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ اللَّهَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَاب ۱۰۶۶۔ مَنْ اشْتَرَى الْقَدَى مِنْ

الطَّرِيقِ :

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَآبِيهِ أَقْبَرُ قَائِي لَا أَمْسُهَا أَنْ سَتُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَتْ تَكْفُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْرًا حَسَنَةً فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَذَجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ قَاهَلٍ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْتِ دَارَ أَهْلٍ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ دَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدَةٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْقَدَى مِنَ الْقَدَى مِنْ قَدِيدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا أَقْلَمَ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا :

بَاب ۱۰۶۷۔ مَنْ أَشْعَرَ وَكَلَّدَ يَدِي

الْحَلِيفَةِ ثُمَّ أَخْرَمَ، وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلْدًا وَأَشْعَرَهُ يَدِي الْحَلِيفَةَ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَتَامِهِ الْيَمِينِ بِالسَّفَرَةِ وَوَجْهَهَا قَبْلَ الْقِبْلَةِ بِأَرَكَةٍ

لے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا، قارن تھے لیکن راوی آپ کے لبیک کو دیکھ کر کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ مفرد ہیں اور کبھی یہ کہ آپ نے تمتع کیا تھا، صحیح یہ ہے کہ آپ نے قرآن کیا تھا لیکن لبیک میں آزادی ہے قارن بھی مفرد کی طرح لبیک کہہ سکتا ہے یا صرف عمرہ کہہ سکتا ہے قرآن یا تمتع وغیرہ کے لئے صرف نیت شرط ہے۔

۵۷۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے مسور بن مخرمہ اور مروان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے تقریباً اپنے ایک ہزار اصحاب کے ساتھ نکلے، جب ذی الحجۃ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو تلاوہ پہنایا اور اشعار کیا پھر عمرہ کا احرام باندھا۔

۵۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابلج نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے تلاوے میں سے اپنے ہاتھ سے بٹے تھے۔ پھر آپ نے انہیں تلاوہ پہنایا، اشعار کیا اور ہدی بنایا پھر بھی آپ کے لئے جو چیزیں حلال تھیں وہ (احرام سے پہلے صرف ہدی سے) حرام نہیں ہوئیں۔

۵۸۱۔ گائے وغیرہ قربانی کے جانوروں کے تلاوے سے بٹنا؛

۵۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے تافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوئی اور لوگ تو حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا تھا اور اپنی ہدی کو تلاوہ پہنایا دیا تھا اس لئے جب تک حج سے بھی حلال نہ ہو جاؤں میں (درمیان

میں بیت اللہ کی تعظیم و تکریم مشرکوں کے دلوں میں تھی، زمانہ جاہلیت میں لوح مارعام تھی لیکن جن جانوروں کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ بیت اللہ کے لئے ہیں اس سے کوئی تعارض نہیں کیا جاتا تھا اس لئے اس طرح کے جانوروں کو یا تو تلاوہ پہنایا جاتا تھا یا اونٹ وغیرہ کے کو ان پر تیر وغیرہ سے زخم کر دیا جاتا تھا۔ مگر کوئی ان کی بیت اللہ کی نذر سمجھ کر تعارض نہ کرے اس آخری صورت کو اشعار کہتے تھے۔ مشرکین میں یہ بات عام تھی اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ آپ نے اشعار کیا تھا، لیکن اس حضور کے ساتھ سقر قربانی کے جانور تھے۔ اور آپ نے صرف ایک کاشعہ کیا تھا اس لئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہلے کہ اشعار نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ شرعی اشعار کی صورت ایسی ہے کہ جس سے جانور کو کوئی خاص تکلیف نہ ہو اور اگر اس کی عام اجازت اب بھی دے دی جائے تو عام طور سے اس میں بے احتیاطی ہوتے لگے گی، پھر یہ کوئی واجب فرض نہیں ہے اس حضور نے بھی صرف ایک کاشعہ کیا تھا اور اس میں بھی یہ مصلحت پیش نظر ہو سکتی تھی کہ نئے نئے لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں کیسے ان جانوروں کے ساتھ بے احتیاطی نہ کریں اور اگر اشعار کر دیا جائے تو اس سے حسب معمول پرہیز کریں۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ مَسْرُومٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنِّي إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَخْرَمَ بِالْعَصْرَةِ :

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَادَةً بِذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لُحْرًا قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَا قَامَ أَحْرَمًا عَلَيْهِ نَسِيٌّ كَأَنَّهُ أُحِلَّ لَهُ :

باب ۶۸۔ قَتْلُ الْقَلَادَةِ لِلْبُدَنِ وَالتَّبْقَرِ :

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَحْرُ تَحْلِيلٍ أَنْتَ قَالَ إِنْ لَبَّدْتَ رَأْسِي وَقَلَّدْتَ هَذَايَ فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أُحِلَّ مِنْ الْحَقِّ :



میں اعلان نہیں ہو سکتا۔  
**۵۸۲۔** حَدَّثَنَا اَللِّیْثُ حَدَّثَنَا اَبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہْدِیْ مِنْ التَّمْرِ نِیْئَةً فَاَنْزِلُ فَلَا یَذِیْدُہِ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مَّا یَجْتَنِبُ الْمُحَرَّمُ

**باب ۱۰۶۔** اِشْعَارُ الْبُذُنِ ، وَقَالَ عُرْوَةُ لَمَّا سَمِعَ اَلِیْسُوْرَہَ قَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْہَدٰی وَاشْعَرَهٗ وَآخَرَهٗ بِالْعُمَرَةِ

**۵۸۳۔** اِحْدَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہَا قَالَتْ قَتَلْتُ فَلَا یَذِیْدُہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اشْعَرَهَا وَقَدَّهَا اَوْ قَدَّ لَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِہَا اِلَى الْبَیْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَةِ کَمَا حَرَّمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ كَانَ لَاحِلًا

**باب ۱۰۷۔** مَنْ قَدَّ فَلَا یَذِیْدُہِ

**۵۸۴۔** اِحْدَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَا یُکْرَہُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ خُوْرَمٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ زَیَادَ بْنَ اَبِی سُفْیَانَ کَتَبَ اِلَی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا قَالَ اَهْدِیْ ہَدِیًّا حَرَّمَ عَلَیْہِ مَا یَحْرُمُ عَلَی الْحَاجِّ حَتّٰی یُنْعَرِ ہَدِیُّہُ قَالَتْ عُمَرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہَا لَیْسَ کَمَا قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ اَنَا تَقَدَّتُ فَلَا یَذِیْدُ ہَدِیْ رَسُوْلٍ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْ ثُمَّ قَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

**۵۸۲۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدیٰ ساتھ لے کر چلتے تھے اور میں نے ان کے قلاوے بٹا کر پی لئے تھے۔ پھر بھی آپ (احرام باندھنے سے پہلے) ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے تھے جن سے ایک محرم پرہیز کرتا ہے۔

**۱۰۶۔** قربانی کے جانور کا اشعار عروہ نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیٰ کو قلاوہ پہنایا اور اشعار کیا۔ پھر عمرہ کے لئے احرام باندھا

**۵۸۳۔** ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے افعی بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیٰ کے قلاوے بٹے تھے، پھر آپ نے انہیں اشعار کیا اور قلاوہ پہنایا، یا میں نے قلاوہ پہنایا پھر آپ نے بیت اللہ کے لئے انہیں بھیج دیا اور خود مدینہ میں پھر گئے لیکن کوئی بھی ایسی چیز آپ کے لئے حرام نہیں ہوئی تھی جو آپ کے لئے حلال تھی۔

**۱۰۷۔** جس نے اپنے ہاتھ سے قلاوہ پہنایا،۔

**۵۸۴۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے انہیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے خبر دی کہ زید بن ابی سفیان نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جس نے ہدیٰ بیچ دی ہے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں تاکہ اپنے ہدیٰ کی قربانی کر دے، عمرہ نے بیان کیا کہ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ابن عباس نے جو کچھ فرمایا بات وہ نہیں ہے، میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلاوے اپنے ہاتھ سے بٹے ہیں، پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کو قلاوہ پہنایا اور میرے والد کے ساتھ انہیں بیچ دیا، لیکن اس کے باوجود آپ

نے کسی بھی ایسی چیز کو اپنے پر حرام نہیں کیا جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی تھی۔ اور ہدیٰ کی قربانی بھی کر دی گئی ہے۔

۱۰۷۱۔ بکریوں کو قلاوہ پہنانا۔

۵۸۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لئے بیت اللہ بکریاں بھیجی تھیں۔

۵۸۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (قربانی کے جانوروں کے) قلاوے بٹا کرتی تھی۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو بھی قلاوہ پہنایا ہے اور خود حلال اپنے اہل و عیال کے ساتھ میقہ تھے (کیونکہ آپ نے اس سال حج نہیں کیا تھا)۔

۵۸۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن معتمر نے حماد اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی انہیں منصور نے انہیں ابراہیم نے انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکریوں (قربانی کی) کے لئے قلاوے بٹا کرتی تھی، آپ حضور انہیں (بیت اللہ کے لئے) بیچ دیتے اور خود حلال رہتے۔

۵۸۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیٰ کے لئے (قلاوے) بٹے ہیں ان کی مرد احرام سے پہلے کے قلاووں سے تھی۔

۱۰۷۲۔ روٹی کے قلاوے۔

۵۸۹۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سہ ماہ کا واقعہ ہے، جس سال ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کے حیثیت سے حج کیا تھا، آپ حضور کا حج جو حجتہ الوداع کے نام سے مشہور ہے اسی کے بعد ہوا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدِيهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي قَلْبَةَ يَخُومُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءَ آخَلَهُ اللَّهُ عَنِّي نَحْوَ الْهَذَى؛

بَابُ - تَقْلِيدِ الْقَتَمِ -

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْرَافَةً غَنَمًا؛

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقِيلُ الْقَلَادِثَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْلِدُ الْقَتَمَ وَيُعِيْمُهُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا؛

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقِيلُ قَلَادِثَ الْقَتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَبْكُ حَلَالًا؛

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ يَهُدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَادِثَ قَبْلَ أَنْ يَخُومَ؛

بَابُ - الْقَلَادِثِ مِنَ الْعِمْهِ -

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبِّ عَيْنٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيُونٍ عَنِ الْقَسِيمِ



سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں حجۃ المورورہ کے سال حج کا ارادہ کیا تو ان سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں اہم قتل و خون ہونے والا ہے اور خطرہ اس کا ہے کہ آپ کو (حرم سے) روک دیا جائے گا آپ نے جواب دیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے ہونی چاہیئے اس وقت میں بھی وہی کروں گا، جو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، میں نہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے پر عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب آپ مبداء کے بالائی حصہ تک پہنچے تو فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہے اب میں نہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے، پھر آپ نے ایک بدی بھی اپنے ساتھ لی جسے تلاوہ پہنایا گیا تھا آپ نے اسے خرید لیا تھا، جب مکہ آئے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا کی سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) اپنے پر احرام کیا تھا ان میں سے کسی سے قربانی کے دن تک حلال نہیں ہوئے، پھر مرشد دیا اور قربانی کی، وہ سمجھتے تھے کہ پناہدا طواف کر کے انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے طواف کو ادا کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

۱۷۷۰۔ کسی کا اپنی بیویوں کی طرف سے، ان کی اہانت

کے بغیر، لگائے ذبح کرنا۔

۱۷۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحییٰ نے بن سعید نے ان سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درج کے لئے نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے، ہم صرف حج کا ارادہ لے کر نکلے تھے، جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ بدی نہ ہو، وہ جب طواف کرے اور صفا مردہ کی سعی کرے تو حلال ہو جائے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیسا؟ دلانے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے یحییٰ نے عرض کی کہ میں نے اس کا ذکر قاسم سے کیا تو انہوں

سے مردہ خوراک کو کھتے ہیں، یہاں حجۃ المورورہ سے یہ مراد امت کے طاعی حجاج کی ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف فوج کشی سے ہے جس میں اس نے حرم اور اسلام دونوں کی حرمت پر تاخت کی تھی، حجاج خارجی نہیں تھا لیکن خارجیوں کی طرح اس نے بھی مسلمانوں کے دلوں کے باوجود اسلام کو نقصان پہنچایا اور ایمان حق کے خلاف جنگ کی، حجۃ المورورہ کھنے سے صرف حج اور نوافل کے سے عمل کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

کافیہ قال آذا ابن عمر رضی اللہ عنہما الحج تمام حجۃ المورورہ فی عہد ابن الزبیر رضی اللہ عنہما قیل لاریق الناس کائن بینہم قتال و نفاک ان یصمد ذلک فقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اذا اضعتم کما صنعتم انکم آتی اذ جئت عمرہ حتی کان یطاہر البیضاء قال ما شان العجۃ والعمرۃ ارا واحدکم اشیءکم آتی جمعت حجة مع عمرہ و اهدای ہذین ثقلت ین اشتراک حتی قدیم قطاف بالینت وبالقفا وکم یزد علی ذلک وکم یحیل من فسی و حرمہ منہ حتی یوم النحر فخلق و نحر و رانی ان قد قضی ثلاثہ الحج والعمرۃ یطوافہ الاول ثم قال تذلیک صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لے حج اور عمرہ دونوں کے طواف کو ادا کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

باب ۱۷۔ ذبح التوحید البقرۃ عن

نساۃ من قبلنا من

۱۷۹۴۔ احدثنا۔ عبد اللہ بن یوسف أخبرنا مالک عن یحییٰ بن سعید عن عمرہ بنت عبد الرحمن قالت سمعت عائشہ تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفیس بقین من ذی القعدۃ لانسری الا العجۃ قلنا ذلونا من مکۃ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکم یکن معہ ہذی رانی طاف وصحی بین القفا و نسوۃ ان یحیل قالت فدخل علینا یوم النحر بلخیم بقر فقلت ما ہذا قال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن آذا واحد قال

نے فرمایا کہ حدیث تمہیں صحیح طریقے پر معلوم ہوئی ہے۔

يُخْبِي قَدْ كَرِهَتْهُ لِلْقُسَيْمَةِ فَقَالَ أَتَمَّتْ بِإِعْذَارِ نِسَاءٍ عَلَى وَجْهِهِ :

۱۰۷۷۔ مثنیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی جگہ قربانی کرنا۔

بَاب ۱۰۷۷۔ النَّحْوُ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي :

۵۹۵۔ ہم سے اسحق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے خالد بن حارث سے سنا ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قربانی کی جگہ قربانی کرتے تھے، عبید اللہ نے بتایا کہ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی جگہ سے تھی۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ثَمَّافٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنِحَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۹۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہدیٰ مزدلفہ سے آخری رات تک بیس بھیجتے تھے اور پھر حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کرنے کی جگہ جاتے، حاجیوں میں غلام آزاد سب ہی ہوتے تھے۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَمَّافٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَبَلِ مَدْيَنَ إِلَى الْبَيْتِ حَتَّى يَدْخُلَ بِهِ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حَجَّاجٍ فِيهِمْ الْعُرُ وَالْمَمْلُوكُ :

۱۰۷۸۔ جس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی۔

بَاب ۱۰۷۸۔ مَنِ نَحَرَ يَدِيهِ :

۱۰۷۸۔ ہم سے سہیل بن یسار نے حدیث بیان کی کہ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابوقلابہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ، اور پھر یوری حدیث بیان کی، انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے کھڑے کر کے ذبح کئے اور مدینہ میں دوا بقیہ بیگ والے مینڈھوں کی قربانی کی،

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ سَبْعَ بُذَيْنَ قِيَامًا وَصَبَحَ بِالْمَدْيَنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْدَيْنِ مُخْتَصِرًا :

۱۰۷۹۔ اونٹ باندھ کر قربانی کرنا۔

بَاب ۱۰۷۹۔ نَحْرُ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً :

۱۰۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے زیاد بن جہیر نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس آئے جو اپنا قربانی کا جانور بٹھا کر ذبح کر رہا تھا انہوں نے فرمایا کہ اسے کھڑا کر دو اور باندھ دو (پھر قربانی کرو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے شعبہ نے یونس کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھے زیاد نے خبر دی۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارِثٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا آتَى عَلَى رَجُلٍ تَمْدًا أَنَا هُ بَدَنَتْهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْنَعُهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سَنَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَ فِي زِيَادٍ :

**باب ۸۰۔** بَحْرُ الْبُذُنِ قَائِمَةٌ  
وَقَالَ ابْنُ عُثْرَةَ سُنَّةٌ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا صَوَاتٌ قِيَامًا

۸۰۔ قربانی کے جانور کھڑے کر کے ذبح کرنا،  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت  
ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صف بستہ کھڑے  
ہو کر۔

۵۹۹۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی ان سے وہیب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے  
انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، مدینہ  
میں چار رکعت پڑھی اور عصر (اسی دن کی) ذوالحلیفہ میں دو رکعت!  
رات آپ نے وہیں گزاری، پھر جب صبح ہوئی تو آپ اپنی سواری پر سوار  
ہو کر تبلیل و تسبیح کرنے لگے، جب بیدار پیچھے دو دونوں (رج) اور عمرہ کے  
لئے ایک ساتھ تلبیہ کہا، جب مکہ پہنچے (اور عمرہ ادا کر لیا) تو صحابہ کو حکم  
دیا کہ حلال ہو جائیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے  
سات قربانی کے جانور کھڑے کر کے ذبح کئے اور مدینہ دو ابلی سینگوں  
والے مینڈھے ذبح کئے۔

۶۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث  
بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مدینہ میں چار  
رکعت اور عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی تھی۔ ایوب نے ایک شخصی  
کے واسطے سے بروایت انس رضی اللہ عنہ دیہ بیان کیا کہ (پھر آپ نے وہیں  
رات گزاری، صبح ہوئی تو فجر کی نماز پڑھی اور سواری پر سوار ہو گئے، پھر  
جب بیدار پیچھے تو عمرہ اور حج دونوں کے لئے ایک ساتھ لبیک کہا۔

۸۱۔ قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا  
جائے، (بطور اجرت)

۶۰۱۔ ہم سے محمد بن اکثر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی  
کہا کہ مجھے ابن نجیح نے خبر دی، انہیں مجاہد نے انہیں عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ  
نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھے (قربانی کے جانوروں کی) دیکھ بھال کے لئے (بیچھا، اس لئے میں نے ان  
کی دیکھ بھال کی، پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے گوشت تقسیم کئے

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الظُّهْرَ بِالسَّيْئَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ وَكُفَّتَيْنِ  
قَبْلَ أَنْ يَمَّا قَلَمًا مَبْعَةً وَكَبَّ رَأْسَهُ فَبَعَلَ يُهْلِلُ  
وَيَسْبِيحُ فَلَمَّا غَدَا عَلَى الْبَيْتِ أَمَرَ لَبِيٍّ بِمَسَاجِدَئِهِمَا  
فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ مَبْعَةً بِذِي قِيَامًا  
وَصَغَى بِالسَّيْئَةِ كَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَتَيْنِ

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ  
بِالسَّيْئَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ وَكُفَّتَيْنِ  
وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَضْبَحَ فَصَلَّى الْقُبْبَةَ ثُمَّ دَكَبَ  
رَأْسَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْتُ أَمَرَ أَهْلَ بَعْرَةَ  
وَحَجَّةَ

**باب ۸۱۔** لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْ  
الْقَدْيِ شَيْئًا

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ عِلَاقٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَمْتُ عَلَى الْبُذُنِ فَأَمَرَ فِي فَقَسَمْتُ لِحُومَهَا

پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے جھول اور چڑے تقسیم کئے، میں نے کہا اور مجھ سے عبد الکریم نے بھی حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے ان سے عبد الرحمن بن ابی یسلی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ میں قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کروں اور ان کے ذبح کرنے کی اجرت کے طور پر ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔

۱۰۸۲۔ ہدی کے چڑے صدقہ کر دیئے جائیں۔

۱۰۸۲۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حزم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری نے خبر دی کہ مجاہد نے ان دونوں کو خبر دی انہیں عبد الرحمن بن ابی یسلی نے خبر دی انہیں علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی نگہبانی کریں اور یہ کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی ہر چیز گوشت، چمڑے، اور جھول تقسیم کر دیں لیکن ذبح کرنے کی اجرت اس میں اسے قطعاً نہ دیں

۱۰۸۳۔ قربانی کے جانوروں کے جھول صدقہ کر دیئے جائیں

۱۰۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی یسلی نے حدیث بیان کی اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے موقع پر) سو جانور قربانی کے لئے لے گئے تھے، میں نے آپ کے حکم کے مطابق ان کے گوشت تقسیم کر دیئے پھر آپ نے ان کے جھول تقسیم کرنے کا حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا پھر چمڑے کے لئے حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا۔

۱۰۸۴۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) اور جب ہم نے ٹیٹک

کر دیا، ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نہ کر میرے ساتھ

کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والوں کے واسطے

اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع و سجود والوں کے

اور کھارے لوگوں میں حج کے واسطے کہ ادیں تیری طرف

پاؤں چلتے اور سوار ہو کر، دبلے دبلے اونٹوں پر چلے آتے

ثُمَّ آمَرَنِي فَنَقَسْتُ جِلَالَهَا وَجَلَوُهَا قَالَتْ سُبْحَانَكَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْوَمَ عَلَى الْبُذْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جَزَائِهَا

باب ۱۰۸۲۔ يَتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْقَدْيِ

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْخَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَرَ أَنْ يَقْوَمَ عَلَى بُذْنِهِ وَأَنْ يُقَسِّمَ بُذْنَهُ كُلَّهَا تَحْوِمَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطَى جَزَائُهَا شَيْئًا

باب ۱۰۸۳۔ يَتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُذْنِ

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ

ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِتَحْوِيمِهَا فَنَقَسْتُهَا ثُمَّ آمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَنَقَسْتُهَا بِجُلُودِهَا فَنَقَسْتُهَا

باب ۱۰۸۴۔ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ

مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْئٍ

وَأَطِيعْ بَيْنِي لِلْعَالَيْنِ وَالْقَائِيْنَ

وَالشُّرُكِ السَّجُودَ وَآزُونَ فِي النَّاسِ بِالْعِلْمِ

يَا تَوَكَّلْ رَجُلًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ

مِنْ كُلِّ فِجٍّ عَيْنِيكَ لَيْسَ هَذَا وَمَنْ نَفَعَهُ

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي آيَاتِهِ  
مَخْلُوعَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ يَدِهِ  
الْأَلْعَامِ مَكْلُوفًا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْبَائِسَ  
الْفَقِيرَ ثُمَّ لِيَقْضُوا لِقَتَهُمْ وَيُكْفُوا  
تَذَكُّرَهُمْ وَلِيَقْلَقُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ  
ذَلِكَ وَمَنْ يُعْطِمْ حُرْمَتِ اللَّهِ فَقَدْ  
خَيَّرَ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۝

واہوں دور سے کہ پہنچیں اپنے بھلے کی جگہوں پر اور  
پڑھیں اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہیں ذبح پر چوبلیلا  
مواشی کے، جو اس نے دیئے ہیں اسوان کو کھاؤ اور  
کھلاؤ برے حال فقیر کو، پھر چاہئے انیس اپنا میل  
پھیل اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس  
قدیم گھر کا، یہ سن چکے۔ اور جو کوئی بُرائی رکھے اللہ  
کے ادب کی، سو وہ بہتر ہے اس کو اپنے رب کے  
پاس (ترجمہ از شاہ عبدالقادر صاحب)

۱۰۸۵۔ اس طرح کی قربانی کے جانوروں کا گوشت  
خود کھا سکتا ہے اور کس طرح کا صدقہ کر دیا جائے گا،  
بلید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انیس ابن  
مر رضی اللہ عنہما نے شکار کی جزاؤں اور نذر دے کے طور پر  
جو قربانی واجب ہوگی اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا  
اس طرح کے سوا ہر طرح کی قربانی کا گوشت کھایا جائے

بَاب ۱۰۸۵۔ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُحْدَنِ وَمَا  
يُتَصَدَّقُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَتَعْبُرُونِي تَارِعُ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ  
مِنْ جَزَائِهِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ  
مِمَّا سِوَاهُ ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءُ يَأْكُلُ  
وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتَعَدِّ ۝

کا عطا کرنے فرمایا کہ متع کی قربانی سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

۱۰۸۴۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے حدیث بیان کی انہوں نے  
جاہر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ہم اپنی قربانی  
کا گوشت منی کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے، پھر اس حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دیدی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور ساتھ  
بھی لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ لائے، میں نے عطاء سے پوچھا  
کیا جاہر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا، یہاں تک ہم مدینہ پہنچ گئے، انہوں  
نے فرمایا کہ نہیں (حدیث آئندہ بھی آئے گی)

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ سَمِعَ جَاهِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِهِ  
بُعْدَ نَتَأْتِي ثَلَاثَ يَمَنٍ فَتَحْصِلُ لَنَا الْبَقِيَّةُ فَكَلَّ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَرَوْهُ دُونَ مَا كُنَّا  
وَتَرَوْهُ دُونَ مَا كُنَّا يَعْتَادُ أَقَالَ عَمِّي حُجَّتَا السَّيِّدَةِ  
قَالَ لَا ۝

۱۰۸۵۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے  
حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے باقی  
عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
مُكَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ عَمِّي  
قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ

سہ احناف کے مسلک میں بھی نفلی قربانی اور قرآن کی قربانی کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ قربانی ادائیگی شکر کے طور پر ہے لیکن  
جو قربانی جبراً جزا کے طور پر ہو اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا، شکار کی جزاؤں میں جو قربانی واجب ہوگی وہ دم شکر نہیں بلکہ دم جزا  
وجہ ہے اس لئے اس کا گوشت نہ کھانا چاہئے ابن عمر کے فرمودات اس سلسلے میں احناف کے خلاف نہیں۔



نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے۔ ہمیں صرف حج کی لگن تھی، پھر جب مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے حلال ہو جائے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس وقت معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ذبح کیا ہے یعنی نے کہا کہ میں نے اس حدیث کا قیام سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث صحیح طرح نہیں معلوم ہوئی ہے

۱۰۸۶۔ مرندانی سے پہلے ذبح۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن خوشب نے حدیث بیان کی ان سے، مشیم نے حدیث بیان کی انہیں منصور نے خبر دی انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو ذبح سے پہلے مرندانی تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی انہیں عبد العزیز بن رفیع نے انہیں عطاء نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ رمی سے پہلے میں نے طواف کر لیا، اس حضور نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں پھر اس نے کہا، اور ذبح کرنے سے پہلے میں مرندانی والا، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس نے کہا، اور اس نے ذبح رمی سے بھی پہلے کر لیا، اس حضور نے پھر اس سے کہا کوئی حرج نہیں، عبد الوہب رمی نے ابن خثیم کے واسطے سے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور قاسم بن یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، عفان نے، میر خیاں ہے وہیب کے واسطے سے بیان کیا ان سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور حماد بن قیس بن سعد اور عباد بن منصور کے واسطے

تَخْرُجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِسَ بَقِيَّتَ مَنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا تَسْأَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنُوتَا مِنْ مَسْجِدِ آتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ يَلْحِمُ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا أَقِيلُ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آذَانِهِ قَالَ يَحْيَى قَدْ كَوْتُ هَذَا الْحَدِيثَ يَلْفِيسُهُ فَقَالَ أَتَمَثَلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

باب ۸۶۔ الذَّبْحُ قَبْلَ الْحَلْقِ :

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَتَعْبُوه فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ :

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ وَفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ يَلْبَسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْحِي فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَّقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ وَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْحِي قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ التَّوَّازِيُّ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَقَّانُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ هَبْتُ حَدَّثْتُ ابْنَ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادُ عَنْ قَبْرِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَكُومَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَمِيتُ بَعْدَ مَا آمَسْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْعَرَ قَالَ لَا حَرَجَ ۝

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَهْبَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَمَا أَهَلَلْتُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا مُلَدِّ كَاهِلَ اللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهَسْتُمْ أَنْطَلِقُ تَطْفُئُ بِاللَّيْلِ وَالْبَهْمَاءِ وَالْمَوَدِّ ثُمَّ آتَيْتُ امْرَأَةً مِنَ النِّسَاءِ بَنَى تَيْسٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ لَكُمْ أَهَلَلْتُ بِالْحَجِّ مَكُنْتُ أُنْشِئُ بِهِ النَّاسَ حَتَّى خَلَا قَتْلَهُ

۶۰۸۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ علی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کیا گیا، سائل نے پوچھا کہ شام ہونے کے بعد میں نے رمی کی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں سائل نے کہا کہ ذبح کرنے سے پہلے میں نے مرثدا لیا، اُن حضو نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، ۱۔

۶۰۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں قیس بن مسلم نے انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو آپ بطحا میں تھے (ذبح کے لئے مکہ جاتے ہوئے) آپ نے دریافت فرمایا کہ حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں! آپ نے دریافت فرمایا کہ احرام کس چیز کا باندھنا ہے میں نے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھنا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا، اب چلو، چنانچہ (مکہ پہنچ کر) میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفامرہ کی سعی کی، پھر میں بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس آیا اور انہوں نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہمد

۱۔ قربانی کے دن حاجی کو چار کام کرنے پڑتے ہیں، رمی، قربانی، مرثدا دانا، اور طواف کرنا، تارن کے لئے ان افعال بھی ترتیب ضروری ہے لیکن مفرد کے لئے نہیں کیونکہ مفرد پر مرے سے قربانی ہی ضروری نہیں ان چار افعال میں طواف کی حیثیت صرف ایک عبادت کی ہے اس لئے اگر اس سے پہلے کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن مفرد کے لئے رمی اور بال ترشوائے میں ترتیب ضروری ہے اور تارن کے لئے رمی، قربانی اور بال ترشوائے میں ترتیب ضروری ہے یہ اس لئے کہ مفرد کے لئے قربانی ضروری نہیں اور تارن کے لئے ضروری ہے، سائل نے ترتیب غلط ہو جانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوالات کئے تھے، تفصیلی احادیث میں ان کی تعداد چھ تک ہے اُن حضو صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کا جواب یہی دیا کہ کوئی حرج نہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی، ایک صورت کو چھوڑ کر، ترتیب غلط ہو جانے کی صورت میں یہی مسئلہ ہے احناف اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں حج و دوسری عبادات سے اپنی خصوصیات میں کچھ مختلف ہے بعض اوقات شریعت حاجی کو ممنوع کے ارتکاب کی اجازت دے دیتی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر تاوان لگا کر کفارہ کی ایک صورت پیدا کر دیتی ہے اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ لا حرج سے صرف گناہ کی نفی کی گئی ہے۔ جزاء اور تاوان کی نفی مقصود نہیں ہے لیکن یہ بات دل کو نہیں لگتی، سیاق یہی بتاتا ہے کہ جزاء اور تاوان ہی کی نفی مقصود تھی، گویا یہ واقعہ آپ کی آخری عمر کا ہے لیکن حج پہلا تھا، اس لئے اس میں شریعت نے ناواقفیت کا اعتبار کر کے تاوان کو ساقط کر دیا، بعض حالات میں ناواقفیت عذر بن جاتی ہے۔



نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن قحطاف نے حدیث بیان کی ان سے ابو زریعہ نے اور ان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کے لئے (بھی دعا فرمائیے) لیکن آں حضورؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے، صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کی بھی (مغفرت فرمائیے) حضورؐ نے فرمایا، اور ترشوانے والوں کی بھی (مغفرت فرمائیے)

۱۶۱۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بہن سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض حضرات نے ترشویا بھی تھا۔ (حلال ہونے وقت) ۱۶۱۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہم نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قیمی سے تراشے تھے۔

۱۰۸۹۔ تنع کرنے والا عمرہ کے بعد بال ترشواتا ہے

۱۶۱۶۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے فیصل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی انہیں کریب نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مردہ کی سعی کرنے کے بعد حلال ہو جائیں پھر سر منڈوالیں یا ترشوالیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ مُقْبِلٍ حَدَّثَنَا عُسَاةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرَيْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ :

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ :

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَقِصٍ :

باب ۸۹۔ تَفْصِيرُ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْقَمَرِ :

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُقْبِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كَثِيبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَيَنْصَفُوا كَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا وَيَقْصُرُوا :

۱۔ اہمال حج سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کو مر کے بال منڈوانے یا ترشوانے چاہیئیں۔ دونوں صورتوں جائز ہیں اور کسی ایک کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈوانے والوں کو زیادہ دعا اس لئے دی کہ انہوں نے شریعت کے حکم کی بجا آوری بڑھ چڑھ کر کی ایک حدیث میں بھی آپ نے اپنی دعا کی وجہ یہی بیان فرمائی ہے۔

۲۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ پھر کب کا واقعہ ہے؟ کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے بال تراشنے کی روایت کر رہے ہیں، شاذین حدیث کو وقت کی تعیین میں بڑے اشکال پیش آئے ہیں یہ بھی ممکن ہے ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو، کیونکہ سیر کی روایت سے یہ ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پہلے بھی حج کرتے تھے۔

## باب ۱۰۹۔

الْبَيْتَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَقَالَ  
أَبُو الثَّوْبَانِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيَذْكُرُ  
عَنْ أَبِي حَسَنَاتٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَذْهَبُ إِلَى الْبَيْتِ آتِيًا مِنْهُ قَدْ قَالَ  
لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ تَائِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا اشْرَبَ يَقِيلُ ثُمَّ  
يَأْتِي مِنْ يَمِينِ يَوْمَ النَّحْرِ وَدَقَّعَهُ  
عَبْدُ الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

۱۰۹۔ قربانی کے طواف افاضہ ابو الزبیر نے عائشہ  
اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ (یوم نحر) رات  
کو کیا تھا، ابو حسان سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ  
عنه روایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بین  
اللہ کا طواف ایام منی میں کیا کرتے تھے ہم سے ابو نعیم  
سے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے  
عبید اللہ نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے  
صرف ایک طواف کیا، پھر قیلو کہ کیا اور منی آئے ان کی  
سرا دیوم نحر سے تھی، عبدالرزاق نے اس حدیث کا رفع  
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک) بھی کیا ہے، انہیں  
عبید اللہ نے خبر دی تھی۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْنٍ حَدَّثَنَا  
الْأَيْبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الرَّغَرِ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَضَنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ  
فَارَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ  
الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا  
حَائِضٌ قَالَ حَائِضٌ تَسْتَأْذِنِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضَتْ  
يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَخْرَجُوا وَيَذْكُرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَ  
عُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفَاضَتْ  
صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۶۱۷۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے الرغری نے بیان کیا کہ مجھ سے  
ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے بیان کیا کہ ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا  
تو قربانی کے دن طواف افاضہ کیا لیکن صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں  
پھر آں حضور نے ان سے وہی چاہا جو شوہر اپنی بیوی سے چاہتا ہے  
تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ حائضہ ہو گئی ہیں، آں حضور نے اس پر  
فرمایا کہ انہوں نے تو ہمیں روک لیا پھر جب لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ!  
انہوں نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ پھر چلے چلو  
قاسم، عروہ اور اسود سے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ  
صفیہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا۔

۱۔ قربانی کے دن (یوم نحر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف ہے، بعض روایتوں میں ہے کہ دن ہی  
میں آپ نے طواف کر لیا تھا اور بعض میں رات میں طواف کرنے کا ذکر ہے علامہ اور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ زیادہ واضح یہ بات  
ہے کہ آپ نے ظہر کے بعد طواف کیا تھا۔ جسے بعض راویوں کے تصرف نے رات کو دیا، عربی کے بعض الفاظ ظہر کے بعد رات تک کے لئے بولے  
جاتے ہیں، غالباً راویوں کے اشتباہ کی یہی وجہ ہوئی،

۲۔ یہ طواف یوم نحر کے بعد، نفلی تھا، طواف قدوم اور طواف افاضہ کے درمیان طواف کے ثبوت کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ انکار کرتے  
ہیں لیکن یہ بھی نے اس کا اثبات کیا ہے۔

۱۰۹۱۔ شام ہونے کے بعد جس نے رمی کیا ذبح کرنے

سے پہلے سرمہ ڈیا بھول کر یا نادقیقت کی وجہ سے۔

۴۱۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیبت حدیث بیان کی ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح، سرمہ ڈانے، رمی کرنے اور ان میں بعض کو بعض پر شرعی ترتیب کے خلاف، مقدم اور مؤخر کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۴۱۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ میں پوچھا جاتا تھا اور آپؐ فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں ایک شخص نے پوچھا تھا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سرمہ لیا ہے تو آپؐ نے (اس کے جواب میں یہی) فرمایا تھا کہ ذبح کر لو، کوئی حرج نہیں اور اس نے یہ بھی پوچھا تھا کہ میں نے رمی شام ہونے سے پہلے ہی کر لی، تو آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، ۱۰۹۲۔ جمرہ کے پاس سواری پر بیٹھ کر مسند بتانا؛

باب ۱۰۹۱۔ اِذَا رَمَى بَعْدَهَا امْسَى اَوْ

حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْعَاقِقِ وَالرَّمِيِّ وَالْقُدُومِ وَالْمُؤَخَّرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّئُ يَوْمَ التَّحْرِيمِ يَقُولُ لَا حَرَجَ فَمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَهَا امْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ

باب ۱۰۹۲۔ اَلْفَتْيَا عَلَى الدَّائِرَةِ

عِنْدَ الْجُمُرَةِ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ فَيَقُولُ يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ أَمْ أَشْعُرُ فَعَلَفْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اَذْبَحْ حَرَجَ فَبَاءَ اُخْرَ فَقَالَ تَمَّ اشْعُرُ فَتَحَرَّجْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اَرْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سَأَلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدِمَ وَلَا أُخِّرَ اِلَّا قَالَ اَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۴۲۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک کے خردی، انہیں ابن شہاب نے انہیں عیسیٰ بن طلحہ نے انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر (اپنی سواری) پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپؐ سے سوال کئے جا رہے تھے ایک شخص نے کہا، میری سمجھ میں نہ آیا اور میں نے ذبح کرنے سے پہلے ہی سرمہ ڈیا، آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ذبح کر لو، دوسرا شخص آیا اور پوچھا، مجھے خیال نہ رہا اور رمی سے پہلے ہی میں نے قربانی کر دی، آپؐ نے فرمایا، اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں، اس دن آپؐ سے جس چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق بھی سوال ہوا تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں

سے اس عبارت سے صاف اور واضح طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسائل سے ناواقفیت اور عموماً بلوی کی وجہ سے ان کی بعض جنایات معاف ہو گئی تھیں۔ اگرچہ عام حالات میں شریعت نے مسائل سے جہل اور ناواقفیت کا اعتبار نہیں کیا ہے، لیکن بعض حالات ایسے بھی ہیں جن میں ان کا اعتبار کیا گیا ہے۔

۱۶۲۱- ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن (حجۃ الوداع میں) خطبہ دے رہے تھے تو آپ وہاں موجود تھے، ایک شخص نے اس وقت کھڑے ہو کر پوچھا، میں اس خیال میں تھا کہ فلاں چیز فلاں سے پہلے ہے، پھر دہرا کر فرمایا، اور کہا کہ میرا خیال تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہے چنانچہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈایا، رمی سے پہلے قربانی کر لی اور اسی طرح کے دوسرے سوالات آپ سے کئے گئے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے جواب میں یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کر لو، آپ سے اس دن جو بھی سوال ہوا سب کا جواب یہی تھا آپ کی طرف سے، کہ کر کوئی حرج نہیں۔

۱۶۲۲- ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ جیسے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے اسے ابن شہاب نے اور ان سے عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھے پھر پوری حدیث بیان کی اس کی متابعت میرے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۱۰۹۳- ایام منیٰ میں خطبہ۔

۱۶۲۳- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے فیصل بن خزوان نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ خطبہ میں آپ سے پوچھا، لوگو! آج کو نساؤں ہے، لوگ بولے، حرمت کا دن آپ نے پوچھا اور شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت کا شہر آپ نے پوچھا، یہ ہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت کا ہینہ، پھر آپ نے اس کے بعد فرمایا، بس تمہارا خون تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس ہینہ میں ہے، اس بات کو آپ نے باہر فرمایا، پھر سرد آسمان کی طرف اٹھا کر کہا، اے اللہ! کیا میں نے

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي جُرَيْرٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْهَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَصِيبُ أَنْ كَذَا أَمَلْتُ كَذَا لَمْ أَفْعَلْ قَامَ الْآخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَصِيبُ أَنْ كَذَا أَمَلْتُ كَذَا أَفْعَلْتُ قَامَ ثَلَاثُ أَنْ الْآخَرُ لَعَنَتْ قَبْلَ أَنْ أَزِيحَ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُوا وَلَا تَحْرَجُوا لَمْ يَنْفُذْ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُوا وَلَا تَحْرَجُوا

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

بِاسْمِهِ - الْخُطْبَةُ أَيَّامَ مِنَى -

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فَيْصَلُ بْنُ خَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ آتَى يَوْمَ هَذَا قَالُوا يَوْمَ حَرَامٍ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدُ حَرَامٍ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرُ حَرَامٍ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فَيَبْلُدُكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فَأَعَادَهَا وَرَأَاهُمْ رَفَعَهُ

ذیبرا پیغام) پہنچا دیا، اسے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت اپنی تمام امت کے خطبے کے موجود (اور جاننے والے) غیر موجود (اور ناواقف و گوی کو خدا کا پیغام، پہنچا دیں میرے بعد تم پھر منکر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۶۲۴- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں اپنا خطبہ دے رہے تھے تو میں نے سنا تھا، اس کی متابعت ابن عیینہ نے عمرو کے واسطے کی ہے

۶۲۵- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے کہا کہ مجھے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ایک اور شخص نے جو میرے نزدیک عبد الرحمن سے بھی افضل ہے یعنی حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (حجۃ الوداع) میں خطبہ دیا۔ آپ نے پوچھا، معلوم ہے آج کو سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، اس پر آپ خاموش ہو گئے، اور ہم نے اس سے یہ تیغ نکالا کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا کہ کیا یہ یوم نحر (قربانی کا دن) انہیں ہے؟ ہم بولے ضرور ہے پھر آپ نے پوچھا اور ہیبتہ کو سنا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ اس مرتبہ بھی خاموش ہو گئے اور ہمیں خیال ہوا کہ آپ ہیبتہ کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے کہا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کیوں نہیں، پھر آپ نے پوچھا، اور یہ شہر کو سنا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں اس مرتبہ بھی آپ اس طرح خاموش ہو گئے کہ ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ شہر حرام (البلدۃ الحرام) انہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں؟ ضرور ہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا، بس تمہارا خون اور تمہارے مالی تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس ہیبتہ اور اس شہر میں ہے، تا آنکہ تم اپنے رب سے جا ملو، کیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں آپ!

رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ إِلَيْكَ هَذَا بَلَغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَوْلًا ذِي تَفْهِيمٍ بَيِّنَةٍ لَهَا تَوْصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيَبْلِغْ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَادًا يَضْرِبُ بِفَعْلِكُمْ رِقَابَ بَعْضِي

۶۲۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعُرْفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو

۶۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُزَّةٌ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي تَفْهِيمٍ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اتَذَرُونَنِّي أَتَى يَوْمِي هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَبِّحُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَاتَى شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَبِّحُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَتَى بَكِيدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَبِّحُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْيَمَكَةِ الْعَرَامُ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَاتَى وَمَا ذَكُّكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنِّي بَدَدْتُكُمْ هَذَا فِي يَوْمٍ تَنْفُونَ دَبَّكُمْ إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا لَعَنَ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيَبْلِغْ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ قُوبَ مُبْلِغِ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَادًا



يَفُوتُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،  
 میں کیونکہ بہت سے لوگ جن تک یہ پیغام پہنچے گا، سننے والوں سے زیادہ (پیغام کو) محفوظ رکھنے والے ثابت ہوں گے، اور میرے بعد مگر  
 نہ بن جائے کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۶۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
 يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ  
 زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ  
 أَتَذَرُونَ آتَى يَوْمَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
 أَعْلَمُ فَقَالَ قَاتِ هَذَا يَوْمَ حَرَامٍ فَتَذَرُونَ  
 آتَى بَكْدِ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
 بَكْدِ حَرَامٍ أَتَذَرُونَ آتَى شَهْرٍ هَذَا قَالُوا  
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٍ حَرَامٍ قَالَ قَاتِ  
 اللَّهُ حَرَامٍ عَلَيْكُمْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَنْفُسُكُمْ  
 كَعَدَمَةٍ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِ هَذَا فِي بَكْدِكُمْ  
 هَذَا وَقَالَ هَذَا ابْنُ الْغَزَّيْنِ أَخْبَرَنِي تَارِيفُ عَنِ  
 ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ  
 بِهَا وَقَالَ هَذَا يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
 آمْسِدْ وَدَعْ النَّاسَ فَقَالُوا هَذَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ

### باب ۱۰۹۴۔ هَلْ يَنْبَغُ أَصْحَابُ

الِاسْتِغَاثَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ

۶۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
 مَيْمُونُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 عَنْ تَارِيفِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
 رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ وَحَدَّثَنَا  
 يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا  
 ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَارِيفِ عَنِ

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون  
 نے حدیث بیان کی، انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہیں ان کے  
 والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا، معلوم ہے، آج کو ضا و ن ہے؟ لوگوں نے  
 کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آں حضورؐ نے فرمایا، یہ  
 حرمت کا دن ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے  
 کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ حرمت کا شہر  
 ہے اور معلوم ہے، یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول  
 زیادہ جانتے ہیں، آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ حرمت کا مہینہ ہے، پھر فرمایا کہ  
 اللہ تعالیٰ نے تمہارا خون، تمہارا مال اور عزت ایک دوسرے پر ناجائز  
 اس طرح حرام کر دی ہے جیسے اس دن کی حرمت اس مہینہ اور شہر میں ہے  
 ہشام بن غازی نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر  
 دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں قربانی کے (یوم نحر)  
 جمرات کے درمیان کھڑے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ (قربانی کا دن) حج اکبر  
 کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے کہ اے اللہ گواہ  
 رہنا، آں حضورؐ نے لوگوں کو اس موقع پر چونکہ وداع کیا تھا اس لئے لوگوں  
 نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

### ۱۰۹۴۔ کیا پانی پلانے والے یا ان کے علاوہ کوئی منیٰ

کی راتوں میں مکہ میں رہ سکتا ہے؟

۶۶۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ  
 بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور  
 ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 رخصت کیا۔ ح اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد  
 بن بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں ابن  
 جریج نے خبر دی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن  
 سلمہ ابن جرحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو علماء یہ کہتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے، ان کی دلیل حدیث کا یہ ٹکڑا ہی ہے۔

عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ ح  
اور ہم سے محمد بن عبد اللہ بن فیر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد  
نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عباس رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں دعا جیوں کو پانی  
پلانے کے لئے مکہ میں پیام کی اجازت چاہی تو اس حضور نے اس کی اجازت  
دے دی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابو اسامہ، عقیقہ بن خالد اور  
ابو ضمروہ نے کی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما آتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَبَيَّنَ بِسَكَّةَ لَيْلِي وَمِنْ أَجْلِ يَسْتَأْذِنَ لَهُ تَابِعًا بَوَّاسًا وَعُقَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ صُرَّةَ

**باب ۹۵۔** رَمَى الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرُ

رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ التَّحْرِيمِ وَرَمَى بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الذَّوْلِ

۱۶۲۸۔ ابْنُ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ قَبْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَتَى أَرَمَى الْجِمَارَ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ إِسَامُكَ قَادُومِهِ قَاعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسَآلَةَ قَالَ كُنَّا نَدْعِيهِ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

۱۰۹۵۔ رمی جمار، جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت

رمی کی تھی اور پھر زوال کے بعد بقیہ رمی کی :

۱۶۲۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی ان سے دبرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا امام کرسے تو تم بھی کرو، لیکن میں نے دوبارہ ان سے یہی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم انتظار کرتے رہتے اور جب زوال شمس ہو جاتا تو رمی کرتے۔

**باب ۹۶۔** رَمَى الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَطْنِ الْوَادِي عَنْ ابْنِ يَرْبُودٍ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنَ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْوَادِي إِنَّ نَاسًا يَزُومُونَهَا وَنِي قَوْمَهَا فَقَالَ وَالَّذِي أَرَادَ الْعَمَلُ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا

۱۰۹۶۔ رمی جمار، وادی کے نشیب سے :

۱۶۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی انہیں العشی نے خبر دی انہیں ابراہیم نے اور ان سے عبد الرحمن بن زید نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیب (بطن وادی) میں کھڑے ہو کر رمی کی تو میں نے کہا، یا ابا عبد الرحمن! کچھ لوگ تو وادی کے بالائی علاقہ سے رمی کرتے ہیں اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی (بطن وادی) ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے (رمی کرتے وقت) جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ عبد اللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ان سے سفیان نے اور ان سے العشی نے یہی حدیث بیان کی۔

لے منیٰ میں رات گزارنا صرف سنت ہے البتہ رمی جمار واجب ہے، یہ خفیہ کا مسلک ہے سورہ بقرہ کا خاص اس لئے ذکر کیا کہ اس کے اس میں بہت سے افعال حج کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں اگرچہ مقصد یہ ہے کہ ان کا مقام ہے کہ جن پر حج کے احکام نازل ہوئے تھے۔

۱۰۹۷۔ رمی چار سات کنکریوں سے اسی کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے :

۱۴۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمن بن یزید نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جبرہ کے پاس عقبہ پہنچے تو بیت اللہ آپ کے بائیں طرف تھا اور منی دائیں طرف، پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور فرمایا کہ ذات پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی اس نے بھی اسی طرح رمی کی تھی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۹۸۔ جس نے جبرہ عقبہ کی رمی کی تو بیت اللہ اس کی دائیں طرف تھا :

۱۴۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمن بن یزید نے کہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کی انہوں نے دیکھا کہ جبرہ عقبہ کی سات کنکریوں کے ساتھ رمی کے وقت آپ نے بیت اللہ کو تو اپنی بائیں طرف کر لیا اور منی کو دائیں طرف، پھر فرمایا کہ یہی ان کا بھی مقام تھا جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

۱۰۹۹۔ ہر کنکری مارتے وقت تیکر کہنی چاہیئے، اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۱۴۳۲۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے العشاء نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حجاج سے سنا وہ منبر پر کہہ رہا تھا وہ سورہ جس میں بقرہ (گلے کا ذکر آیا ہے، وہ سورہ جس میں آل عمران کا ذکر آیا ہے وہ سورہ جس میں نساء و عورتوں کا ذکر آیا ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی کہ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جبرہ عقبہ کی رمی کی تو وہ ان کے ساتھ تھے اس وقت وہ وادی کے نشیب میں اتر گئے اور جب درخت کے (جو اس زمانہ میں وہاں پر تھا) مقابل ہو گئے تو اس کے سامنے ہو کر سات

باب ۱۰۹۔ رمی النجار یسبع حصیات، ذکرہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَانِي إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَوَضَعَا عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۱۰۹۸۔ مَن رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ :

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَرَأَاهُ يَمْشِي إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَوَضَعَا عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ :

باب ۱۰۹۹۔ يَكْتَدُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ تَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْيُسْبَرِ السُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا الْيَسَاءُ قَالَ قَدْ كَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ حَتَّى إِذَا حَاضَى بِالْجَمْرَةِ اعْتَوَصَهَا فَرَمَى بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكْتَدُ

مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هُمَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَامَ الْوَدِيُّ الْأَوَّلُ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

**باب ۱۰۰ -** مَن دَعَا بِجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقَتِيبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَزِي الْجَمْرَةَ الْأَشْيَاءَ سَبْعَ حَصَاةٍ يَتَكَبَّرُ عَلَى أَكْثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ قِيَمُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَمُومٌ طَوِيلٌ وَيَدْعُو وَيَزُقُّ يَدَيْهِ ثُمَّ يَزِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الْيَسَارِ قِيَمُومٌ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَمُومٌ طَوِيلٌ وَيَدْعُو وَيَزُقُّ يَدَيْهِ ثُمَّ يَزِي جَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ قِيَمُومٌ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ :

**باب ۱۰۱ -** دَعَا الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْأَشْيَاءِ وَالْوُسْطَى :

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُكَيْتَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شُمَّانٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَزِي الْجَمْرَةَ

کنگڑیوں سے رمی کی، ہر کنگڑی کے ساتھ تکبیر کہتے جلتے تھے، پھر فرمایا جس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں، یہیں وہ ذات بھی کھڑی ہوئی تھی (رمی عقبہ کے لئے) جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰۰۔ (جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۴۳۳- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے طلحہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے سالم نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قریب کے جمرہ کی رمی سات کنگڑیوں کے ساتھ کرنے اور ہر کنگڑی کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اسی طرح دیر تک کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے پھر جمرہ وسطیٰ (دو میان یا دوسرے نمبر پر) کی رمی کرنے، پھر بائیں طرف بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے، یہاں بھی دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے رہتے اس کے بعد بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرتے۔ اس کے بعد آپ کھڑے نہ ہونے بلکہ واپس چلے آتے تھے، آپ فرماتے تھے کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

۱۰۰۲- پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ہاتھ اٹھاؤ،

۱۴۳۴- ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے ان سے یونس بن یزید نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے جمرہ کی رمی سات کنگڑیوں کے ساتھ کرتے تھے

سے یہ ظالم حجاج بن یوسف کا واقعہ ہے۔ اس کے خیال میں سورتوں کی نسبت کسی نام وغیرہ کی طرف، جیسے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران وغیرہ صحیح نہیں تھی۔ المش نے اس سے حدیث کی روایت نہیں کی بلکہ اس کے ایک غلط خیال کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں، جب انہوں نے اس کا ذکر ابراہیم غفری سے کیا تو آپ نے اس کی تردید کی کہ خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کے نام کے ساتھ روایت کی اور اس کی مثالیں تو بہت ہیں۔

یعنی بوسجد غنیف کی طرف سے قریب ہے۔ یوم نحر کے دوسرے دن یہ سب سے پہلے رمی جمرہ ہے۔



۱۱۰۴۔ رمی جمار کے بعد خوشبو، اور طوافِ افاضہ سے پہلے سر منڈانا :

۱۶۳۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ اپنے دور میں سب سے زیادہ صاحبِ فضیلت تھے، ان کا بیان تھا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، جب آپ نے احرام باندھنا چاہا، خوشبو لگائی تھی اسی طرح حلال ہونے کے لئے بھی جب آپ نے طواف سے پہلے حلال ہونا چاہا تھا، آپ نے ہاتھ پھیل کر (خوشبو لگانے کی کیفیت بتائی)

۱۱۰۵۔ طوافِ وداع :

۱۶۳۶۔ ہم سے سعد بنہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا اطری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو (یعنی طواف کریں) البتہ حائلہ سے یہ معاف ہو گیا تھا :

۱۶۳۷۔ ہم سے اصبح بن فرج نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی انہیں عمرو بن عمار نے انہیں قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر العصر، مغرب اور عشاء پڑھی پھر عقوڈی دہر کے لئے ٹھہرے رہے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے، اور طواف کیا اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد سے۔

۱۱۰۶۔ طوافِ افاضہ کے بعد اگر نورتِ حائفہ ہو گئی ؟

اس طوافِ وداع احناف کے یہاں واجب ہے لیکن حائفہ اور نفاس پر واجب نہیں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ فتویٰ تھا کہ حائفہ اور نفاس کو انتظار کرنا چاہیئے، پھر جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو طواف کرنے کے بعد واپس ہونا چاہیئے لیکن جب انہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث معلوم ہوئی تو اپنے مسلک سے انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

باب ۱۰۴۔ الطَّيْبُ بَعْدَ رَمِي الْجَمَارِ  
وَالْعَلَقُ قَبْلَ الْإِقَامَةِ :

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ سَمِعَ أَبَاكَ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيَّ هَاتَيْنِ حِينَ أَخَذَهُ وَلِحَتَيْهِ حِينَ أَهَلَ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ وَبَسَطْتُ يَدَيْمَا :

باب ۱۰۵۔ طَوَافُ الْوَدَاعِ :

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونُوا إِخِرَ عَقْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْغَائِلِ :

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْقَرْمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدًا بِالْمَحْضَبِ ثُمَّ رَأَيْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَطَافٌ بِهِ تَابَعَهُ الْكَيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۱۰۶۔ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا قَامَتْ :

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسُفٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُصَيْنٍ الْكِنَانِيَّةَ صَفِيَّةَ وَاسَلَّمَ حَامِصٌ قَدْ تَوَضَّعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آتَايَسْتُنَا هِيَ قَالُوا إِيَّاهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَا

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْمَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يَكْرِيمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ طَأَتْ ثُمَّ حَامِصَتْ قَالَ لَهُمْ تُنْفِرُوا قَالُوا لَا تَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَتَدْعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ إِذَا قَدْ مَنَعَكَ السَّيْفُ فَسَلِّمْ فَقَدْ مَوَّ السَّيْفُ فَسَلِّمْ فَسَأَلُوا كَمَا كَانَ فَيَسْتَنْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ كَثُرَتْ حَدِيثُ صَفِيَّةَ رَوَاهُ حَالِدٌ وَفَسَّادٌ عَنْ يَكْرِيمَةَ

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رُحِمْتُ لِلْعَاقِلِينَ أَنْ تُنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَيَعْتَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّمَا لَا تُنْفِرُ ثُمَّ تَسِيغُهُ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ لَعْنٌ

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمَّادٍ عَنْ ثَمْمُودَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَجَّجْنَا

۱۔ چونکہ آپ طواف افاضہ کر چکی تھیں اور صرف طواف وداع باقی تھا، اس لئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر رکنے کا کوئی ضرورت نہیں کیونکہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں

۱۴۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیہ بنت حنی رضی اللہ عنہا (حجۃ الوداع کے موقع پر) حائضہ ہو گئیں تو میں نے اس کا ذکر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا کہ پھر تو یہ ہمیں روکیں گی لیکن لوگوں نے کہا انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر نہیں۔

۱۴۳۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوبانے، ان سے عکرمہ نے کہ مدینہ کے لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جو طواف کرنے کے بعد حائضہ ہو گئی تھیں، آپ نے انہیں بتایا کہ (انہیں طہرنے کی ضرورت نہیں بلکہ) چلی جائیں لیکن پوچھنے والوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کریں گے کہ آپ کی بات پر عمل تو کریں اور زید رضی اللہ عنہ کی بات چھوڑ دیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مدینہ واپس جاؤ تو اس کے متعلق (اکابر صحابہ سے) پوچھا، چنانچہ جب یہ لوگ آئے تو پوچھا، جن اکابر سے پوچھا گیا تھا ان میں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور انہوں نے (ان کے جواب میں وہی) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اس حدیث کی روایت خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۴۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابی طاووس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عورت کو اس کی اجازت ہے کہ اگر وہ طواف افاضہ (طواف زہارت) کر چکی ہو اور پھر طواف وداع سے پہلے حیض آجائے تو (اپنے گھر) واپس چلی جائے اس کے بعد میں نے ان سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی تھی۔

۱۴۴۱۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حزام نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

۱۔ چونکہ آپ طواف افاضہ کر چکی تھیں اور صرف طواف وداع باقی تھا، اس لئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر رکنے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى إِلَّا  
الْعَجَّ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ  
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَمْ يَحِلُّ وَكَانَ  
مَعَهُ الْهَذَا فُطَافَ مِنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَاءٍ  
وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ  
فَعَاظَتْهُ هِيَ فَتَسَكَّنَا وَمَنَّا سَكَّنَا مِنْ حِجَّتِنَا فَلَمَّا  
كَانَ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كُلْ أَصْحَابِكَ يَزُجُّ بِعَجٍّ وَعُسْرٍ غَيْرُهُ قَالَ  
مَا كُنْتُ تَطْعُمِي بِالْبَيْتِ لَيْلِي قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ  
فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيَّ إِلَى الشَّعْبِ قَاهِلِي بِعُسْرٍ  
وَمَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَتْ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ  
إِلَى الشَّعْبِ قَاهِلَتْ بِعُسْرٍ وَخَاصَتْ صَفِيَّةُ  
بُنْتُ حُثَيْ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَقْرَى حَافِي إِيَّاكَ لَحَابِسْتُنَا أَمَا كُنْتَ طُفْتُ  
يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ إِنْغَرَى فَلَقِينَهُ  
مُصْحِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهِيظَةٌ وَأَنَا  
مُصْحِدَةٌ وَهُوَ مُنْهِيظٌ قَالَ مُسَدِّدٌ قُلْتُ لَا  
تَابَعَهُ بِحَدِيثٍ عَنْ تَمَّصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا

ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
راکھ اپنے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کی لیکن  
ان افعال کے بعد آپ حلال نہیں ہوئے کیونکہ آپ کے ساتھ بدی تھی  
آپ کے ساتھ آپ کی ازواج اور اصحاب نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ  
بدی نہیں تھی وہ (اس طواف وسیعی کے بعد) حلال ہو گئے لیکن عائشہ  
رضی اللہ عنہا حائفہ ہو گئی تھیں سب نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا  
کر لئے تھے پھر جب لیلۃ حصیبہ یعنی روانگی کی رات آئی تو عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے تمام اصحاب حج اور عمرہ دونوں  
کر کے جا رہے ہیں صرف میں اس سے محروم ہوں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اچھا جب ہم آئے تھے تو تم جیسی کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف  
نہیں کر سکتی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے بھائی کے  
ساتھ تیغیم چلی جانا اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ کرنا، ہم  
تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے، چنانچہ میں عبدالرحمن (اپنے بھائی) کے  
ساتھ تیغیم چلی گئی اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا۔ اسی طرح صفیہ  
بنت حمی رضی اللہ عنہا بھی حائفہ ہو گئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انہیں (ازراہ محبت فرمایا عقری حلقی، تم تو ہمیں روک لو گی، کیا قربانی  
کے دن طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ کیا تھا، اس پر آنحضورؐ نے  
فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔ چلی چلو، میں جب آنحضورؐ تک پہنچی تو آپ  
مکہ کے بالائی علاقہ پر چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا دیہ کہا کہ ایسی چڑھ رہی تھی اور حضورؐ اتر رہے تھے، مسدود نے روایت کی، میں  
در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر، ہاں کے بولے) نہیں ہے اس کی متابعت جریر نے منصور کے واسطے سے "نہیں" کے ذکر میں  
کی ہے۔

## باب ۱۰۷۔ مَنِ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ

النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَسَدَ  
بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتٌ صَلَّى تَطَهَّرَ يَوْمَ النَّفْرِ  
قَالَ بِشَيْءٍ قُلْتُ قَائِلٌ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ

## ۱۰۷۔ جس نے روانگی کے دن عصر کی نماز بطح میں پڑھی

۱۴۴۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن یوسف  
نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، ان سے  
عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے  
پوچھا کہ آپ مجھے وہ حدیث سنائیے جو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یاد ہو کہ ترویدہ کے دن ظہر کی نماز آں حضورؐ نے کہاں پڑھی تھی انہوں  
نے کہا کہ منی میں۔ میں نے پوچھا اور روانگی کے دن عصر کہاں پڑھی تھی



قَالَ بِلَا بَطِيحٍ أُنْعَلُ كَمَا يُفْعَلُ أَمْرًا وَكَذَا :

انہوں نے فرمایا کہ بطح میں ، اور تم اسی طرح کہ جس طرح تم تمہارے احکام کرتے ہیں ۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِلَا مُحْصَبٍ ثُمَّ رَأَيْتُ إِلَى الْبَيْتِ نَطَاقَ بِهِ :

۱۶۴۳۔ ہم سے عبدالمتمعال بن طالب نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی ، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ظہر ، عصر ، مغرب اور عشاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اور حضورؐ نے دیر کے لئے محصب میں سو رہے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور طواف کیا ۔

### بَابُ الْمَحْصَبِ :

۱۱۰۸۔ محصب :

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ مَنَزِلُ يَتَوَلَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ آسَنَةً يَخْرُوجُ مِنْهَا بِلَا بَطِيحٍ :

۱۶۴۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے ہشام نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اس لئے اترے تھے تاکہ آسانی کے ساتھ وہاں سے نکل سکیں ، آپ کی مراد بطح میں اترنے سے تھی :

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَيْسُ بْنُ الْغَضِيْبِ يَشْفِي لَمَّا هُوَ مُنْزِلٌ فَكَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۶۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ محصب میں اترنے کی کوئی حقیقت نہیں ، یہ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی جگہ تھی :

### بَابُ ۱۱۰۹۔ التَّوَلَّى بِذِي طُولَى قَبْلُ

۱۱۰۹۔ مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام اور

أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالْمَكَّةَ بِلَا بَطِيحٍ :

مکہ سے واپسی میں ذی طوی کے بطحاء میں قیام :

الَّتِي يَذِي الْكَنْبَةَ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِنَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَبِيْنُ يَذِي طُولَى بَيْنَ الْكَنْبَتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ رِسْتَ

۱۶۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمرو نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ثابِع نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ذی طوی کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان رات گزارتے تھے اور پھر اس پہاڑی سے ہو کر گزرتے تھے جو مکہ کے بالاٹی

سے یعنی محصب میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وقت آسانیوں کے خیال سے قیام کیا تھا اور نہ یہاں کا قیام نہ ضروری ہے اور نہ اس کا افعال حج سے کوئی تعلق ہے :

حصہ میں ہے۔ جب کہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے آتے تو اپنا اونٹ صرف مسجد کے دروازہ پر جا کر بٹھاتے۔ پھر حجر اسود کے پاس آتے اور یہیں سے طواف شروع کرتے، طواف سات چکروں میں ختم ہوتا جس کے تین میں رمل ہوتا اور چار میں معمولی کے مطابق چلتے۔ طواف کے خاتمہ پر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنی قیامگاہ پر واپس ہونے سے پہلے صفا اور مروہ کی سعی کرتے۔ جب حج یا عمرہ (کر کے مدینہ) واپس ہوتے تو دو خلیفہ کے بطور میں سواری بٹھاتے، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی (مکہ سے مدینہ واپس ہوتے ہوئے) اپنی سواری بٹھایا کرتے تھے۔

۱۶۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عمار نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ بعید اللہ سے محب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ہم سے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عصب میں قیام کیا تھا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عصب میں ظہر اور عصر پڑھتے تھے، میرا خیال ہے کہ انہوں نے مغرب (پڑھنے کا بھی) ذکر کیا۔ خالد نے بیان کیا کہ عشاء میں مجھے کوئی شک نہیں (اس کے پڑھنے کا ذکر ضرور کیا) پھر غزوہ یر کے لئے وہاں سو رہتے یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

۱۱۱۔ جس نے مکہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طوی

میں قیام کیا محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابو ب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ آتے تو ذی طوی میں رات گزارتے تھے اور جب صبح ہوتی تو شہر میں داخل ہوتے اسی طرح واپسی میں بھی ذی طوی سے گزرتے اور وہیں رات گزارتے، فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے،

۱۱۱۔ زمانہ حج میں نماز اور جاہلیت کے بازاروں

میں خرید و فروخت؛

التَّحْلِيَّةُ الَّتِي يَأْخُذُ بِهَا مَلَكٌ إِذَا قَامَ مَلَكٌ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُدْخِلْ تَأَقُّتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ قِيَامِي الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ تَبَعًا ثَلَاثًا مَعِيًا وَارْتَبَاعًا مُتَشَاوِرًا يَتَصَوَّفُ قِيَامِي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجَّةِ أَوْ الْعُمْرَةِ آتَاهُ الْبَلَطَحَاءُ الَّتِي يَذِي الْحَلِيفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبِخُّ بِهَا

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ تَزُولُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ كُنِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَغْنِى الْمُخْتَبِتَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشْكُ فِي الْعِشَاءِ وَيَنْجَحُ جَعْمَةٌ وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

بَابُ ۱۱۱۔ مَنْ تَزُولُ يَذِي طَوًى

إِذَا رَجَعَ مِنْ مَلَكَةٍ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَبِلَ بَاتِ يَذِي طَوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا انْفَرَسَ يَذِي طَوًى وَبَاتِ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ؛

بَابُ ۱۱۱۔ التَّجَادُّ فِي أَيَّامِ الْمَوْسِمِ

وَالْبَيْعُ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ؛

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَانَ دَوَّالُ الْمَجَازِ وَشُكَّارٌ مَتَجِّزًا نَاسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْأَسْلَامُ كَاتَبَهُمْ كَرِهُوا ذَلِكَ فَخُفِيَ كَتَبْتُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا قُضْلًا مِمَّنْ دَرَبَكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجَّةِ»

باب ۱۱۲۔ الْإِدْرَاجُ مِنَ الْمُحَسَّبِ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَاصَّتْ بَيْنَهُ الْفُفْرُ فَقَالَتْ مَا أَرَأَيْ رَأَى حَاسَتُكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَوِي حَلَقِي أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ تَعْمَرُ قَالَ فَأَنفَرِي قَالَ أَبُو عَمْرِو اللَّهِ وَرَأَيْ مَحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَافِظٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْذَكُّوا إِلَّا الْعَجَّةَ فَلَمَّا قَدِمْنَا آمَنَّا أَنْ نَجِدَ فَلَمَّا كَانَتْ بَيْنَهُ الْفُفْرُ خَاصَّتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُصَيْنٍ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ عَقَوِي حَلَقِي أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ تَعْمَرُ قَالَ فَأَنفَرِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَكُنْ حَلَقْتُ قَالَ فَأَعْتِسِرِي وَنَ الْتُعِيمُ فَهَجَرَ مَعَهَا أَخُوَهَا فَلْيَقِينَا مُدْبِجًا فَقَالَ مُؤَيَّدٌ لَكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا

۱۶۴۸۔ ہم سے عثمان بن عیثم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن ہریرہ نے خبر دی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ذوالمجاز اور عکاز جاہلیت کے بازار تھے، جب اسلام آیا تو لوگوں نے جاہلیت کے ان بازاروں میں خرید و فروخت کو برا خیال کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”تمہارے لئے کوئی حرج نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو“ یہ حج کے زمانہ کے لئے تھا۔

۱۱۱۲۔ محاسب سے آخرات میں چلنا۔

۱۶۴۹۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے المشی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ روانگی کی رات صیفہ رضی اللہ عنہا عائشہ صقیس انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے، میں ان لوگوں کے روکنے کا باعث بن جاؤں گی، پھر حضور نے کہا حلقی عقری، کیا قربانی کے دن کا طواف کیا تھا؟ آپ سے کہا گیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر چلو، ابو عبد اللہ نے کہا میرے اپنی روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے محاصرے حدیث بیان کی ان سے المشی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دھجۃ الوداع میں انکلیے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا کہ جب ہم پہنچ گئے تو آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا و افعال عمرہ کے بعد جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی، روانگی کے دن صیفہ بنت حسی رضی اللہ عنہا عائشہ ہو گئیں، آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، عقری حلقی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیں رد کرنے کا باعث بنو گی، پھر آپ نے پوچھا کہ کیا قربانی کے دن تم نے طواف کر لیا تھا انہوں نے کہا کہ ہاں اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر چلو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے متعلق کہا کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں حلال نہیں ہوئی، آپ نے فرمایا کہ تم نے نعییم سے عمرہ کا احرام باندھ لو اور عمرہ کر کر لو، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے بھائی گئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم رات کے آخر میں چلے گئے تھے کہ آپ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا تھا کہ ہم تمہارا انتظار فلاں جگہ کریں گے۔

# آبُؤَابِ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے مسائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۱۳۔ عمرہ کا دو خوب اور اس کی نفیست، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر صاحب استطاعت پر حج اور عمرہ واجب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں عمرہ حج کے ساتھ ایسے اور پرہیز کر دے حج اور عمرہ تو اللہ کے ہے۔

**باب ۱۱۳۔** وَجُوبُ الْعُمْرَةِ وَتَفْضُلُهَا  
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَيْسَ  
أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّمَا  
تَقْرَيْنِيَّتُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَآتِيكَ الْحَجُّ  
وَالْعُمْرَةُ يَلِيهِ

۱۶۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابو بکر بن عبد الرحمن کے مولیٰ سہی نے خبر دی، انہیں ابو صالح سمان نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

**۱۶۵۰۔** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ بْنِ جَرْمٍ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ  
كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ  
جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

۱۱۱۴۔ جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا :

۱۶۵۱۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا، ابو ہریرہ بن سعد نے اسحق کے واسطے سے بیان کیا ان سے عکرمہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سابقہ روایت کی طرح۔

**باب ۱۱۴۔** مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ  
**۱۶۵۱۔** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ  
تَمَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ وَقَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ بْنُ سَعْدٍ  
عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ  
ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ

۱۶۵۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سابقہ روایت کی طرح

**۱۶۵۲۔** حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ  
خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ

## باب ۱۱۵۔ کبر اعتمر النبی صلی

اللہ علیہ وسلم :

۱۱۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُذَوَّةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ قِيَادًا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسًا إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَوةَ الْمَطْعَى قَالَ قَسَّانُ عَنْ صَالِحِيهِمْ فَقَالَ يَذَعُرُهُ لَعْنَةُ قَالَ لَهُ كَبُرَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَبَعٌ وَاحِدُهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ تَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَتَيْنَعَتَا اسْتِنَانِ عَائِشَةَ أَمِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ مُذَوَّةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْتَعِينَنِي مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ أَحَدُهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُهُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ عُمَرَةُ إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطًّا :

۱۶۵۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور مذوہ بن الزبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہما کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے ابن عمر سے ان لوگوں کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ چار۔ اور ایک رجب میں کیا تھا، لیکن ہم نے پسند نہیں کیا کہ اس کی تردید کریں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہما کے حجرے سے ان کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو مردہ نے پوچھا کہ اسے میری ماں سے اسے ام المومنین! ابو عبدالرحمن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہما نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبدالرحمن پر رحم کرے، آں حضورؐ نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ خود موجود نہ رہے ہوں۔ آپؐ نے رجب میں تو کبھی عمرہ نہیں کیا تھا۔

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ مُذَوَّةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ ۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَنَاتٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ

۱۶۵۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ابن ابی شیبہ نے خبر دی کہ مجھے عطاء نے خبر دی، ان سے مذوہ بن الزبیر نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا تھا۔

۱۶۵۵۔ ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ہے اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔ مسجد میں لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے جسے آپ نے بدعت کہا۔ عام امت کے نزدیک مسجد میں پڑھنا بھی بدعت نہیں ہے۔

۱۶۵۵۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ ثابت نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی سے اس مہینہ کا نام لے لیا اس کے متعلق راوی نے کہا کہ اس کی تردید ہم نے مناسب نہیں سمجھی۔

۱۶۵۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہما مردہ رضی اللہ عنہ کی خالہ بنیں، اس لئے انہیں ماں کہہ کے پکارا، اور ام المومنین تو تھیں ہی۔

عَنْهُ كَرِهَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَرَبَعٌ عُمَرَةٌ الْحَدَّ يَتِمُّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ  
صَدَّاهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمَرَةٌ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ  
فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمَرَةٌ الْيَجِيزُ  
أَتَمُّ إِذَا قَسَمَ غَنِيمَةً أَرَاهُ حَتَّى قُلْتُ كَرِهَتْ  
قَالَ وَاحِدَةً ۝

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْلِدِ عَنْهُمَا ۝  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ  
أَبَا رَاضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ دَزُّوا وَوَسَّ الْقَارِبِ عُمَرَةٌ  
الْحَدَّ يَتِمُّ وَعُمَرَةٌ فِي ذِي قَعْدَةٍ وَعُمَرَةٌ  
مَعَ حَجَّتِهِ ۝

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُدَبِّبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا عَشَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا النَّبِيَّ  
اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَتُهُ مِنَ الْحَدَّ يَتِمُّ وَمِنَ  
الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْيَجِيزِ أَنَّهُ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ  
حَتَّى وَعُمَرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ ۝

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يُونُسَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مُسْرُوقًا  
وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ  
أَنْ يَحْجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ مَرَّتَيْنِ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ چار  
عمرہ حدیبیہ، ذی قعدہ میں جب مشرکین نے آپ کو روک دیا تھا پھر ذی قعدہ  
ہی میں ایک عمرہ، دوسرے سال جس کے متعلق آپ نے مشرکین سے صلح کی  
تھی اور عمرہ جعزانہ جس موقع پر آپ نے غنیمت، غالباً حنین کی، تقسیم کی  
تھی، ان میں نے پوچھا، اور آنحضرت نے حج کتنے کئے؟ فرمایا کہ ایک۔

۱۶۵۶۔ ہم سے ابوالوید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی ان  
سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس  
رضی اللہ عنہ سے (آں حضور کے عمرہ کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عمرہ کرنے نکلے تھے، جس میں آپ کو مشرکین  
نے واپس کر دیا تھا اور دوسرے سال (اسی) عمرہ حدیبیہ (کی قضا) کی تھی  
اور ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک اپنے حج کے ساتھ کیا۔

۱۶۵۷۔ ہم سے مدببہ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان  
کی اور انہوں نے بیان کیا کہ جو عمرہ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج  
کے ساتھ کیا تھا، اس کے سوا اتمام عمرے ذی قعدہ میں کئے تھے۔ حدیبیہ  
کا عمرہ اور دوسرے سال اور جعزانہ کا جب آپ نے حنین کی غنیمت تقسیم  
کی تھی، پھر ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

۱۶۵۸۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے شریح  
بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث  
بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ  
میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو ان  
سب حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج  
سے پہلے ذی قعدہ ہی میں عمرے کئے تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ  
میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں حج کرنے سے پہلے دو  
عمرے کئے تھے ۝

سہ یہ راوی کا سہو ہے کیونکہ دوسرے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرہ قضا کا تھا، حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کی مزاحمت کی  
وجہ سے آپ نے عمرہ نہیں کیا اور جو مکہ نیت کر کے نکلے تھے، اسی لئے اس کی قضا آئندہ سال کی، معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی ترتیب  
غلط ہونے کی وجہ سے مفہوم بدل گیا ہے ورنہ اسی کی دوسری روایتوں میں ترتیب واقعہ کے مطابق ہے۔

## باب ۱۱۴۔ عُمُرَةٌ فِي رَمَضَانَ

۱۱۴۔ عمرہ، رمضان میں۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَتَبٍ مِنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُونَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ تَسْتَأْذِنُ ابْنَ عَتَبٍ مِنْ قَتِيلَتِ اسْمَها مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِيَنَ مَعَنَا ثَلَاثَ كَأَنَّ لَنَا نَافِعُ فَرَكِبَتْهُ أَبُو فُلَايٍ وَابْنُهُ لِيَرْدُجَهَا وَابْنَتُهَا وَتَرَتْ نَاصِحًا تَنْصَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ رَمَضَانَ انْقَضَى فِيهِ قَارَنَ عُمُرَةٌ فِي رَمَضَانَ حَجَّةً أَوْ نَحْوَهَا

۱۴۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیی نے حدیث بیان کی ان سے ابن حریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ میں نے بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے ہمیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نام بتایا تھا لیکن مجھے یاد نہ رہا، پوچھا کہ ہمارے ساتھ حج کرنے سے نہارے لئے کیا مانع ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ابو فلان اور اس کا بیٹا.... سوار ہوئے حج کے لئے امرؤ قوس اور شہر اور بیٹے سے تھے اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے جس سے پانی لایا جاتا ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آنے تو عمرہ کر لینا، کیونکہ رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے یا اسی جیسی کوئی بات آپؐ نے فرمائی۔

## باب ۱۱۵۔ الْعُمُرَةُ لِلنَّسَاءِ الْعَقُصَةِ وَقَبْرَهَا

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَخْرُجُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَافِقِينَ لِهَدَلٍ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِإِحْجَةٍ فَلْيَهْلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلَ بِعُمُرَةٍ فَلْيَهْلْ بِعُمُرَةٍ فَلَمَّا أَتَى أَهْدَيْتُ لَأَهْلَتِ بِعُمُرَةٍ قَالَتْ قِيمًا مِنْ أَهْلِ بِعُمُرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجَةٍ وَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ بِعُمُرَةٍ فَأَطْلَعَنِي يَوْمَ مَرَقَرَةٍ وَأَنَا حَائِضٌ فَسَكُوتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۵۔ محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عمرہ۔  
۱۴۶۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ذی الحجہ کا چاند نکلتے والا تھا آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی حج کا احرام باندھنا چاہتا ہے تو وہ حج کا باندھ لے اور اگر کوئی عمرہ کا باندھنا چاہتا ہے تو وہ عمرہ کا باندھ لے۔ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں بعض نے تو عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن عرفہ کا دن آیا تو میں عائشہ رضی، چنانچہ اس کی میں نے آں حضورؐ سے شکایت کی آں حضورؐ نے پھر فرمایا کہ پھر عمرہ چھوڑ دو

صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمروں کی نیت کی تھی، لیکن راوی اس کے شمار کرنے میں مختلف ہو گئے بعض نے عمرہ حدیبیہ کو شمار کیا کہ اگرچہ آپؐ عمرہ کی نیت کر کے چلے تھے لیکن مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے پوری نہ ہو سکا پھر آئندہ سال اس کی قضا کی، بعض نے عمرہ جعرانہ کو شمار نہیں کیا، کیونکہ یہ عمرہ آپؐ نے رات میں کیا تھا اور بعض نے حج کے عمرہ کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ حج کے افعال سے اس عمرہ کو جو آپؐ نے قارن کی حیثیت سے کیا تھا، جدا کر کے انہیں اعتباری اور اضافی وجوہ سے راویوں کی روایتیں مختلف ہو گئیں۔ سب حنفیہ کے یہاں عمرہ، سال کے تمام دنوں میں جائز ہے البتہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں نہ کرنا چاہیئے، یہ پانچ دن یوم عرفہ سے یوم نحر تک ہیں۔

مہر کسوں کو اس میں کنگھا کر لو پھر حج کا احرام باندھ لینا واجب محض کے قیام کی رات آئی تو میرے ساتھ ان حضور نے عبدالرحمن کو تنعیم بھیجا، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام اپنے اس عمرہ کے بدلے میں باندھ

### ۱۱۸۱ تنعیم سے عمرہ

۱۶۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انہوں نے عمرو بن اوس سے سنا عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں تبرہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں، اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرا لائیں، سفیان نے ایک مرتبہ تو کہا "سمعت عمرو" اور بعض مرتبہ کہا "سمعتہ من عمرو"؛

۱۶۶۲۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب بن عبد المجید نے ان سے حبیب معلم نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا اور ان حضور صلی اللہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی علی رضی اللہ عنہ میں سے آئے تو ان کے ساتھ بھی ہدی تھی انہوں نے کہا کہ جس چیز کا احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے میرا بھی احرام وہی ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس کی اجازت دیدی تھی کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کر دیں اور بیت اللہ کا طواف کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں لیکن وہ لوگ ایسا نہ کریں جن کے ساتھ ہدی ہو، صحابہ نے کہا، کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہبستر ہو چکے ہوں گے، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ جو بات اب ہوئی ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا اور افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس حج میں احائفہ ہو گئیں جنہیں اس لئے انہوں نے اگرچہ تمام مناسک کئے

وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْقُضِي عُمَرَتَكَ وَارْقُضِي رَاسِيكَ وَامْبِشْطِي وَاهْلِي بِالْحَجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَسْتَلِمُ الْحَضْبَةَ ارْتَدَّتْ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَى النَّعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمَرَةٍ مَكَانَ عُمَرَتِي۔

### باب ۱۱۸۔ عُمَرَةُ النَّعِيمِ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دَسِيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّيَ عَائِشَةَ وَيُقْرِهَا مِنَ النَّعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرَوًا كَمَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرِو ۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْجَبِيْدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الْمُعْتَمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَاصْعَابَهُ بِالْحَجَّةِ وَلَيْسَتْ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَتِيقٌ قَدِيمٌ مِنَ الْيَمَنِ وَصَحَّاهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَنَ لِاصْعَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوها عُمَرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَقْصِرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مَنْى وَكُنَّا أَحَدًا نَأْتِيهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اسْتَفْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَهْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَتَسَكَّتِ الْمَنَاسِكُ كُلُّهَا غَيْرَ أَنَّهُمَا كَمْ قُطِفَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهَّرْتُ وَ

لے ابھی اوپر کے ٹوٹ میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ ذی الحجۃ کے پانچ دنوں میں عمرہ درست نہیں ہے لیکن اگر کسی کا عمرہ چھوٹ گیا ہو تو اس کی قضاء ان ایام میں درست ہے۔



لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب وہ پاک ہو گئیں اور وضو کر لیا تو عرض کی یا رسول اللہ! سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑبڑا کر فرمایا ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ انہیں لے کر تنغیم جائیں اور عمرہ کر لائیں یہ حج کے بعد ذی الحجہ کے پینے میں ہوا تھا اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب حجرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے تو مالک بن جعشم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ (عمرہ حج کے درمیان حلال ہونا) صرف آپ ہی کے لئے ہے؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔

۱۱۹۔ حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا :

۱۶۶۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یعنی نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ ذی الحجہ کا چاند نکلنے والا تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لئے جا رہے تھے) آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا باندھ لے اور جو حج کا باندھنا چاہے وہ حج کا باندھ لے اگر میں ساتھ بدی نہ لانا تو میں بھی عمرے کا ہی احرام باندھنا چنانچہ بہت لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بہتوں نے حج کا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حائضہ ہو گئی مرفہ کا دن آگیا اور ابھی میں حائضہ ہی تھی اس کا رونا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو، سر کھول لو اور کنگھا کر لو پھر حج کا احرام باندھا، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد جب محصب کے قیام کی رات آئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عبدالرحمن کو تنغیم بھیجا، وہ مجھے اپنی سواری پر بچھے بٹھا کر لے گئے وہاں سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے (چھوڑے ہوئے) عمرہ کے بجائے دوسرے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کا لائی پڑی نہ صدقہ دینا پڑا اور نہ روزہ رکھنا پڑا۔

قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ تُظِلُّونَ بِعُصَايَ  
وَعَجَبَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَأَمَرْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
بِأَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّوْحِيمِ فَأَقْبَحَتْ  
بَعْدَ الْحَجِّ فِي زِي الْعَجَبَةِ وَأَنَّ سُرَاةَ بَنِي مَالِكٍ  
ابْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ بِالْعَجَبَةِ وَهُوَ بِزَيْمِهَا فَقَالَ أَكُمُ هَذِهِ  
خَاصَّةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ

**باب ۱۱۹** - الرَّعِيَّةُ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ.

١٤٧٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَعْنِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَافِقَ بَيْلَالٍ فِي  
الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
أَحَبَّ أَنْ يَهْلِيَ بِعُمَرَةَ فَلْيَهْلِ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ  
يَهْلِيَ بِحَجَّةٍ فَلْيَهْلِ وَتَوَلَّا آتَى أَمْدَيْتُ لَأَهْلَكْتُ  
بِعُمَرَةَ فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِعُمَرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ  
بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَ بِعُمَرَةَ فَحِضْتُ قَبْلَ  
أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَذْكُرُنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ  
فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
دَعْنِي عُمَرَتِكَ وَالْفُقْصَى رَأْسُكِ وَأَمْسِطِي وَأَهْلِي  
بِالْحَجِّ فَقَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْخُضْبَةِ أَرْسَلَ  
مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَرَادَهَا فَأَهْلَكْتُ  
بِعُمَرَةَ مَكَانَ عُمَرَتِهَا فَقَضَى اللَّهُ حَقَّهَا وَعُمَرَتُهَا  
وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَا صَوْمٍ

بھی حج اور عمرہ دونوں ہی پورے کر دیئے، نہ تو اس کے لئے انہیں ہر

لے ہدی اس جانور کو بکتے ہیں جو حاجی اپنے گھر سے قربانی کے لئے مکہ معظمہ لے جاتا ہے اگر راستے سے یا مکہ معظمہ پہنچ کر کوئی قربانی کا جانور خرید لے تو اسے ہدی نہیں کہیں گے وہ صرف قربانی کا جانور یا ہڈی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے ساتھ مدینہ سے کوئی قربانی کا جانور، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنے ساتھ نہیں لائی تھی، حدیث میں اسی کی نفی ہے ورنہ اصل قربانی تو انہیں بھر حال کی پڑی تھی۔

۱۱۲۰۔ عمرہ کا ثواب ، بقدر مشقت :

باب ۱۱۲۰۔ اخبر العُمَرَةَ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ :

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَدٍ

وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ عَزَاةٍ قَالَ :

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَصُلُّوا

النَّاسَ يَنْسُكِينَ وَأَصْدُرُ بِنَسْكِ قَبِيلٍ لَهَا أَنْتَظَرُهَا

فَيَأْتِي أَهْلَهَا فَأَخْرِجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلِي ثُمَّ

أَحْتَسِبُ أَنْ يَكُنْ كَذَا أَوْ لَيْسَ كَذَا قَدْ رَفَعْتُكَ وَأَنْفَعْتُكَ

ہم سے فلاں جگہ آئیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے طرح اور مشقت کے مطابق ملے گا۔

باب ۱۱۲۱۔ التَّنْعِيمُ إِذَا طَافَ طَوَافَ

الْعُمَرَةَ ثُمَّ خَرَجَ هَذَا يُحْزِنُهُ مِنْ

طَوَافِ الْوَدَّاعِ :

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا

أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مِثْلَيْنِ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْعِجَمِ

وَحَرُّ الْحَجِّ فَذَلَّلْنَا مَرَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَعَابَ مِنْ كَذَا يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ

فَأَهَبْتُ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلَيْسَ فَعَلْ وَمَنْ كَانَ

مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَضْعَابِهِ دَوَى فَوَاقٍ الْهَدْيُ

فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ

سَيِّغَتْكَ تَقُولُ لِأَضْعَابِكَ مَا قُلْتُ فَمَنْعَتْ

الْعُمْرَةَ قَالَ دِمَاسَاتُكَ قُلْتُ لَا أَصِلِي قَالَ فَلَا

يَصُورُ أَنْتَ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُنَيْتُ عَلَيْكَ مَا

كُنَيْتُ عَلَيْهِنَّ تَكُونِي فِي حَبْلِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ

يَبْذُرَ قَلْبَهُمَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى لَفَزْتَانِي يَسَّى

سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمرہ اور تمام اصحاب کے عمرہ سے افضل تھا کیونکہ انہوں نے اس کے لئے انتظار کی تکلیف برداشت

کی اور ایک قدرتی مجبوری کی وجہ سے مشقت بھی زیادہ اٹھائی۔

۱۱۲۱۔ عمرہ کرنے والے نے جب عمرہ کا طواف کر لیا اور

پھر چلا گیا تو کیا اس سے طواف و داع ہو جاتا ہے ۔ ۱

۱۱۲۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے افلح بن حمید نے

حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے

بیان کیا کہ حج کے مہینوں اور اس کی حرمینوں میں حج کا احرام باندھ

کر چلے اور مقام سرف میں پڑاؤ کیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اپنے

حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے ، لیکن جس کے ساتھ

ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض

صاحب استطاعت اصحاب کے ساتھ ہدی تھی اس لئے ان کا احرام صرف

عمرہ کا نہیں رہا ، پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں آئے تو میں رو رہی

تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو ؟ میں نے کہا آپ نے اپنے

اصحاب سے جو کچھ فرمایا میں سن رہی تھی ، اب تو میرا عمرہ گیا ، آپ نے پوچھا

کیا بات ہوئی ؟ میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھ سکتی (جیھن کی وجہ سے) ان

حضور نے اس پر فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ، تم بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک

ہو اور جو ان سب کے مقدر میں لکھا ہے وہی مقدر تمہارا بھی ہے اب

احرام کا باندھ لو ، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ کی بھی توفیق دے دے

۱۱۲۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے افلح بن حمید نے

حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے

بیان کیا کہ حج کے مہینوں اور اس کی حرمینوں میں حج کا احرام باندھ

کر چلے اور مقام سرف میں پڑاؤ کیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اپنے

حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے ، لیکن جس کے ساتھ

ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض

صاحب استطاعت اصحاب کے ساتھ ہدی تھی اس لئے ان کا احرام صرف

عمرہ کا نہیں رہا ، پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں آئے تو میں رو رہی

تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو ؟ میں نے کہا آپ نے اپنے

اصحاب سے جو کچھ فرمایا میں سن رہی تھی ، اب تو میرا عمرہ گیا ، آپ نے پوچھا

کیا بات ہوئی ؟ میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھ سکتی (جیھن کی وجہ سے) ان

حضور نے اس پر فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ، تم بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک

ہو اور جو ان سب کے مقدر میں لکھا ہے وہی مقدر تمہارا بھی ہے اب

احرام کا باندھ لو ، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ کی بھی توفیق دے دے

فَكَرِهْنَا الْمُحَسَّبَ قَدَّمَ اعْبَدَ الرَّحْمَنَ فَقَالَ  
اَخْرُجْ بِأَخِيكَ الْعَمْرَةَ فَلْيُشْهِدْ بِعَمْرَةٍ ثُمَّ اَفْرُغَا  
مِنْ طَوَائِفِكُمَا اَنْتَظِرْتُمَا هَهُنَا قَاتِلَتَا فِي جَوْفِ  
الْقَيْلِ فَقَالَ قَرْنَتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادَى بِالرَّحِيلِ  
فِي اصْعَابِهِ قَارَتْ تَحْلَ الثَّاقِسُ وَمَنْ حَافَ بِالْبَيْتِ  
قَبْلَ صَلَوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى السَّيِّئَةِ  
کے بعد اپنے اصحاب سے کرم کا اعلان کر دیا، بیت اللہ کا طواف کرنے والے اصحاب میں صبح کی نماز سے پہلے روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چلے۔

## بَابُ ۱۲۲۔ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ

فِي الْحَجِّ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ  
حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ ابْنُ يَعْلَى  
ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا آفَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَعْثَةِ أَتَتْهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ  
وَعَلَيْهِ أَقْرَبُ الْخُلُوفِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ  
تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَامَتِ لَ اللَّهِ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْتُ بِتُوبٍ تَوَدُّتُ  
إِلَيْ قَدْرَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ  
أَنُورَ عَلَيْهِ الْوُحْيُ فَقَالَ عُمَرُو فَقَالَ آيَسُرُّكَ  
أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ  
أَنُورَ اللَّهُ الْوُحْيُ قُلْتُ نَعَمْ فَدَرَمَ ظَرْفَ الْكُوبِ  
فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ أَهْ غَطِيطٌ وَأَخِيبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ  
الْبَنَرِ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ آيُنَ السَّائِلُ عَنِ  
الْعُمْرَةِ أَخْلَعُ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرِ  
الْعَلُوقِ عَلَيْكَ وَأَلْقِ النُّصْفَةَ وَأَصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ  
كَمَا قَضَيْتُمْ فِي حَجِّكَ

## ۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَوَّجَ

نَالَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانُ كَيْفَ لَمْ يَنْجِ حَجَّ كَا احرام باندھ دیا، پھر جب ہم منیٰ سے نکل کر محصب میں ٹھہرے تو آں حضور صل اللہ علیہ وسلم نے بعد الرحمن کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر سے جاؤ، زنجیم تاکہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھیں۔ پھر عطاء وسعی کرو ہم تمہارا یہیں انتظار کریں گے، ہم آدھی رات کو آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا کیا فارغ ہو گئے؟ میں نے کہا کہ ہاں، ان حضور نے اس کے بعد اپنے اصحاب سے کرم کا طواف کرنے والے اصحاب میں صبح کی نماز سے پہلے روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چلے۔

## ۱۱۲۲۔ جَوَّجَ مِّنْ يَّابِئَانِ رُبِّكَ مِّنْ يَّابِئَانِ رُبِّكَ

۱۶۶۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہا کہ محمد سے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے تو آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جبہ پہنے ہوئے اور اس پر خلوق یا زردی کا اثر تھا اس نے پوچھا مجھے اپنے عمرہ میں آپ کس طرح کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا، میری بڑی آرزو تھی کہ جب آں حضور پر وحی نازل ہو رہی ہو تو میں آپ کو دیکھوں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہو رہی ہو اس وقت تم آں حضور کو دیکھنے کے آرزو مند ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے کپڑے کا کنارہ اٹھایا اور میں نے اس میں سے آپ کو دیکھا، زور زور سے سانس کی آواز آرہی تھی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے بیان کیا "جیسے اونٹ کے سانس کی آواز ہوتی ہے" پھر جب وحی اترنی بند ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اپنا جبہ اتار دو خلوق کے اثر کو دھو دو زردی کو صاف کر لو، جس طرح حج میں کرتے ہو (یعنی جن افعال سے بچتے ہو) اسی طرح عمرہ میں بھی کرو۔

## ۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

نَعْمَ سَعْدُ بْنُ يُونُسَ نَعْمَ سَعْدُ بْنُ يُونُسَ نَعْمَ سَعْدُ بْنُ يُونُسَ

ابھی میں نو عمر تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شفا ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی عتاب نہ ہونا چاہیے لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اگر حقیقت وہی ہوتی جیسا تم بتا رہے ہو پھر ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج واقعی نہیں ہوتا تھا لیکن یہ آیت تو انصار کے لئے نازل ہوئی تھی جو منات بت کا احرام باندھتے تھے یہ منات، قدید کے مقابل میں تھا، انصار، صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، پھر جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”صفا اور مروہ“ اللہ کے شفا ہیں اس کے لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی نہیں ”سفیان اور ابو سعید نے ہشام کے واسطے سے یہ زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی ایسے شخص کے حج یا عمرہ کو پورا نہیں کیا جس نے نسّا اور مروہ کی سعی نہ کی ہو۔

۱۱۲۳۔ عمر کرنے والا کب حلال ہوگا؟ عطاء رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کہ حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دیں اور طواف بیت اللہ اور صفا۔ مروہ ا کریں پھر بال ترشوا کر حلال ہو جائیں۔

۱۶۶۸۔ ہم سے اسحاق بن براء ہم نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے ان سے محمد بن ابی اوفی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عمرہ کیا، وہ ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا چنانچہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی طواف کیا پھر صفا اور مروہ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ آئے ہم آپ کی مکہ والوں سے حفاظت کر رہے تھے کہ کہیں کوئی تیر نہ چلاوے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا آپ حضور کعبہ میں داخل ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے پھر پوچھا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مِثْلُ حَدِيثِ النَّبِيِّ آتَيْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْكَعْبَةَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا أَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهْلِكُونَ لِمَنَاقَا وَكَانَتْ مَنَاقَا حَذًى وَتَدْوِيدٌ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْأَنْصَارُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْكَعْبَةَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَا أَتَاهُ اللَّهُ حَجَّ وَأَمْرِي وَلَا عَمْرُوتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

باب ۱۱۲۳۔ مَنِي يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْعَاهُ أَنْ يَحْتَمِلُوا عَمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقُصِّرُوا وَيَحِلُّوا :

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَآتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَآمَيْنَا هَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتَوِيهِ وَمِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرَوْهُ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ صَاحِبُ بَيْتِ أَكَاكَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدَّثَنَا مَا قَالَ يَحْدُثُ حَجَّةً قَالَ بَشِّرُوا أَحَدِي حَجَّةً يَبْتِيتُ مِنَ الْبَعْتَةِ مِنْ قَعْبٍ

لَا صَحَّتْ فِيهِ وَلَا تَصَبَّ، متعلق جو فرمایا تھا وہ ہم سے بیان کیجئے انہوں نے بیان کیا کہ اس حضورؐ نے فرمایا تھا "عذیبہ کو جنت میں ایک موتی کے گھر بشارت ہو، جس میں نہ کسی کا شور و غل ہوگا نہ تکلیف۔"

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْدَلَةَ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ دُرْجِلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُسْرَةٍ وَكَمْ يَطْفَأُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدُؤَةِ آيَاتِي أَمْرَاتِهِ فَقَالَ قَدِيمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مَبْعَا وَصَلَّى خَلْفَ التَّقِيَمِ رُكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدُؤَةِ وَقَدْ كَانَتْ تَكْمُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَفْرَقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدُؤَةِ، اللہ عز سے بھی اس کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے اپنی یوی کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شَيْهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ صُنِيمٌ فَقَالَ أَخْبَجْتُ فُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ يَسَا أَهْلَنْتُ فُلْتُ لَبَيْتُكَ يَا هَلَالٍ كَاهِلَالٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْتَسْتُ خَلْفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَوْدُؤَةِ ثُمَّ أَحِلَّ تَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَوْدُؤَةِ ثُمَّ آتَيْتُ أَمْرَاتَهُ مِنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُكُمْ أَهْلَنْتُ بِالْحَجِّ فَمَكْتُ أُنْتِي بِهِ حَتَّى كَانَتْ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّا آخِذُونَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَا مُرُوتَا بِالْأَمْرَةِ وَإِنْ آخِذْنَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

کرتا تھا جب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہیں کتاب اللہ پر بھی عمل کرنا چاہیئے کہ اس میں ہمیں رُج اور عمرہ اپورا کرنے کا حکم ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہیئے کہ آپؐ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے تھے جب تک ہدی کی قربانی نہیں ہو گئی تھی،

۱۶۷۱۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرہ نے خبر دی انہیں ابوالاسود نے کہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ نے ان سے حدیث بیان کی انہوں نے اسما رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ جب بھی جون پہاڑ سے ہو کر گزرتیں تو یہ کہتیں ”رحمتیں نازل ہوں اللہ کی حمد پر، ہم نے آپ کے ساتھ یہیں قیام کیا ان دنوں ہمارے پاس (سامان) بہت ہلکے پھلکے تھے سواریاں بھی کم تھیں اور زاد راہ کی بھی کمی تھی میں نے، میری بہن عاتشہ نے زبیر اور فلان رضی اللہ عنہم نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

۱۱۲۴۔ حج، عمرہ، یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟

۱۶۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ کا چڑھاؤ ہوتا تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اسی کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم واپس ہو رہے ہیں تو ہر کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اسی کی حمد کرتے ہوئے، اللہ کے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور سامنے لشکر کو تنہا شکست دے دی۔“

۱۲۲۵۔ آنے والے حاجیوں کا استقبال اور میں آدمی ایک سواری پر

۱۶۷۳۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو عبدالطلب کے چند بچوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ نے ایک بچے کو (اپنی سواری کے) آگے بٹھالیا اور دوسرے کو پیچھے

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّكَ كَانَتْ تَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِأَبِيعَبْرُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ لَقَدْ تَوَلَّانا مَعَهُ هَهُنَا وَتَهُنُ يَوْمَئِذٍ خِفَاتٌ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَزْوَاجًا قَاعَتُنَا أَنَا وَابْنَتِي عَائِشَةُ وَالتَّوْبِيُّ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَعْنَا الْبَيْتَ أَهْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعِشِيِّ بِالْعَجِ كَرَّحَكُ تَو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

بَابُ ۱۱۲۴۔ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوْ الْقَذْوِ

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْتَبِرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَكَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّبُونَ تَأْيُيُونَ عَائِدُونَ سَائِدُونَ لَوَبْنَا حَامِدُونَ مَدَقَ اللَّهُ وَغَدَا وَتَصَوَّعْتُمْ وَهَرَمَ الْأَحْوَابُ وَخَدَا

بَابُ ۱۲۲۵۔ اسْتِقْبَالُ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَاللَّاحِقَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُقْبِلِيْنَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمَلَتْ وَاحِدَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ

## باب ۱۲۶۶۔ اَلْفَدْوُومُ بِالْعَدَاةِ

۱۲۶۶۔ صبح کے وقت آنا

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُعْتَمِلُ  
فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْعُلَيْفَةِ  
يَبْتَغِي الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُفْصِحَ

## باب ۱۲۶۷۔ الدَّخُولُ بِالْعَتَمَةِ

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَسَقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ  
كَانَ لَا يَدْخُلُ رَدْغًا وَلَا أَوْعِشِيَّةً

## باب ۱۲۶۸۔ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ تَمَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَمَّا

## باب ۱۲۶۹۔ مَنِ اشْرَوْقَ نَاقَتُهُ إِذَا

بَلَغَ الْمَدِينَةَ

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ  
أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ  
مِنَ السَّفَرِ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْ صَغَرَ  
نَاقَتُهُ وَإِنْ كَانَتْ دَاجَةً حَوَّكَهَا قَالَ أَلُو  
عَبْدَ اللَّهِ زَادَ الْحَوْثُ بْنُ عُيَيْرٍ عَنْ حَبِيبٍ  
حَوَّكَهَا مِنْ حَيْثُهَا

۱۶۷۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جہام  
نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حدیث  
بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سفر سے رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے یا صبح کے وقت پہنچ جاتے  
تھے یا دیر بعد

۱۲۶۸۔ جب شہر پہنچے تو گھروں کے دروازے نہ جاتے

۱۶۷۶۔ ہم سے مسلم بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی ان سے معاذ بن جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے دروازے سے منع کیا تھا مطلب یہ  
ہے کہ سفر سے گھروں میں آنے کا معمول نہ بنانا چاہیے۔ اتفاق اور ضرورت  
کی بات الگ ہے

۱۲۶۹۔ جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری

تیز کر دی۔

۱۶۷۷۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن جعفر  
نے خبر دی کہ مجھے حمید نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا  
آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس جاتے  
اور مدینہ کے باغی علاقوں پر نظر پڑتی تو اپنا اونٹ تیز کر دیتے، کوئی  
دوسرا جانور بھی ہوتا تو اسے بھی تیز کر دیتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ حدیث  
بن عمر نے حمید سے واسطہ سے یہ زیادتی کی ہے کہ "مدینہ سے محبت الہ  
گداؤ کی وجہ سے سواری تیز کر دیتے تھے۔"

١٤٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتْ رَأْسَ قَابِغَةٍ  
الْحَرِثُ بْنُ عُبَيْدٍ

بَابُ الْقَوْلِ اَمْنِي تَعَالَى وَالتَّوَابُّوتِ

مِنْ أَعْوَابِهِمَا:

١٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ تَوَلَّيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِينَا كَانَتْ الْإِنصَارُ إِذَا حَجَّجُوا فَجَاءُوا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قَبْلِ آبَوَابٍ يُمْنُهِمْ وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا فَجَاءُوا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ دَخَلَ مِنْ قَبْلِ بَابِهِ فَمَكَثَ غَيْرَ يَذِيكَ فَتَوَلَّيْتُ وَلَيْسَ الْبَرَاءُ بِتَأْكُلُ الْبُيُوتِ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنْ ابْتَدَأَ مِنَ الْفَقْرِ وَتَوَلَّى الْبُيُوتِ مِنْ أَبْوَابِهَا

باب ۱۳۱۔ الشَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ:

٤٨٠. حَدَّثَنَا عَنْ سَيِّدِ عَن أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِي  
هُوَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الشَّقَرُ طَعْمُهُ مِنَ الْعَذَابِ يَنْتَعِمُ  
أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَتَوَمُّهُ فَإِذَا أَقْضَى أَهْمَتَهُ  
فَلْيُعْمَلْ إِلَى أَهْلِهِ ۖ

باب ۳۲ - السَّافِرُ إِذَا جَدَّ بِهِ

السَّيْرُودُ وَتَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ:

١٤٨١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ

۱۶۷۸۔ جم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے درجات کئے بجائے، درجات کہا، اس کی متابعت حدیث بن عمر نے کی۔

۱۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ گھروں میں دروازوں

۱۶۷۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براءؓ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی انصار جب حج کے لئے آتے تھے تو (احرام کے بعد) گھروں میں دروازوں سے نہیں جاتے تھے بلکہ دیواروں سے کود کر (گھر کے اندر) داخل ہونے تھے پھر (اسلام کے بعد) ایک انصاری شخص آیا اور دروازے سے گھر میں داخل ہوا اس پر جیسے بے لوگوں نے عار دلائی تو وحی نازل ہوئی کہ ”یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ گھروں میں پشت سے دیواروں پر چڑھ کر آؤ بلکہ نیک شخص وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے ہو کر آئے۔“ ۱۱۳۱۔ سفر مذاب کا ایک ”مکڑا“ ہے ۔

۱۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سہمی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر تو ایک عذاب ہے، آدمی کو کھانے پینے اور سونے (برایک چیز) سے روک دیتا ہے اس لئے جب اپنی ضرورت پوری نہ ہو تو فوراً گھر واپس آجایا کرو۔

۱۱۴۲۔ جب مسافر گھر جلدی پہنچا چاہے :

۱۶۸۱۔ ہم سے سعد بن ابی مرجم نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے بیان سے مشروعیت، سفر میں وطن کا اشتیاق اور اس کی طرف لگن کا ثبوت مہر ہے۔

۳۔ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سوا عام عرب جب احرام باندھ لیتے تو گھروں میں دروازوں سے آنے کو برا سمجھتے تھے ان کے خیال میں دروازے کا سایہ امر کسی چیز سے چھپا لینے کے مراد تھا۔ اس لئے وہ اس سے بچتے تھے قرآن نے اسی کی تردید کی۔



کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تاکہ انہیں صبیئہ بنت ابی عبیدہ کی سخت علالت کی اطلاع ملی اور وہ نہایت تیزی سے چلنے لگے، پھر جب شفق غروب ہو گئی تو ان سے اور مغرب اور مشاء ایک ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں (مشاء اور مغرب) ایک ساتھ پڑھتے تھے؛

أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْرِئَانِ مَكَّةَ فَلَمَّا عَنَتِ صَبِيئَةُ بَنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَاةً وَجَعَ قَاسُوعَ الشَّيْخِ حَتَّى كَانَتْ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ تَذَلَّ تَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ الشَّيْخُ آخَرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۳۳۔ محصر اور شکار کی کی جزا؛ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس تم اگر روک دیے جاؤ تو قربانی میسر ہو، اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈاؤ، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے (یعنی قربانی نہ ہو جائے) عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احصار ہر چیز کی وجہ سے متحقق ہو جاتا ہے جو روکنے کا سبب بن جائے؛

بَاب ۳۳۔ الْمُحْصَرُ وَجَزَاءُ الْقَيْدِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَقَدْ أَهْضَمْتُمْ مَا لَا سَبِيلَ لَكُم مِّنَ الْقَدَرِ وَلَا تَلْفِكُمْ أَزْوَاجُكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْقَدَرُ مَحَلَّهُ قَالَ عَطَاءٌ أَرَى أَحْصَارًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَخْبِئُهُ

۱۱۳۴۔ اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا؛

بَاب ۳۴۔ إِذَا أَحْصَرَ الْمُعْتَمِرُ

۱۱۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فتنہ کے زمانہ میں مکہ عمرہ کے لئے جانے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ الحرام پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا چنانچہ آپ نے بھی صرف عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جِئَا حَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ إِنَّ صِدْقًا مِّنَ ابْنَتِ صَلَاحٍ كَتَبَا صَبَغْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ يَعْمُرُوا مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ يَعْمُرُوا عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ ۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَسَّدٍ بَوَّابًا حَدَّثَنَا جَوْشِرِيَّةُ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ

۱۱۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ

نے محصر، احصار سے اسم مفہول ہے احصار لغت میں بھی مرض یا دشمن دونوں کی وجہ سے رکاوٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور حج کی شرعی اصطلاح میں احصار کے یہاں بھی اس سے یہی مراد ہے اور بعض اصناف نے بھی اس کے یہی معنی شرعی اصطلاح میں مراد لئے ہیں، عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اس عنوان کے تحت ذیل میں جو مصنف نے بیان کیا وہ اس سے بھی عام ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس سے صرف دشمن کی رکاوٹ مراد لیتے ہیں اگرچہ آیت جس میں احصار کا ذکر ہوا ہے وہ دشمنوں ہی سے متعلق نازل ہوئی تھی لیکن بہر حال لفظ عام ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے صرف دشمن کی رکاوٹ سے خاص کر دیا جائے اور پھر بیماری تو بعض اوقات جان لیوا دشمن ثابت ہوتی ہے۔

اور سالم بن عبد اللہ نے ضروری کہ جن دونوں ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر لشکر کشی ہوئی تھی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں نے کہا کہ کیونکہ آپ مکہ جانا چاہتے تھے کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کو بیت اللہ پہنچنے سے روک نہ دیا جائے اس پر آپ نے جواب دیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی گئے تھے اور کفار قریش بیت اللہ پہنچنے میں حائل ہو گئے تھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور مرمضہ الیاء میں نہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے بھی، انشاء اللہ عمرہ اپنے پر ضروری قرار دے لیا ہے میں جاؤں گا اور اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے کا راستہ مل گیا تو طواف کروں گا لیکن اگر مجھے روک دیا گیا تو میں بس وہی کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ تھا، چنانچہ ذوالحلیفہ سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا پھر قحوری دور چل کر فرمایا حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اب میں تمہیں گواہ بنانا ہوں، کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی اپنے پر ضروری قرار دے لیا ہے آپ حج اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ قربانی کے دن حلال ہوئے اور قربانی کی آپ فرماتے تھے کہ جب تک کہ پہنچ کر ایک طواف نہ کر لے حلال نہ ہونا چاہیے۔

۴۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کسی بیٹے نے ان سے کہا تھا کاش اس سال رک جلتے۔

۴۸۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روک دیئے گئے تو آپ نے اپنا مرمضہ لیا، ازواج مطہرات کے پاس گئے اور قربانی کی پھر ائیدہ سال ایک عمرہ کیا۔

۱۱۳۵۔ حج سے روکن۔

۴۸۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے ضروری

بُنْ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَيَالِي نَزَلَ الْجَيْشُ بَابِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَا لَا تَفْعَلُوكَ أَنْ لَا تَعُجَّ الْعَامَ وَإِنَّا نَعَاثُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ وَفَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَّقَ رَأْسَهُ وَأَشْهَدَكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةَ الْعُمْرَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خِلْتِي بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طَفَعْتُ وَإِنْ خِلْتِي بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَهَلْتُ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذُو الْحَلِيفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ وَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةَ مَعِ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى وَكَانَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَلُوفُ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَيُّوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ.

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ لَهُ تَوَاقَمْتَ بِهَذَا؟

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُصَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعْلُوبَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ أُخِصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَتَحَرَّ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَسَرَ عَامًا قَابِلًا.

بَابُ ۱۱۳۵۔ الْإِخْصَارُ فِي الْعَجَّةِ.

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا



آگیا اس کے علاوہ کوئی بات ہوئی تو وہ حلال ہو جائے، نفی اس پر ضروری نہیں اور ساتھ قربانی کا جانور تھا اور محصر ہو تو قربانی ذبح کر دے (جہاں پر بھی اس کا قیام ہو) یہ اس صورت میں جب قربانی کا جانور (قربانی کی جگہ) بھیجنے کی اسے استطاعت نہ ہو لیکن اگر اس کی استطاعت ہے تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے، حلال نہ ہو، مالک وغیرہ رحمہم اللہ نے کہا کہ (محصر) خواہ کہیں بھی ہو اپنی قربانی ذبح کر دے اور سر منڈائے اس پر قضا ضروری نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے حدیبیہ میں بغیر طواف اور بغیر قربانی کے بیت اللہ تک پہنچے ہوئے، قربانی کی، سر منڈایا، اور ہر چیز سے حلال ہو گئے تھے پھر کوئی نہیں کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی قضا کا یا کسی بھی چیز کے اعادہ کا حکم دیا اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔ سہ۔

حَبَسَهُ عَذْرًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَانَّهُ يَحِلُّ  
وَلَا يَزِيغُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَذِيٌّ وَهُوَ  
مُحَقَّقٌ نَحْرًا إِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ  
أَنْ يَبْعَثَ وَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ  
بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَذِيَّ مَعْلَهُ  
وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ لَا يَنْحَرُ هَذِيَّهُ وَ  
يَحِلُّ فِي آتِي مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قِطْعَاءَ  
عَلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَصْحَابَهُ بِالْعَدَا بِيَّتِهِ نَحَرُوا وَخَلَقُوا  
وَحَلَّتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَ  
قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ الْهَذِيَّ إِلَى الْبَيْتِ  
ثُمَّ لَمْ يُذَكَّرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَفْضُو  
شَيْئًا وَلَا يَعُوذُوا بِالْعَدَا بِيَّتِهِ  
خَارِجًا مِنَ الْعَرَمَةِ

۱۱۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اگر تم میں سے کوئی مریض ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اسے روزے، یا صدقے، یا قربانی کا فدیہ دینا چاہیے، یعنی اسے اس کا اختیار ہے اور اگر روزہ رکھنا ہے تو تین دن رکھے۔“

بَاب ۱۱۳۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِنْ لَاسِهِ فَعِدْيَةٌ مِنْ صِيَامِهِ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ صَدَقَةٌ وَهُوَ مُخْتَارٌ فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ علیہ اس مسئلہ کے خلاف ہیں ان کے نزدیک محصر پر قضا بہر صورت واجب ہے، عمرہ ہو یا حج اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حج سے اگر کسی کو روک دیا گیا تو اس کی قضا واجب ہے اختلاف صرف عمرہ کی صورت میں ہے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے یہاں قضا اور عدم قضا کی دوسری صورتیں ہیں یعنی اگر کسی کو غیر اختیاری اور قدرتی عذر پیش آیا تو قضا نہیں ہے لیکن اختیاری عذر کی صورت میں قضا ہے۔ ۲۔ امام طحاوی نے محمد اسحاق کی روایت نقل کی ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حرم میں داخل ہے صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حدود حرم میں داخل ہے اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ تمام حدیبیہ حدود حرم سے باہر ہے حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ حاجی حدود حرم میں ہی قربانی ذبح کر سکتا ہے اور اگر محصر ہے تو اسے حرم میں قربانی پیش کرنا چاہیے اور جب قربانی اپنی جگہ پہنچ کر ذبح ہو جائے پھر حلال ہونا چاہیے۔

۳۔ یہ فدیہ بیماری یا عمرہ کی تکلیف کی وجہ سے نہیں دینا پڑے گا بلکہ جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے یا سر منڈانے پر فدیہ ہے، یا جوؤں کے مارنے پر جو سر منڈانے کا لازمی نتیجہ ہے، جب کہ سر میں جو ٹھیں ہوں۔۔

۱۴۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی کہ فتنہ کے زمانہ میں حبیب اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ عمرہ کے ارادے سے چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ ہی کا احرام باندھا تھا پھر آپ نے کچھ سوچا اور فرمایا کہ عمرہ اور حج تو ایک ہی ہیں اس کے بعد اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے بھی یہی فرمایا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ اب حج بھی اپنے لئے ضروری قرار دے لیا ہے پھر مکہ پہنچ کر آپ نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا آپ کا خیال تھا کہ یہ کافی ہے آپ کے ساتھ قربانی کا جانور بھی تھا۔

۱۴۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں حمید بن قیس نے انہیں مجاہد نے انہیں عبد الرحمن بن ابی یسلی نے اور انہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا غالباً جوؤں سے تم کو تکلیف محسوس کر رہے ہو، انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنا سر منڈا لو اور تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ، مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔

۱۴۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا صدقہ" (دیا جائے) یہ

صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے (کی صورت میں ہوگا)

۱۴۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ مجھ سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی یسلی سے سنا، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس آکر کھڑے ہوئے تو جو میں میرے سر سے برابر گری جا رہی تھی آپ نے فرمایا یہ جو میں تمہارے لئے تکلیف دہ ہیں میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، پھر سر منڈا لیا آپ نے صرف

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُخْتَصِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنَّ صِدْرَتِي عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِحُضْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا بِحُضْرَةٍ عَامَ الْحَدِيثِ يُبَيِّنُ لَكُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ تَطَرَّفَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ ۖ قَالَتْنِي إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ ۖ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَقَّ مَعَ الْعُزَّةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِيَا عَنْهُ وَاهْدَى ۖ

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ حُسَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّتْ أَذَانُكَ هُوَ أَمْرُكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً مَسْكِينٍ أَوْ أَشْكُ بِشَاةٍ ۖ

يَا ۙ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ صَدَقَةٍ

وَهِيَ أَطْعَامُ سِتَّةٍ مَسْكِينٍ ۖ

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ

قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ ... بِالْحَدِيثِ وَرَأَيْتُ يَمْسَحُ قَبْلًا فَقَالَ يُؤْذِنُكَ هُوَ أَمْرُكَ كُنْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْلَقْتُ رَأْسَكَ وَأَقَالَ

أَخْلَقَ قَالَ فِي تَزَكَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَمَنَ كَاتٍ  
مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ يَهُ آذَى مَن رَأَيْسِهِ إِلَا  
أَخْوَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمُّ  
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِقُرْبَى بَنِي سَيْتِهِ  
أَوْ أَنْسُكُ بِمَا قَتَيْتَ سَرَّةً

### باب ۱۱۲۰ -

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْمَقِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ تَزَكَّتْ فِي  
خَاصَّةٍ وَهِيَ كُمْ عَامَةً حِلَّتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمَلُ يَتَنَاسَرُ عَلَى وَجْهِ  
فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجْعَ بَلَغَ إِلَيْكَ مَا أَرَى أَوْ مَا  
كُنْتُ أَرَى الْجَعْدَ بَلَغَ إِلَيْكَ مَا أَرَى قِيْدُ شَاةٍ  
فَقُلْتُ لَا فَقَالَ قَصُّ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمُ سِتَّةَ  
مَسَاكِينَ يَكُلُّ مِسْكِينٌ نِصْفَ صَاعٍ

### باب ۱۱۲۱ -

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا دُوْمٌ حَدَّثَنَا  
شُبُلُ عَنْ ابْنِ أَبِي تَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى أَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّؤْذِيكَ هَؤُلَاءِ  
قَالَ لَعَنَهُ قَامَرٌ أَنَّهُ يَخْلُقُ وَهُوَ بِالْخُدَّيْنِ  
وَلَمْ يَتَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَجْلُونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى  
وَجْهِهِ طَعِمَ أَنَّهُ يَخْلُقُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَتَمَّ مُحَمَّدٌ  
بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي تَجِيحٍ  
عَنْ مُجَاهِدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى  
عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

یہ فرمایا کہ منہ لو! انہوں نے یہ کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل  
ہوئی تھی کہ اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو،  
آخر آیت تک پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتمین دن کے روزے  
رکھو، یا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو کھانا دے دو یا جو میسر ہو اس کی  
قربانی کر دو،

۱۱۲۰۔ فدیہ کے طور پر نصف صاع کی ناکھانا۔

۴۹۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی ان سے عبد الرحمن بن الصہبانی نے ان سے عبد اللہ بن مقبل نے بیان کیا  
کہ میں کعب بن ابی عجرہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے ان سے فدیہ کے  
متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت) اگرچہ خالص میرے  
بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن حکم اس کا سب کے لئے ہے مجھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جو میں میرے چہرہ پر (دوسرے)  
گر رہی تھیں اس حضور نے فرمایا دیہ دیکھ کر میں نہیں سمجھتا تھا کہ تمہیں اتنی  
زیادہ تکلیف ہوگی یا (آپ نے فرمایا کہ) میں نہیں سمجھتا تھا کہ جسد مشقت  
تمہیں اس حد تک ہوگی، کیا تمہارے پاس کوئی بکری ہے؟ میں نے کہا کہ  
نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر تین دن کے روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا  
کھلا دو، ہر مسکین کو آدھا صاع؛

۱۱۲۱۔ نسک سے مراد بکری ہے۔

۴۹۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان  
کی ان سے شبل نے حدیث بیان کی ان سے ابن نجیح نے حدیث بیان کی،  
ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے حدیث بیان  
کی اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انہیں دیکھا تو جو میں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے پوچھا، کیا ان  
جوؤں سے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اس  
لئے آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنا سر منڈالیں وہ اس وقت حدیبیہ میں تھے  
دھلج حدیبیہ کے سال اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں انہیں حلال ہونا  
پڑے گا بلکہ سب کی خواہش یہ تھی کہ مکہ میں داخل ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے  
فدیہ کا حکم نازل فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ چھ مسکینوں  
کو ایک فرق تقسیم کر دیا جائے یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَاہُ وَقُلْتُ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِہِ وَمِثْلُہٗ  
روزے رکھیں۔ محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ ہم سے درنا نے حدیث بیان کی ان سے ابن نجیح نے ان سے مجاہد نے انہیں عبد الرحمن بن ابی یسلی نے خبر دی اور انہیں کعب بن بجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو بولیں ان کے چہرہ پر سے گہری بقیں۔ سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۱۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فَلَا رَفَثَ"

بَاب ۱۱۴۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا رَفَثَ

۱۱۴۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس گھر کا کعبہ کا حج کیا اور اس میں نہ درفت اور نہ حرکات جماع کئے اور نہ حد سے بڑھا تو اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا یعنی تمام گنہوں سے پاک و طاہر۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَزِفْهُ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَدَّ نَفْسُہٗ اُمَّہٗ

۱۱۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حج میں حد سے نہ بڑھنا ہو

بَاب ۱۱۴۳۔ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا

اور نہ ظرائی جھگڑا ہو"

تَسُوَّقُ وَلَا جِدَالٌ فِی الْعَجِیۡہِ

۱۱۴۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور نہ حرکات جماع کئے نہ حد سے بڑھا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَزِفْهُ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِہٖ وَدَدَتْہُ اُمَّہٗ

۱۱۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور نہ مار و شکار جس وقت

بَاب ۱۱۴۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا تَقْتُلُوا

تم احرام ہو، اور جو کوئی تم میں اس کو جان کر مارے تو اس پر اس مارے ہوئے کے برابر بدلہ ہے، مویشیوں میں سے جو تجویز کریں تم میں سے دو مغیر آدمی، اس طرح سے کہ وہ جانور بدلہ کا بطور نیاز پہنچایا جائے کعبہ تک، یا اس پر کفار و ہے چند محتاجوں کو کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ چکھے سزا اپنے کام کی، اللہ تعالیٰ نے معاف کیا، جو کچھ ہو چکا اور جو کوئی پھر کرے گا اس سے بدلہ لے گا، اللہ، اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے، حلال ہو انہما سے لئے دریا کا شکار اور دریا کا کھانا، تمہارے فائدہ کے واسطے اور سب مسافروں کے۔ اور حرام ہو اتم پر جنگل کا شکار جب

الْقَیْدَ وَانْتُمْ حُرُمٌ، وَمَنْ قَتَلَ مِنْکُمْ مُّتَعِدًّا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِہٖ ذُو الْعَدْلِ وَبِکُمْ هَدِیًّا یَلْغَمُ الْکَعْبَیۡۃَ اَوْ کَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَکِیۡنَ اَوْ عَدَلُ ذٰلِکَ صِیَامٌ یَّیۡدُوقِ وَبَالَ اَمْرِہٖ عَفَا اللّٰهُ عَنْہُ سَلَفَ وَہُنَّ عَادَ فَمَنْتُمْ اللّٰهُ مِنْہٗ وَاللّٰهُ مُعَزِّزُ ذُو النِّیَامِ اِجْلَ لَکُمُ صِیْدُ الْبَحْرِ، وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمُ وَلِیَسَّیَارَہٗ وَہُوَ عَلَیْکُمُ صِیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

تک تم احرام میں رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے پاس تم جمع ہو گے،

**باب ۱۱۷۵۔** إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَىٰ

۱۱۷۵۔ شکار اس نے کیا جو حرم نہیں تھا پھر اسے حرم کو ہدیہ کیا تو حرم اسے کھا سکتا ہے انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (حرم کے لئے) شکار کے سوا دوسرے جانور اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ عدل، بفتح عین، مثل کے معنی میں بولا جاتا ہے اور عدل دین کو واجب زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو وزن کے معنی میں بولا جاتا ہے، تیاما، تو اما

لِلْمُحْرِمِ أَكَلَهُ وَلَمْ يَدَعِ ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَأَكْسَىٰ بِالْبَدِيعِ بَاسًا وَهُوَ غَيْرُ الْقَيْدِ  
تَحْوِ الْأَيْدِ وَالْعَتَمِ وَالْبَقَرِ وَالْإِبَاجِ  
وَالْقَيْدِ يُقَالُ عَدَلُ يَمْتَلُ قِيَا ذَاكُمِ سَوْتٌ  
عِدْلٌ فَهُوَ دِينَةٌ ذَلِكَ قِيَا مَا قِيَا مَا  
يَعْدُونَ يَفْعِلُونَ عَدْلًا ۝

کے معنی میں ہے، تیم، بعدوں کے معنی میں مثل بنانے کے لئے۔

۱۶۹۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے

حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد صالح حدیبیہ کے موقع پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن خود انہوں نے ابھی انہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ مقام غیقہ میں دشمن ان کی تاک میں ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو قتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا، میرے والد (ابو قتادہ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر مبنے لگے (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گور خر سامنے تھا، میں اس پر چھپا اور نیزے سے اسے قتل کر دیا، میں نے

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

هَيْشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَةَ الْحُدَيْبِيَّةَ فَأَخْرَمَ أَصْحَابَهُ  
وَلَمْ يُحْرِمُوا وَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ عَدُوٌّ يَغْزُوهُ بَغِيْقَةٌ فَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّنَّا أَبِي مَعَ أَصْحَابِهِ تَفَضَّلَ  
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَطَرَّكَ قَادًا أَنَا يَحْمَارٌ  
وَحُشِي فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتْنَاهُ وَاسْتَفْتَيْتُ  
بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَاكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا  
أَنْ نَقْتَطِعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہے کہ وجوب جزاء میں قصد و نسیان کو کوئی دخل نہیں، کیونکہ جزاء فعل کی وجہ سے نہیں محل کی خصوصیت کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اس لئے قصد یا نسیان سے اس میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ آیت میں جان کر معنی قصداً مارنے کی جو قید ہے وہ صرف اس کی قباحت و شاعت کے بیان کرنے کے لئے لگا ئی گئی ہے آیت میں جزاء کا جو حکم ہوا ہے اس میں احناف کا باہم ایک مشہور اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تو یہ کہتے ہیں کہ آیت میں حکم اصلاقیہ کے ادا کرنے کا ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اصحاب یہ کہتے ہیں کہ آیت میں اصلا حکم اس شکار جیسے ہی کسی جانور کی جزاء کا ہے، البتہ اگر یہ نہ مل سکے تو اس وقت مثل معنوی یعنی قیمت سے جزاء دی جائے گی، اختلاف اگرچہ مشہور ہے لیکن معمولی ہے اور اسی آیت سے دونوں استدلال کرتے ہیں۔

۲۔ حج اور اس کی جزاء کے سلسلے میں قرآنی آیات کے چند الفاظ کی مصنف رحمۃ اللہ علیہ تشریح کر رہے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عادت ہے کہ جب کسی مسئلہ میں قرآن کی آیات بھی ہوتی ہیں تو اس کے قریب اور مشکل الفاظ کی تشریح اس مسئلہ سے متعلق باب میں کر دیتے ہیں۔



اپنے ساتھیوں کی مدد چاہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا، اب جیسا یہ دُر ہو کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درِ زرہ جا بیٹے۔ چنانچہ میں نے اسے اسخفؤ کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ کبھی اپنے گھوڑے کو نیزہ کر دیتا اور کبھی آہستہ آخرات گئے بغیر مار کے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جب میں آپ سے جدا ہوا تو آپ مقام نعیم میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ مقام سقیّا میں پہنچ کر آرام کریں گے۔ اُن حضوٰر کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب درِ زرہ جا بیٹے اس لئے آپ ان کا انتظار کریں، پھر میں نے کہا، یا رسول اللہ! اس ہے آپ نے لوگوں سے کھانے لئے فرمایا، حالانکہ سب محرم تھے۔

**باب ۱۴۶۔** اِذَا رَأَى الْمُخْرِمُونَ صَيْدًا

فَضَحِكُوا فَقَطِيتِ الْحَدَّ :

١٤٩٤- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ الْبَارِكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا هَدَّادَةَ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ  
فَاخْرَجَنَا قَامِلُنَا بَعْدَ رَيْعِقَةٍ فَتَوَجَّهْنَا نَعُوهُمْ  
فَبَصَّوْا أَصْحَابِي بِحِجَابٍ وَخَشٍ فَبَعَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا  
إِلَى بَعْضٍ فَظَنَرْتُ قَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْقِرْنَ  
فَقَطَعْتُهُ فَأَثْبَتُهُ فَأَسْتَعْنَهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي  
فَاكْلَنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِجْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا أَنْ نُفْتَطَحَ أَرْقَعُ فَرَسِي  
شَاؤَ أَوْ آيِسُوا عَلَيْهِ شَاؤَا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي  
غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَوَلَّيْتُ رَسُولَ

۶۹۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا تھا (لیکن ان کا بیان تھا کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا ہمیں غیظ میں دشمنوں کے موجود ہونے کی اطلاع ملی اس لئے ہم ان کی تلاش میں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق) نکلے۔ پھر میرے ساتھیوں نے گور خر دیکھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے جو نظر اٹھائی تو اسے دیکھ لیا، گھوڑے پر (سوار ہو کر) میں اس پر چھپا اور اس کے بعد اسے زخمی کر کے قتل کر دیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے کچھ ادا دیا جو لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ہم نے اسے کھایا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (پہلے) ہمیں ڈر ہوا۔ اسلاف کا یہ مسلک ہے کہ جس طرح حرم کے لئے شکار کرنا جائز نہیں اسی طرح اس کے لئے شکار کسی نے کیا ہو اور اگر اس کے لئے شکار نہ بھی کیا ہو پھر بھی جائز رکھا نہ کسی قسم کی اعانت کی تو وہ شکار کا گوشت کھا سکتا ہے حدیث میں بھی ابو قتادہؓ کی کوئی مدد نہیں کی لیکن خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ چونکہ حرم نہیں تھے میں نے بھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں نے بھی۔

کہ کہیں ہم آنحضرتؐ سے دور رہنا چاہیں اس لئے میں بھی اپنا گھوڑا تیر کر دیتا اور کبھی آہستہ آخر میری ملاقات ایک بنی غفار کے آدمی سے آدمی رات میں ہوتی، میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں آپؐ سے نہیں میں جدا ہوا تھا اور آپؐ کا ارادہ یہ تھا کہ مقام سقیہ میں آرام کریں گے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپؐ کے اصحاب نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں آپؐ کے اور ان کے درمیان دشمنی حاصل نہ ہو جائے اس لئے آپؐ ان کا انتظار کیجئے، چنانچہ آپؐ نے ایسا ہی کیا میں نے یہ بھی عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا ہے اور ہمارے پاس کچھ بچا ہوا ہے اب بھی موجود ہے اس پر آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ، حالانکہ وہ لوگ حرم تھے بلکہ

۱۱۷۷۔ شکار کرنے میں حرم غیر حرم کی اعانت نہ کرے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تَوَلَّيْتُ عَنْكَ يَمْفِقٌ وَهُوَ قَائِلٌ بِالشُّبْحِ قَدْ جَعَلْتُ يَسْأَلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْنَاهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اِنِّ اصْحَابَكَ اَرْسَلُوا يَفْتَرُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ وَانَّهُمْ قَدْ خَشَوْا اَنْ يَفْتَطِبَهُمُ الْعَدُوُّ ذُوْنَكَ فَاَنْظَرَهُمْ فَعَمَلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا اَصَدُّ نَاصِيَةً وَخَشِي اِنَّ عِنْدَنَا قَاضِيَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اصْحَابِهِمْ كُلُّوْا وَهُم مُّعْرِضُونَ

## باب ۱۱۷۷۔ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْعَدْلَ

فِي قَتْلِ الْقَبِيذِ

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحْتَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحْتَدٍ عَنْ تَافِعِ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى ثَلَاثِ حَرٍّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحْتَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ اَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارٌ وَخَيْشُ يَعْنِي وَفَعَّ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا يُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ اِنَّا مُعْرِضُونَ فَقَتَلْنَاهُ وَلَمْ نَتَّخِذْهُ ثُمَّ آتَيْنَا الْحِمَارَ مِنْ وَّرَاءِ الْكَمَةِ فَعَقَرْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهِ اَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُّوْا وَقَالَ

۱۱۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے ان سے ابو قتادہ کے مولیٰ تافیع نے، انہوں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے تین منزل دور مقام قاصہ میں تھے۔ ۷ اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام قاصہ میں تھے۔ بعض اصحاب تو حرم تھے اور بعض غیر حرم۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں، میں نے بوجھ نظر اٹھائی تو ایک گورخر سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا گورخر لگ گیا اور اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا، لیکن ساتھیوں نے کہا ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ حرم تھے) اس لئے میں نے خود اٹھا لیا اس کے بعد اس گورخر کے پاس ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے مار لیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے ہاتھ پر دیا۔

۱۱۷۸۔ مطلب یہ ہے کہ شکار سامنے ہو اور حرم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ہر ایک شخص جو حرم نہیں ہے ان کا مطلب سمجھ جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ کسی اعانت یا اشارہ کے ضمن میں نہیں آتا۔

بعضوں نے تو یہ کہا کہ ہمیں بھی کھالینا چاہیئے لیکن بعضوں نے کہا کہ نہ کھانا چاہیئے، پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، آپ ہم سے آگے تھے، میں نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے بتایا کہ کھالو، یہ یہ حلال ہے ہم سے عمر بن دینار نے کہا کہ صانع بن کیسان کی خدمت میں حاضر ہو کر اس حدیث اور اس کے علاوہ کے متعلق پوچھ سکتے ہو، وہ ہمارے پاس یہاں آئے تھے۔

بَعْضُهُمْ تَاكُلُوْا فَاَقْبَبْتُ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَمَّا مَنَا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ يَكُوْلُوْهُ حَلَالٌ قَال لَنَا عَنْهُمْ وَارْذُ هَبْؤَا اِلَى صَارِيْحٍ تَسْأَلُوْهُ عَنْ هَذَا اَوْ غَيْرِهِ وَقَدِيْمَةٌ عَلَيْنَا هَلْهَنَّا

**باب ۱۱۴۸۔ لَا يَشِيْرُ الْمُحْرِمُ اِلَى الْقَيْدِ**  
لَمْ يَصْطَفَا ذَا الْحَلَالِ

۱۱۴۸۔ غیر محرم کے شکار کرنے کے لئے، محرم شکار کی طرف اشارہ نہ کرے؛

۱۶۹۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو الوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن سوید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عمرہ کا) ارادہ کر کے نکلے، صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی آپ کے ساتھ تھے آل حضور نے صحابہ کی ایک جماعت کو جن میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھی یہ ہدایت دے کر بھیجا کہ دریا کے کنارے ہو کر جاؤ اور دشمن کا پتہ لگاؤ، پھر ہم سے آلو، چنانچہ یہ جماعت دریا کے کنارے سے ہو کر چلی واپسی میں سب نے احرام باندھ لیا تھا لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا یہ فائدہ چل رہا تھا کہ چند گور خر، دکھائی دیئے، ابو قتادہ ان پر چھپٹ پڑے اور ایک مادہ کو شکار کر لیا پھر ایک جگہ ٹھہر کر اس کا گوشت کھایا اب یہ خیال آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ چنانچہ جو گوشت باقی بچا وہ ہم ساتھ لائے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، تو عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب لوگ تو محرم تھے، لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا، پھر ہم نے کچھ گور خر دیکھے اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کا شکار کر لیا، اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھایا، پھر خیال آیا کہ ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لئے جو کچھ باقی بچا وہ ہم ساتھ لائے ہیں، آپ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے شکار کرنے کے لئے کہا تھا؟ یا کسی نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا کہ نہیں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر باقی ماندہ گوشت بھی کھالو۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَاثَةَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ هُوَ ابْنُ مُوْهَبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا هَا اَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَوَفَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيْهِمْ اَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاجِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى نَلْتَقِيْ قَاتِخًا وَاسَاجِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا اَصْرَوْا اَخْرَجُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمِ قَبِيْلَتَاهُمَا يَسِيْرُوْنَ اِذَا رَا وَاَحْمُرُ وَخَيْسٌ فَحَمَلَ اَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْعُمُرِ فَعَقَّرَ مِنْهَا اَنَا نَا فَزَلُّوْا قَاتِخًا مِنْ لَحِيْمَتِهَا اَنَا كُلُّ قَاتِخًا اَنَا كُلُّ لَحْمٍ صَيِّدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمٍ اِلَّا تَانِ فَلَمَّا اَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَخْبَرْنَا وَقَدْ كَانَ اَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمِ نَرَا اِنَّا حُمُرٌ وَخَيْسٌ فَحَمَلَ عَلَيْهِمَا اَبُو قَتَادَةَ فَعَقَّرَ مِنْهَا اَنَا نَا فَزَلُّوْا قَاتِخًا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا اَنَا كُلُّ اَخْمَصٍ صَيِّدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَال مِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَا اَنْ يَخِيْلَ عَلَيْهِمَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهِمَا قَالُوْا لَا قَال فَكَلُّوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

**باب ۱۱۴۹۔ اِذَا هَدَى اِلَى الْمُحْرِمِ**

۱۱۴۹۔ اگر کسی نے محرم کے لئے زندہ گور خر بھیجا ہو تو

حِمَارًا وَخَشِيَائًا لَمْ يَتَقَبَّلْ:

۷۰۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ مَبَّاشٍ عَنِ الصَّعْبِيِّ بْنِ جَمَّاسَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ  
 أَهْدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا  
 وَحَيْشِيًا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ يَوْذَانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمَا  
 فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ لَعَلَّكَ  
 إِلَّا آتَا حُرْمًا ؛

**باب ۱۵۔ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ:**

٤٠١. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَا لِكَ عَنْ تَارِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَسْئٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي تَشْلِيهِمْ جُنَاحٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

٤٠٢ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدَاةٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَدَّثَنِي إِحْدَايَا نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ

۴۰۳. اِحْدَثْنَا. اَصْبَحُ قَالَ اخْبِرْنِي عَنْهُ اللَّهُ

بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَالِمٍ قَالَ قَالَ بَعْدُ اللَّهُ ابْنُ مَعَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَتْ حِفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَسَنٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَخَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ

اسے عنوان کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انے یہ بات دوسرے قرائن کی روشنی میں کہی ہے ورنہ خود اس کے مسک کے موافق ہیں۔

قبول نہ کرنا چاہیے :

۷۰۔ ا۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مانگ نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن غنم بن مسعود نے انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعب بن جثامہ لثمی رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ ابواریا و ان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورنر کا بیہ دیا تو اس حضور نے اسے واپس کر دیا تھا پھر جب آپ نے ان کے چہرے کا رنگ دیکھا کہ واپس کرنے کی وجہ سے وہ طوئی ہو گئے ہیں) تو آپ نے فرمایا کہ واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔

۱۵۰۔ کون سے جانور محرم مار سکتے ہیں؟

۱۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مانگ نے انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں، جنہیں مارتے میں محرم کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ ح اور عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۷۰۲۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان

۱۷۰۳۔ ہم سے اصبح نے حدیث بیان کی کہا کہ محمد سے عبداللہ بن وہب

نے حدیث بیان کی، ان سے بولنے نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے  
 سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے حفصہ رضی  
 اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور  
 ایسے ہیں جنہیں مارنے میں کوئی حرج نہیں، کتا، چیل، ہویا، بچھو، اور کاکڑ

أَفْعَرَابُ وَالْجِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ۝

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُمُسُ مِنَ الدَّوَابِّ كُفْتُهُنَّ فَاسِيٌّ يَفْتَتِهْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَرَابُ وَالْجِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ۝

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِثْرٍ إِذْ تَنَزَّلَ عَلَيْهِ الْمُرْسَلَاتُ وَارْتَدَّ لَيْسُوهُنَّ وَارِثِي لَا تَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ وَارِثٌ فَأَلَا لَرَطْبٍ بِهَا إِذْ وَجِئَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثُوا قَابِئَةً رَنَمًا قَدْ هَبَّتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِئَتْ لَكُمْ كَمَا وَجِئَتْكُمْ شَرَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ أَمَا أَرَوْنَا بِهَذَا أَنَّ مَنِيَّ مِنَ الْحَرَمِ وَإِنَّهُمْ لَمْ يَسْكُذُوا بِقُلُوبِ الْحَيَّةِ بَاسًا ۝

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزْنِ فَنُوَيْسِيٌّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمْرًا بِقُسْلِهِ ۝

کھانے والا کتا۔

۴۰۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ طرح کے جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موزی ہیں اور انہیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کالٹے والا کتا۔

۴۰۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے اسود کے واسطے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے غار میں تھا کہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی شروع ہوئی، پھر آپ اس کی تلاوت کرنے لگے اور میں آپ کی زبان سے اسے سیکھنے لگا، ابھی آپ نے تلاوت ختم بھی نہیں کی تھی کہ ہم پر ایک سانپ گرا، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مارو، چنانچہ ہم اس کی طرف بڑے لیکن وہ بھاگ گیا اس پر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ ہو گئے وہ بھی تمہارے شر سے محفوظ چلا گیا، ابو عبد اللہ مصنف اسے کہا کہ اس حدیث سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ منیٰ حرم میں داخل ہے اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں سانپ مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا

۴۰۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے بن زبیر نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھسکی کو موزی کہا تھا لیکن میں نے آپ سے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا بھی حکم دیا تھا یا نہیں

سے پہلے آچکا ہے کہ حرم کے لئے شکار وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے، لیکن بعض موزی جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، جیسا کہ ان احادیث سے ان کی تفصیل معلوم ہوتی ہے اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام وہ حیوانات جن کا گوشت کھانا شریعت میں منع ہے، حرم انہیں مار سکتا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تمام موزی جانوروں کو مارنا جائز ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے

۱۱۵۱۔ حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حرم کے کاٹنے نہ کاٹے جائیں؛

باب ۱۱۵۱۔ لَا يُقَصَّدُ شَجَرُ الْحَرَمِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
يُقَصَّدُ شَوْكُهُ؛

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَالْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي  
شُرَيْجٍ نَالِ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ  
وَهُوَ بَيْنَهُمَا إِلَى مَكَّةَ اخْذَنْ لِي آيَتَهَا الْأَمِينُ  
أَحَدِي ثَلَاثَ قَوْلَاتٍ قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ قَسِيمَتُهُ  
أَوْ قَاتِي وَوَقَالَ قُلَيْبٌ وَابْنُ وَثْقَةَ عَيْنَانِي حِينَ  
تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَسَدَ اللَّهُ دَأْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ  
إِنِّي مَكَّةَ حَرَمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ  
فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِي يَوْمَ مِنْ بَائِلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يُقَصَّدُ بِهَا شَجَرَةٌ  
فَلَنْ أَحَدٌ تَوَحَّصَ يَقْتَالِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ تَكْذُوبًا  
أُذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ لَهَارٍ وَقَدْ هَدَانِي حُرْمَتُهَا  
الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْفَاتِي  
قَيْلٍ لِأَبِي شُرَيْجٍ مَا قَالَ لَكَ عَنْهُ وَقَالَ أَنَا  
أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْجٍ إِنَّ الْعَدَمَ  
لَا يُعِينُ عَصِيًّا وَلَا قَامًا إِذَا كَانَ قَادِرًا يَحْرُبُ  
خُرْبَةً بِلَيْتِهِ؛

۱۷۰۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے ان سے ابو شریج عدوی رضی اللہ عنہ نے کہ جب عمرو بن سعید مکہ لشکر بھیج رہا تھا تو انہوں نے اس سے کہا امیر اگر اجازت دیں تو میں ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمائی تھی اس حدیث مبارک کو میرے ان کاؤں نے سنا تھا اور میرے دل نے پوری طرح اسے محفوظ کر لیا تھا جب آپ تکلم فرما رہے تھے تو میری یہ آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں آپ نے اللہ کی حمد اور اس کی ثناء کی پھر فرمایا کہ مکہ کی حرمت اللہ نے قائم کی ہے لوگوں نے نہیں اس لئے کسی ایسے شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ حلال نہیں کہ یہاں خون بہائے اور کوئی یہاں کا ایک درخت بھی نہ کاٹے، لیکن اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال (فتح مکہ کے موقع پر) اسے اس کی اجازت نکالے تو اس سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں ہے اور مجھے بھی تنگدستی سی دیر کے لئے اجازت ملی تھی، پھر دوبارہ آج اس کی حرمت ایسی ہی ہو گئی جیسے پہلے تھی اور ہاں موجود، غائب کو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیں۔ ابو شریج سے کسی نے پوچھا کہ پھر عمرو بن سعید نے یہ حدیث سن کر آپ کو کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ عمرو نے کہا ابو شریج! میں یہ حدیث تم سے بھی زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے اور پوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ دیتا ہے، آخر میرے مراد خربہ بلیر ہے۔

کہا ہے کہ جن کے مارنے کی خود احادیث ہیں اجازت دی گئی ہے، صرف انہیں جانوروں کو محرم مار سکتے ہیں اب مثلاً بچھو مارنے کی اجازت حدیث میں ہے تو بچھو جیسے تمام مشرت الارض اسی ضمن میں آجائیں گے، بعض حالات میں درندوں کا مارنا بھی جائز ہے بہر حال احادیث میں چند مخصوص جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، کوئی حکم عام اس سلسلے میں نہیں۔ اب آئمہ کا یہ اجتہاد ہے کہ انہوں نے اس باب کی تمام احادیث کو سامنے رکھ کر اس کا اصل مقصد کیا سمجھا ہے۔

۷۔ اس سلسلے کی احادیث بخاری میں بکثرت گزر چکی ہیں، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف اموی خلافت کی لشکر کشی کا یہ واقعہ ہے ابن زبیرؓ

## باب ۱۵۲۔ لَا تَنْقَرُوْا صِنْدَ الْحَرَمِ :

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُغْتَلَى خَلَاؤها وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْقَرُ صِنْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُفْتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْغُبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا إِذْ خَرَّ لِيَصَاتِعَتَا وَقُبُورَنَا فَقَالَ إِلَّا إِذْ خَرَّ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ يَكْرِيمَةَ قَالَ هَلْ تَذِيرِي مَا لَا يُنْقَرُ صِنْدُهَا هُوَ أَنْ يُنْجَحَهُ وَتَنْزِيلُ مَكَاتِهِ :

یہ کیا مراد ہے ؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی جانور سایہ میں بیٹھا ہو (جو تو) اسے سایہ سے بھگا کر خود وہاں قیام نہ کر لینا چاہیے

بہا د مّا :

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى عَنْ ابْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَإِنَّ هَذَا الْبَيْتَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

## باب ۱۵۲۔ حرم کے شکار بھڑکانے نہ جائیں :

۷۰۱۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے یکریمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت عطا فرمائی ہے اس لئے میرے بعد بھی وہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا میرے لئے صرف ایک دن حضور ہی دیر کے لئے حلال ہوا تھا اس لئے اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور نہ وہاں گرمی ہوئی کوئی چیز اٹھائی جائے، البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے دتا کہ اصل ملک تک پہنچ جائے (عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ ! اذخر کی اجازت ہمارے کاریگروں اور ہماری قبروں کے لئے دے دیجئے تو آپ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے خالد نے روایت کی کہ یکریمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، معلوم ہے، شکار کو نہ بھڑکانے

۷۰۳۔ مکہ میں جنگ جائز نہیں۔

ابو شریح رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ وہاں خون نہ بہانا :

۷۰۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاووس نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا فرمائی تھی

مکہ میں قیام رکھتے تھے اور عمرو بن سعید خلافت اموی کا امیر، ان کے خلاف فوج بھیج رہا تھا ابن شریح رضی اللہ عنہ صحابی ہیں انہوں نے اس حکم کی دہر سے کہ جو موجود ہیں وہ غیر موجود کو خدا کا پیغام پہنچا دیں، یہ ضروری سمجھا کہ اگر کو اس خلاف شریعت فعل پر متنبہ کر دیں، عمرو نے حدیث سن کر خوب کہا کہ میں آپ سے زیادہ .... اس سلسلے میں جانتا ہوں، امیر اس کی جسارت تھی، عمرو نے جواب میں جو کچھ کہا وہ اس کا اپنی ذاتی خیال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں تھی،

مکہ یعنی جب مکہ دارالاسلام ہو گیا تو ظاہر ہے کہ وہاں سے ہجرت کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا، اس لئے آپؐ نے اعلان فرمایا کہ ہجرت کا سلسلہ تو ختم ہو گیا لیکن .... جہاد کا ثواب اچھی اور نیک نیت کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔

وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
وَأَنَّهُ لَمْ يَحِلَّ لِقَاتِلِهِ فِيهِ لِأَخِي قَبْلِي وَلَمْ  
يَحِلَّ لِي إِلَّا سَنَةً مِنْ تَمَارٍ تَمُوتُ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ  
اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يُعْتَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْقَرُ  
قِنْذَلُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَطْعِهِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا  
يُحْتَلَى خَلَاهَا قَالَ الْقَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِنْخِرَ  
فَاتَهُ تَقْنِيهِمْ وَلِبْيُوتِهِمْ قَالَ قَالَ إِلَّا لَا ذَخِيرَ

(ایک گھاس) کی اجازت مے دیجیے کیونکہ یہ کاریگروں کو گھروں کے لئے ضروری ہے تو آپ نے فرمایا ذخیرہ کی اجازت ہے۔

**باب ۵۱۔** الْحِجَابَةُ لِلْمُحْرِمِ وَكَوْنِ

ابْنِ عُمَرَ ابْنَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى

مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طَبِيبٌ :

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً  
يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ  
اخْتَجَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا :

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُلْفَةَ ابْنِ أَبِي عُلْفَةَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ أَبِي بَحْلَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَجَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ يَدْخِي جَمَلٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ :

**باب ۵۲۔** تَذْوِجُ الْمُحْرِمِ :

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْثَنِ وَتَمِيمُ الْقُدُّوسِيُّ  
ابْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ

جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے اس لئے یہ اللہ کی دمی ہوئی  
حرمت کی وجہ سے حرام ہے یہاں کسی کے لئے بھی مجھ سے پہلے جنگ جائز نہیں  
نقی اور مجھے بھی ایک دن تقویٰ دیر کے لئے اجازت ملی تھی اس لئے یہ شہر  
اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے نہ اس  
کا کاٹنا کاٹا جائے نہ اس کے شکار بھڑکاٹے جائیں اور اس شخص کے سوا جو  
اعلان کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری پر تہی ہیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں  
کی گھاس اکھاڑی جائے عباس رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ! ذخیرہ

۱۱۵۴۔ محرم کا پھینکا گلوٹا، محرم ہونے کے باوجود ابن

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ٹرکے کے داغ لگایا تھا ایسی دوا

جس میں خوشبو نہ ہو اسے محرم استعمال کر سکتا ہے :

۱۷۰۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا اچھلی بات جو میں نے عطاء سے یہ سنی  
نقی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ  
فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم تھے اس وقت  
آپ نے پھینکا گلوٹا تھا، پھر میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ مجھ سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کے واسطے سے طائوس نے حدیث بیان کی تھی اس سے میں  
یہ سمجھا کہ شاید انہوں نے ان دونوں حضرات سے حدیث سنی ہوگی :

۱۷۱۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال  
نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ بن ابی علقمہ نے ان سے عبد الرحمن بن اعرج  
نے اور ان سے ابن بجینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جبکہ آپ محرم تھے اپنے سر کے بچ میں، مقام سحی جمل میں پھینکا گلوٹا تھا۔

۱۱۵۵۔ محرم کا نکاح کرنا :

۱۷۱۱۔ ہم سے ابو المغیرہ عبد القدوس بن حجاج نے حدیث بیان کی ان  
سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہہ جا رہے تھے، ان کے صاحبزادے واقد بن عبد اللہ ساتھ تھے راستے میں بیمار ہو گئے اور عرب میں اس کا علاج تھا داغ  
لگانا اس لئے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ علاج کرایا، پھینکا گلوٹے کے باسے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس کے لئے بال کاٹنے پڑھیں تب تو  
صدقہ دینا پڑتا ہے اور اگر بال کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو صرف پھینکا گلوٹے میں کوئی شے نہیں :



بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپؐ حرم تھے۔

آبِ رَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ مُحْرَمَةٌ؛

۱۱۵۶۔ محرم مرد اور عورت کے لئے کس طرح کی خوشبو کے استعمال کی ممانعت ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محرم عورت درس یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے؛

بَابُ ۱۱۵۶۔ مَا يُهْنِي مِنَ الطَّيِّبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ تَوْبًا يُوْزِنُ أَذْرَعَيْنِ؛

۱۱۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ! حالت احرام میں ہمیں کس طرح کے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپؐ حضورؐ نے فرمایا کہ نہ ٹیسی پہنو، نہ پا جالے، نہ دالے نہ برفس، اگر کسی کے پاس چیل نہ ہوں تو دھڑے کے، موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے اسی طرح کوئی ایسا لباس نہ پہنو جس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں عورتیں نقاب نہ ڈالیں، اور دستارے بھی نہ پہنو، اس اس روایت کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم بن عقیقہ، یوریرہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستاروں کے ذکر کے سلسلے میں کی ہے بعید اللہ نے "ولا درس" بیان کیا، وہ بیان کرتے تھے کہ احرام کی حالت میں عورت نہ نقاب ڈالے اور نہ دستارے استعمال کرے، مالک نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ احرام کی حالت میں عورت نقاب نہ ڈالے اس کی متابعت لیث بن ابی سلیم نے کی ہے

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْيَاسِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ دَجْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ تَلْبَسَ مِنَ الْيَتَابِ فِي الْأَحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقَوِيصَ وَلَا السَّرَادِيْلَاتِ وَلَا الْعَتَايِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ كَيْسَتْ كُفْلَانِ تَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلِيَقْطَعَ اسْقَلٌ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ السَّرَاةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَازِينَ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَرْهَبٍ ابْنُ عُقْبَةَ وَجُوزَيْرَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النَّقَابِ وَالْقَفَازِينَ وَقَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ وَلَا وَرْسٌ وَلَا كَنْ يَقُولُ لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَازِينَ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ؛

۱۱۶۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح کیا جاسکتا ہے یا نہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح میں کوئی حرج نہیں، منصور صرف عورت کے پاس جانا ہے، بخاری کی یہ حدیث صاف ہے کہ آپؐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے باوجود میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا، لیکن بعض احادیث سے اس کے خلاف مفہوم ہوتا ہے اور وہ دوسرے ائمہ کی دلیل ہے۔ احرام بالذم سے پہلے احناف کے یہاں بھی خوشبو کا استعمال جائز ہے اور جو خوشبو احرام سے پہلے استعمال کی گئی تھی، اگر اس کی خوشبو یا سبب وغیرہ احرام کے بعد بھی باقی رہ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح احرام کے بعد دوا کے طور پر خوشبو استعمال کی جاسکتی ہے۔

کی ان سے منصوص ہے ان سے حکم نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک محرم شخص کے اونٹ نے دھجہ الوداع کے موقع پر اس کی گردن دگرا کر اٹھادی اور اسے جان سے مار دیا۔ اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں غسل اور کفن دیدو، لیکن اس کا سر نہ دھوؤ اور نہ خوشبو لگاؤ، کیونکہ قیامت میں یہ لبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے۔

۱۱۵۷۔ محرم کا غسل کرنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ محرم و غسل کے لئے، حمام میں جاسکتا ہے، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کھانے میں کوئی خرچ نہیں سمجھتے تھے۔

۱۱۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے انہیں ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین نے انہیں ان کے والد نے کہ عبد اللہ بن عباس اور سوربن خمر رضی اللہ عنہم کا مقام ابواہ میں (ایک مسئلہ پر) اختلاف ہوا، عبد اللہ بن عباس کو یہ کہتے تھے کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن مسور کا کہنا ہے کہ محرم کو سر نہ دھونا چاہیئے پھر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے ابوالواب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں (مسئلہ پوچھنے کے لئے) بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کنویں کے کنارے غسل کر رہے تھے ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کر رکھا تھا میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں آپ کی خدمت میں مجھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے، یہ درہانت کرنے کے لئے کہ الام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کس طرح دھوتے تھے انہوں نے کپڑے (پہر جس پر پردہ تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچا کیا، اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا، جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ اٹھائے مجھے اللہ

پھر بھی لائے، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے (احرام کی حالت میں)

۱۱۵۸۔ جب محرم کو چہل نہ ملیں تو دھڑے کے اٹھنے

پہن سکتا ہے۔

عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَعْتُ بِرُحْلِ مُخْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تَغْفُلُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوا حِلْبًا فَإِنَّهُ يُنْقَضُ يَوْمَئِذٍ

**باب ۱۱۵۷۔** الإغتسال للمحرم وقال

ابن عباس رضي الله عنهما يتنحَّل المحرم الحتاة ولم يدر ابن عمر وعائشة بالعتك باسا.

۱۱۶۱۔ احَدًا ثَنَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اُخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُخْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ مُسَوَّرٌ لَا يَغْسِلُ الْمُخْرِمُ رَأْسَهُ قَالُوا سَلْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ كَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ ابْنُ الْقُرَيْنِيِّ وَهُوَ يُشْتَرِي يَتَرَبَّ تَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَصَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُخْرِمٌ قَوْصَمَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الشَّوْبِ فَطَاخَاكَ عَلَى يَدِ ابْنِ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِإِثْنَيْنِ يَعْصِبُ عَلَيْهِ أَصْبُفَ لَقَبْتُ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ هَوَّكَ رَأْسَهُ يَتَدَايِيهِ قَاتِلٌ يَوْمَئِذٍ وَآذَنٌ وَقَالَ لَهَكَتِ أَرَأَيْتُمْ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ؟

**باب ۱۱۵۸۔** ليس الغفيل للمحرم

وَأَلَمْ يَجِدِ الْغُلْبِي

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَعْرِفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّغْلَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ إِذَا رَأَى فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيلَ لِلْمُحْرِمِ ۖ

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا الشَّرَاطِيذَ وَلَا الْبُرُنْسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ رَعَقَانِ وَلَا وَرْسِي فَإِنْ لَمْ يَجِدِ ثَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّغْلَيْنِ وَلْيَقْطَعْ مَا حَتَّى يَكُونَ اسْتَقْلَ مِنَ الْكَنْبَيْنِ

**باب ۱۱۵۹۔** إِذَا لَمْ يَجِدِ إِلَّا زَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيلَ

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ إِلَّا زَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّغْلَيْنِ ۖ

**باب ۱۷۱۸۔** لُبْسُ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ إِذَا خَشِيَ الْقَدُورَ لَبَسَ السِّلَاحَ وَأَفْتَدَى وَلَمْ يَتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ ۖ

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي اسْمَاقٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي

۱۷۱۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے بن دینار نے خبر دی، انہوں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا تھا کہ جس کے پاس چلنہ ہوں وہ موزے (چمڑے کے) ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر پہن سکتا ہے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پا جامہ پہن سکتا ہے (یہ حکم، محرم کے لئے تھا۔

۱۷۱۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے براہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابی شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سالمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، محرم کس طرح کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قمیص، عمامہ، پا جامہ، اور برنس (ایک خاص قسم کی ٹوپی) نہ پہنے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو، اور اگر چل نہ ہوں تو چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے البتہ انہیں اسی طرح کاٹ لینا چاہیے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

۱۱۵۹۔ تہبند نہ ہو تو پا جامہ پہن سکتا ہے۔

۱۷۱۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں خطبہ دیا، اس میں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پا جامہ پہن سکتا ہے اور اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو وہ چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے۔

۱۷۱۸۔ محرم کا ہتھیار بند ہونا، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر دشمن کا خوف ہو اور کوئی ہتھیار ہاندے تو اسے فدیہ دینا چاہیے، فدیہ کے متعلق کوئی حدیث متابع نہیں ہے۔

۱۷۱۸۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذی تعدہ میں عمرہ کے ارادہ سے نکلے تو مکہ والوں سے

الْقَعْدَةَ قَابِیَ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ  
مَكَّةَ حَتَّى تَقْضَاهُمْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا

إِلَّا فِي الْغَرَابِ :

**باب ۱۱۶۔ دُخُولِ الْحَدَمَةِ مَكَّةَ**  
بِقَبْلِ احْتِرَامٍ وَدَخَلُ ابْنِ عُمَرَ حَلَاةً  
وَأَمَّا أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِإِهْلَالِ يَتْنِ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ  
وَلَمْ يَذْكُرْ يَلْبَاسَيْنِ وَغَيْرِهِمْ :

۱۹۷۔ **أَحَدُثْنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَحِيدٌ**  
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْحِلْفَةِ وَلِأَهْلِ تَجْدِ  
قُرُونِ التَّنَازُلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَكْسِمُهُمْ لَهْمُ  
وَلِكُلِّ آتٍ آتٍ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ أَرَادَ  
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَسَمَ كَذَلِكَ دُونَ ذَلِكَ قَسَمَ  
حِينَئِذٍ أَلَسَّا حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ :

۱۹۸۔ **أَحَدُثْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ**  
أَخْبَرَنَا مَا يَكُنِي عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ

آپ کو مکہ میں داخل ہونے نہیں دیا، پھر ان سے صلح اس شرط پر ہوئی  
کہ آئندہ سال اتوار نیام میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں۔

۱۱۶۔ حرم اور مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا ابن عمر  
رضی اللہ عنہ احرام کے بغیر داخل ہونے سے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے احرام کا ان لوگوں کو حکم دیا تھا جو حج اور عمرہ  
کا ارادہ کریں، اس کے لئے مگرڑی بیچنے والوں وغیرہ کا کوئی  
ذکر نہیں کیا ہے

۱۹۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان  
کی ان سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحجہ  
کو میقات بنایا تھا نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے  
یلملم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں اور دوسرے ان تمام لوگوں کے  
لئے تھے جو ان شہروں سے ہو کر مکہ آئیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ بھی رکھتے  
ہوں۔ لیکن جو لوگ ان حدود کے اندر ہوں تو ان کی میقات وہ ہوگی،  
جہاں سے وہ اپنا سفر شروع کریں گے، مکہ والوں کی میقات مکہ ہوگی،

۱۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک  
نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
نے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل  
ہوئے تو آپ کے سر پر توڑ تھا جس وقت آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلیں انہیں احرام  
باندھ کر مکہ میں داخل ہونا چاہیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر وہی حدیث ہے کہ اس میں صرف حج اور عمرہ کا نام لیا گیا ہے بہت سے  
لوگ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے حرم میں جا سکتے ہیں ان کا حدیث میں کوئی ذکر بھی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام، مکہ میں داخل ہونے کے لئے  
صرف انہیں لوگوں کے لئے ضروری ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور حدیث میں صرف انہیں لوگوں کو احرام کا حکم ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ  
کا بھی یہی مسلک ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو حدود حرم میں داخل ہو، خواہ حج اور عمرہ کے  
ارادہ سے یا کسی بھی دوسری ضرورت سے گویا احرام، حرم کی حرمت کی وجہ سے واجب ہوا ہے اس میں حج یا عمرہ کی خصوصیت نہیں ہے ابن عباس  
کی حدیث میں حج اور عمرہ کا خاص طور سے اس لئے ذکر ہے کہ جب آپ نے وہ کلمات فرمائے تھے تو آپ حج ہی کے ارادہ سے جابے تھے اس لئے خاص  
طور سے انہیں کا ذکر بھی کیا۔ حدیث میں ہے کہ ”حرم نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے میرے لئے بھی ایک دن فتویٰ  
دیر کے لئے حلال ہوا تھا“ غنیفہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قتال کی حلت نہیں، بلکہ احرام کے بغیر داخل ہونے کی اجازت سے آپ کی مراد ہے۔

نے اگر اطلاع دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے اگر چھٹ گیا ہے آپ نے فرمایا پھر بھی اسے قتل کر دو۔

۱۱۶۲۔ اگر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی قیدی پھنسے ہوئے

احرام باندھے، عطار نے بیان کیا کہ ناواقفیت میں یا جوں کر اگر کوئی شخص خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ نہیں ہے

۱۱۶۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث

بیان کی ان سے عطار نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے صفوان بن یعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا جو جید پہنے ہوئے تھا اور اس پر نہ وہی یا اس طرح کی کسی چیز کا اثر تھا اس نے سوال کیا پھر

آپ پر وحی نازل ہوئی، عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے کہا کرتے تھے، کیا تم جانتے ہو کہ جب اس حضور پر وحی نازل ہونے لگے تو تم آنحضور کو دیکھ سکو؟ اس وقت

آپ پر وحی نازل ہوئی اور پھر سلسلہ ختم ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا کہ جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو اسی طرح عمرہ بھی کرو، ایک شخص نے دوسرے شخص کے

ہاتھ میں دانت سے کاٹا تھا دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دلوایا،

۱۱۶۳۔ محرم میدان عرفہ میں مر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے حج کے بقیہ مناسک اس کی طرف سے ادا کرنے کے لئے نہیں فرمایا تھا۔

الْيَقْفَرُ قَلَمًا تَنْوَعُهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ  
خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ؛

**باب ۱۱۶۲۔** إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ

قَيْمٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا أَتَيْتَ أَوْلِيَاكَ

جَاهِلًا أَوْ تَابِيًّا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْكَ؛

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ

أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ قَدِيمَةٌ أَقْدَمُ مَمْرُورَةٍ

أَوْ تَخْوَلًا كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي تَحِيَّتِهِ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ

الرُّوحُ أَنْ تَوَأَّ وَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سَوَّى عَنْهُ فَقَالَ

إِصْنَعْ فِي عَمْرِيكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ وَعَصَى

وَجُلٌّ يَدْرَجُلٍ يَغْنِي نَائِزَةً مُنَيَّبَةً فَأَبْطَلَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

ہاتھ میں دانت سے کاٹا تھا دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دلوایا،

**باب ۱۱۶۳۔** الْمَحْرِمُ يَمُوتُ بِعُرْقَةٍ

وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بِقِيَّةِ الْحَجِّ؛

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خُوَيْبٍ حَدَّثَنَا

هَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

بَيْنَا رَجُلٌ وَأَقِيفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِعُرْقَةٍ إِذْ دَقَّ عَنْ وَاحِدَتِهِ فَوَقَّصَهُ أَذْوَاقًا

فَأَقْعَصَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ وَسِدِّدٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ

أَوْ قَالَ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحْتَبِلُوهُ وَلَا تُخَيِّرُوا دَافِنَهُ

۱۱۶۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید

نے بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میدان عرفہ میں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ مقیم تھا کہ اپنی سواری پر سے گر پڑا اور جاؤرنے اس کی

گردن ٹوڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہو گئی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا پانی اور پیر کے پتوں سے اسے غسل دو، اور دو کپڑوں کا کفن دو،

لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ منوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت

میں اسے تسلیم کرتے ہوئے اٹھائے گا۔

سے یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ میرے لئے حرم ایک دن عقور ہی دیر کے لئے حلال کر دیا گیا تھا اسی وجہ سے آپ سر پر ہر خود پہنے ہوئے تھے، اور نہ محرم اسے نہیں پہن سکتا، ابن خطل اسلام کا ازلی دشمن تھا اور ان چند دشمنان اسلام میں سے جنہیں اس وقت بھی معاف نہیں کیا گیا جب اسلام کے خلاف ہر جنگ آزمائشی کی معافی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔

قَاتِ اللَّهُ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُكَلِّبِي ۝  
**۱۷۳۳۔** حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
 حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا دَجُلٌ وَاقِفٌ  
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفُوقُهُ إِذْ قَعَّ  
 عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَّصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ  
 وَسِدْرٍ وَكَفُّوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ وَلَا  
 تُخَمِّرُوهُ رَأْسَهُ وَلَا تَنْظُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُبْقِصُهُ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكَلِّبًا ۝

**باب ۱۷۳۴۔** سُنة المَحْرَمِ إِذَا مَاتَ ۝

**۱۷۳۴۔** حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 حَدَّثَنَا هُثَيْلٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ  
 بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
 رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَّصَتْهُ  
 نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفُّوهُ  
 فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطَيِّبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ  
 فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكَلِّبًا ۝

**باب ۱۷۳۵۔** الْحَجَّ وَالْتِدَادَ عَنِ

النَّبِيِّ وَالرَّجُلُ يَعْبُجُ عَنِ الْمَرْأَةِ ۝

**۱۷۳۵۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُلَيْمَانَ  
 حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ  
 بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ  
 أَنْ تَعْبُجَ نَلَمَ تَعْبَجَ حَتَّى مَاتَتْ أَفَعْبُجُ عَنْهَا  
 قَالَ نَعَمْ هَجَى عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى امْرَأَتِكَ

**۱۷۳۳۔** ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے  
 حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا، اور جانور  
 نے اس کی گردن توڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہو گئی) تو آنحضرت  
 نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری سے غسل دے کر کپڑوں میں کفنا دو لیکن  
 خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ خطوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں  
 اسے تلبیس کہتے ہوئے اٹھائیں گے ۝

**۱۷۳۴۔** اگر محرم کا انتقال ہو جائے تو اس کا کفن و دفن  
 کس طرح کیا جائے؟

**۱۷۳۴۔** ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم  
 نے حدیث بیان کی انہیں ابو بشر نے خبر دی انہیں سعید بن جبیر نے اور  
 انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ (میدان عرفہ میں) تھا کہ اس کے اونٹ نے گرا کر اس کی گردن  
 توڑ دی، وہ شخص محرم تھا اور مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بدین  
 دی کہ اسے پانی اور بیری کا غسل اور دو کپڑوں کا کفن دیا جائے، البتہ  
 خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر نہ چھپایا جائے، کیونکہ قیامت کے دن  
 وہ تلبیس کہتا ہوا اٹھے گا۔ (نوٹ پہلے گزر چکا ہے)

**۱۷۳۵۔** میت کی طرف سے حج اور تداراد کرنا، مرد کسی  
 عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے۔

**۱۷۳۵۔** ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کی ان سے ابو عوانہ نے  
 حدیث بیان کی ان سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون، نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے بتایا کہ میری والدہ  
 نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا تو کیا  
 میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ حضور نے فرمایا کہ ہاں، ان کی  
 طرف سے تم حج کرو، کیا اگر تہمدی ماں پر قرض ہونا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟

اللہ کا قرضہ تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے نہیں  
 اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا چاہیے!

۱۱۶۶۔ اس کی طرف سے حج، جس میں سواری پر بیٹھے کی سکت نہ ہو۔

۱۷۶۶۔ ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے ابن عباس نے اور ان سے فضل رضی اللہ عنہم نے کہ ایک خاتون۔ ج ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کا جو فریضہ اس کے بندوں پر پہلے میرے بوڑھے باپ نے بھی پایا ہے لیکن ان میں اتنی سکت بھی نہیں کہ سواری پر بیٹھ بھی سکیں تو کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کروں تو ان کا حج ہو جائے گا؟ ان حضوٰر نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۷۔ عورت کا جج، مرد کے بدلہ میں،

۷۲۷۔ اہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے یسلمان بن یسار نے ان سے عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضلؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوار کا پہرہ ہمچے بیٹے ہوئے تھے اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک

۱۔ عبادات تین طرح کی ہوتی ہیں، یا ان کا تعلق انسان کے صرف جسم و جان سے ہوتا ہے، جیسے نماز، روزہ یا انسان کے بدن اور جسم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ صرف رویہ، مال و دولت خرچ کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، اس کی مثال ہے زکوٰۃ تیسری قسم عبادت کی وہ ہے جس میں جسم اور جان کے ساتھ مال و دولت بھی لگانی پڑتی ہے اور اسی کی مثال ہے حج، پہلی قسم جس میں نماز اور روزہ کتے ہیں وہی شخص اسے ادا کر سکتا ہے جس پر یہ فرض یا واجب وغیرہ ہوئے تھے اس میں نیابت اور وکالت کا کوئی سوال ہی نہیں اس لئے ان کا مقصد اتعاب نفس ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب خود وہ شخص ان کی ادائیگی کرے جس پر یہ فرض یا واجب تھے، دوسری قسم یعنی زکوٰۃ میں نیابت وکالت بہر صورت چل سکتی ہے کیونکہ اس کا مقصد ایک حق کو مستحق تک پہنچانا ہوتا ہے اور وہ حق مستحق تک نیابت وکالت کے ذریعہ بھی پہنچ سکتا ہے تیسری قسم یعنی حج میں نیابت عذر کے وقت چل سکتی ہے، کیونکہ یہ عبادت مالی ہونے کے ساتھ فی الجملہ بدنی بھی ہے اور اس لئے عذر کے وقت شریعت نے اس میں نیابت کی اجازت دی ہے مصنف نے اس حدیث کے عنوان میں لکھا ہے کہ مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے حدیث میں اگرچہ اس کا کوئی ذکر نہیں لیکن مسئلہ صاف ہے اگرچہ دونوں کے اہرام میں معمولی سا فرق ہوتا ہے پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

خاتون میں فضل رضی اللہ عنہ ان کو دیکھنے لگے اور وہ فضل رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگیں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ دوسری طرف پھرنے لگے، خاتون نے کہا کہ اللہ کا فریضہ (حج) میرے بوڑھے والد نے پالیا ہے، لیکن وہ سواری پر بیٹھ ہی نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ ان حضو نے فرمایا کہ ہاں، یہ حجتہ الوداع کا واقعہ ہے۔  
(اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۱۶۸۔ بچوں کا حج۔

۱۷۲۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ کی رات، سامان کے ساتھ لگے بیچ دیا تھا۔

۱۷۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یعقوب بن البرہم نے خبر دی ان سے ان کے بقیع، ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے چچائے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی ایک گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوا (مٹی میں) اس وقت قریب البلوغ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں پہلی صف کے ایک حصہ کے سامنے سے ہو کر گزرا، پھر سواری سے نیچے اتر آیا، اور اسے پرنے کے لئے چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا، یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان فرمایا کہ یہ حجتہ الوداع کے موقع پر منیٰ کا واقعہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَنِمِ قَبْعَدَ الْفَضْلِ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ قَبْعَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرَ فَقَالَتْ إِنَّ قَوِيْقَةَ اللَّهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَثِيرًا لَا يَنْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَا حُجَّ عَنْهُ قَالَ تَعَدَّ ذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۝

باب ۱۱۶۸۔ حَجَّ الصِّبْيَانِ ۝

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْ قَدَّ مَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بَكِيلٍ ۝ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ تَاهَرْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلَى اثْنَانِ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُقَمِّي يَمِينِي حَتَّى مَيَّرْتُ بَلِيَّتِي يَدِي بِغُضِّ الصِّفِّ الْأَدْلِ ثُمَّ تَرَلْتُ عَنْهَا قَوَقَعْتُ فَصَفَقْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ ابْنِ شَيْبَابٍ يَمِينِي فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۝

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سے بچوں کی تمام عبادات کا شریعت نے اعتبار کیا ہے، البتہ چونکہ شریعت نے خود انہیں عبادت کا، بالغ ہونے سے پہلے، مکلف نہیں قرار دیا ہے اس لئے تمام فرائض، بچوں کی طرف سے نفل رہیں گے، حج میں بھی یہی صورت ہے چھین میں اگر کوئی حج کرے تو شریعت کی نظر میں اس کا اعتبار ضرور ہے، لیکن بڑے اور بالغ ہونے کے بعد اگر حج کی شرائط پائی گئیں تو پھر دوبارہ حج فرض ہو جائے گا۔ کیونکہ پہلا حج نفلی ہوا تھا۔



يُؤَسِّفُ عَيْنَ الشَّيْبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ ۝

۱۷۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ دَرَّاقَةَ أَخْبَرَنَا  
الْقَيْسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْبُقَعِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ سَمِعْتُ عُسْرَةَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِيَسَّابِ  
ابْنِ يَزِيدٍ وَكَانَ قَدْ حَدَّثَهُ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۱۷۴- حَجَّ ابْنُ سَبْعٍ ۝ قَالَ فِي تَعْدِ  
بْنِ مُعْتَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ إِذْ تَمَرَّدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
اخْتِرَاجِهِ حَجَّهَا بَعَثَ مَعَهُ  
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ۝

۱۷۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ  
بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَعْبُرُونَ أَنَّكُمْ  
مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُمْ أَحْسَنُ الْيَهَادِ وَأَجْمَلُهُ  
الْحَجُّ حَجَّ مَبْرُورٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدْرِي الْعَجَّ  
بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَافِ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَدُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى بَنِي  
عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا النِّسَاءَ  
إِلَّا مَعَ ذِي مَعْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا

سائب بن یزید نے کہ مجھے ساتھ لے کر (میرے والد نے) رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا تھا میں اس وقت سات سال کا  
تھا۔

۱۷۳۱- ابراہیم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں قاسم بن مالک  
نے خبر دی انہیں جعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمرو  
بن عبد العزیز سے سنا، انہوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا  
تھا، سائب کو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کرایا گیا  
تھا۔

۱۷۴- ۱۱۶۹- عورتوں کا حج، مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا  
کہ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
والد نے، ان سے ان کے دادا نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے  
آخری حج کے موقع پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج  
کو حج کی اجازت دی تھی، اور ان کے ساتھ عثمان بن  
عثمان اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔

۱۷۳۲- ابراہیم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث  
بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمر نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے  
عائشہ بنت طلحہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم بھی کیوں نہ آپ  
کے ساتھ جہاد اور غزؤں میں شریک ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا تم لوگوں کے  
لئے سب سے عمدہ اور سب سے مناسب جہاد حج ہے، حج مقبول عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
یہ ارشاد سن لیا ہے، حج میں کبھی نہیں چھوڑتی۔

۱۷۳۳- ابراہیم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس کے  
مولیٰ مبعون نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے  
اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس وقت تک نہ جائے جب تک

سے یعنی وہ حجۃ الوداع کے موقع پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ تھے، دوسری روایتوں میں ہے کہ اس وقت وہ نابالغ  
تھے روایت تفصیل کے ساتھ عمر بن عبد العزیز کے سوال اور سائب کے جواب کے ساتھ آئندہ آئے گی۔

وہاں ذی رحم محرم موجود نہ ہو، ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میں تو فلاں شکر میں شریک ہونا چاہتا ہوں، لیکن میری بیوی کا ارادہ جمع کا ہے، آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ۔

۱۶۳۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن زبیر نے خبر دی، انہیں حبیب معلم نے خبر دی، انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ کوڑا سے واپس ہوئے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے درپانت فرمایا کہ تمہیں حج کرنے سے کیا چیز مانع رہی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ابو نضلاں! ان کے اپنے شوہر سے تھی، ان کے پاس دو اونٹ تھے، ایک پر تودہ خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کی قضا بن جائے گا یا آپ نے یہ فرمایا کہ امیرے ساتھ حج کی قضا بن جائے گا، اس کی روایت ابن جریج نے عطاء کے واسطے سے کی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور عبید اللہ نے عبد الکریم کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عطاء نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۶۳۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے عبد الملک بن مہر نے، ان سے زیادہ کے مولیٰ قرظہ نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں، یا یہ کہ چار باتیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے (آپ نے فرمایا کہ) یہ باتیں مجھے انتہائی پسند تھیں ہیں اب یہ کہ کوئی عورت، دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذورحم محرم نہ ہو، نہ عید الفطر اور عید الفضحیٰ کے روزے رکھے جائیں، نہ عصر کی نماز کے بعد غروب ہونے سے پہلے اور نہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے

۱۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی بہت بڑی فضیلت تھی، جس سے ام سنان محروم رہ گئی تھیں، حج ان پر فرض نہیں تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلداری کے لئے فرمایا کہ رمضان میں اگر وہ عمرہ کر لیں تو اسی محرومی کا کفارہ بن جائے گا اس سے رمضان میں عمرہ کی فضیلت بھی سمجھ میں آتی ہے۔

وَمَعَهَا مَخْرَجٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشٍ كَذَا وَكَذَا وَالْمَوَاقِ تَكُونُ الْحَجَّ فَقَالَ أَخْرُجْ مَعَهَا

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ مُعَلِّمٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لَا إِلَهَ سِوَايَ إِلَّا أَنْصَارِيَّةٌ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْعَجْرِ قَالَتْ أَبُو نَضْلَانٍ تَعْنِي أَوْجُهًا كَانَتْ لَهُ نَاضِحَتَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَوْضًا لَنَا قَالَ فَإِنْ عُمَرَا فِي رَمَضَانَ تَغْضِي حَجَّتَهُ أَوْ حَجَّتَهُ مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُثَيْرٍ عَنْ قُرْظَةَ مَوْلَى زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَغَرَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتِي عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ أَرْبَعًا سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنِي وَأَفْغَنِي أَنْ لَا تَسَافِرَ امْرَأَةٌ مُسِيرَةً يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا ذَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَرِ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةً بَعْدَ صَلَوَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

سے پہلے کوئی نماز پڑھی جائے اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے  
شدر حال (سفر) کیا جائے، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۱۷۰۔ جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی؟

۱۷۳۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں خزری نے خبر  
دی، انہیں حمید طویل نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ثابت نے حدیث  
بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا تھا، آپ  
نے پوچھا، ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے پیدل  
چلنے کی نذر مانی تھی، اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز  
ہے کہ یہ اپنے کو اذیت میں ڈالیں، پھر آپ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۷۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن  
یوسف نے خبر دی کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی، انہوں نے بیان کیا  
کہ مجھے سعید بن ابی ایوب نے خبر دی، انہیں یزید بن ابی حبیب نے  
خبر دی، انہیں ابو الخیر نے خبر دی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ وہ پیدل جائیں گی، پھر انہوں  
نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے متعلق رسول اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھ لوں  
چنانچہ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پیدل چلیں اور سوار  
بھی ہو جائیں، ابو الخیر ہمیشہ عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے تھے،

۱۷۳۸۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے  
ان سے یحییٰ بن ایوب نے، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور  
ان سے عقبہ نے، پھر حدیث بیان کیا۔

۱۱۷۱۔ مدینہ کا حرم:

۱۷۳۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن  
یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عبد الرحمن حول عاصم نے حدیث  
بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، مدینہ حرم ہے، فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، اس حدیث نہ  
کوئی دغٹ کاٹا جائے نہ کوئی جنابت کی جائے اور جس نے بھی کوئی

حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدُ الصُّبْحِ حَتَّى تَقْطَعَ  
الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ  
مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى

باب ۱۱۔ مَنِ نَذَرَ النِّسْيَةَ إِلَى الْكُفَّةِ  
۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْقُرَظِيُّ  
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ  
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ  
هَذَا قَالُوا نَذَرْتُ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ  
تَغْذِيبٍ هَذَا أَنْفُسُهُ لَعَنِي أَمَرَهُ أَنْ يَمْشِيَ  
بِهِ كَمَا يَمْشِي فِي الْوَيْلِ، پھر آپ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ رَاحِبٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ  
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ  
أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ  
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ تَذَرْتُ أُخِيَّ أَنْ يَمْشِيَ  
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَهُمَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ لَمْ يَمْشِ وَلَمْ تَكُتْ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ  
لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ  
جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ  
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

باب ۱۱۔ حَرَمُ الْمَدِينَةِ  
۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا  
ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْأَخُولُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ  
مَنْ كَذَّأَ إِلَى كَذَا لَا يَقْطَعُ شَجَرَهَا وَلَا يَحْدُثُ

فِيهَا حَدَّثَ عَنْ أَهْلِ حَدَّثَنَا وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ  
الْمَلِكِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَآمَرِ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَرَ بِحُجُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُفِثَتْ ثُمَّ بِالْعَرْبِ فَنُفِثَتْ وَبِالْيَهُودِ فَنُطِيعَ فَصَفَّوْا النَّحْلَ قَبْلَةَ الْمَسْجِدِ  
 دیا اور وہ برابر کر دیا گیا کھجور کے درختوں کے متعلق حکم دیا اور گئے۔ ۵

٤٧١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي آخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُورٌ مَا بَيْنَ لَابَتِي السَّيِّئَةِ عَلَى سَاقِي قَالَ وَآخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَأَيْكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْعَوَمِ ثُمَّ التَّقْتِ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ ۝

١٤٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا يَنْدُ مَا شِئْتُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الْقَبِيحَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيْدِيَّةُ حَرَمٌ قَابِلٌ عَاكِرٌ إِلَى كَذَا مِنْ أَخَذَتْ فِيهَا أَوْ أَوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعُونَ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا صَوْفٌ وَلَا عَدْلٌ قَوْ قَالَ فِرْعَوْنُ الْمُسْلِمِينَ وَآخِذٌ قَسْنَ أَفْقَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ

جنابت کی، اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے :

۱۷۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے بعد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے ابو الیقین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا آپ نے فرمایا، اے بنو نجار تم (اپنی اس زمین کی) مجھ سے قیمت لے لو، لیکن انہوں نے عرض کی کہ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں، پھر آنحضرت نے منکروں کی قبروں کے متعلق فرمایا اور وہ اکھاڑ دی گئیں، ویرانہ کے متعلق حکم وہ کاٹ دیئے گئے پھر کھجور کے درخت مسجد کے قبلہ کی طرف بچھا دیئے

۱۷۴۱- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے عبداللہ نے ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری زبان سے مدینہ کے دونوں پتھر طے علاقہ کے درمیان کے حصے کی حرمت قائم کر دی گئی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو حارثہ کے یہاں آئے اور فرمایا، بنو حارثہ! میرا خیال ہے کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو، پھر آپ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ حرم کے اندر ہی ہو :

۱۷۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے امام شافعی نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صحیفہ کے سوا جو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے اور کوئی چیز دشرعی احکام کے متعلق لکھی ہوئی صورت میں انہیں ہے، مدینہ، عاتر سے فلاں مقام تک حرم ہے جس نے اس حد میں جنابت کی یا کسی جنابت کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل، فرمایا کہ تمام مسلمان کی امان ایک ہے اس لئے اگر کسی مسلمان کی ردی ہوئی امان میں دوسرے

أَجْعَلِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ  
كُوِّنَ قَوْمًا يَغْلِبُوا ذِينَ هَوَىٰ إِلَيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ  
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ  
وَلَا عَدْلٌ

مسلمان نے) بدعہدی کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت  
ہے نہ اس کی کوئی فرض عبارت مقبول ہے نہ نفل سے

### باب ۱۷۳ - تَضَلُّ الْمَدِينَةِ وَآلِهَا تَنْفِي

۱۷۳ - مدینہ کی فیسلیت، مدینہ دیرے آدمیوں  
کو نکال دیتا ہے۔

۱۷۳ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَا يَكُ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا الْجَبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُوتُوا نَفْسِي تَكُلُّ  
الْمَقْرُومَ يَقُولُونَ يَتَنَوَّبُ وَيَمُوتُ الْمَدِينَةُ تَنْفِي

۱۷۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مانگنے  
خبر دی انہیں یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو الجباب  
سعید بن یسار سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
سنا، انہوں نے بیان کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک  
ایسے شہر دیں ہجرت کا، حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو مغلوب کرے گا  
(کفار و منافقین) اسے یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے (برے لوگوں)

۱ - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث نقلیں کر لی تھیں، اسی صحیح بخاری کی کتاب الاطعمام بالکتاب  
السنہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کا لکھا ہوا مجموعہ حدیث ابو سعید علی سے مشہور ہے، اس کا فیض ہم  
اس میں کوفہ، حرمت مدینہ، خطبہ حجۃ اوداع اور اسلامی دستور کے نکات، ابو انہوں نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے لکھ لئے تھے اس  
حدیث میں کتاب اللہ کے ساتھ جس صحیفہ کا ذکر ہے یہ وہی صحیفہ علی ہے حضرت علیؑ اس صحیفہ کا اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔

۲ - یعنی کفار کے ساتھ حالت جنگ میں اگر کسی بھی مسلمان نے کسی دشمن کا قتل و امان دے دی تو تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے  
مسلمان کی دمی ہوئی امان کا پاس و لحاظ رکھیں اور اس کافر کو کسی قسم کا نقصان یا اذیت نہ پہنچے دیں اگر اس ہمد و امان کا کسی مسلمان نے لحاظ نہ کیا  
اور بدعہدی کی تو اس پر لعنت ہے۔

۳ - مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح مکہ حرم ہے اسی طرح مدینہ بھی حرم ہے کیونکہ ان احادیث میں بصرحت مدینہ کو حرم کہا گیا  
ہے ضعیف فقہ کی بعض کتابوں میں یہ تصریح کر دی گئی ہے کہ مدینہ کے لئے کوئی حرم نہیں علامہ اور شاہ صاحب کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب  
احادیث سے بصرحت اس کا ثبوت ملتا ہے تو اس طرح کی تعبیر کی گنجائش نہیں رہ جاتی جیسے بعض ضعیف فقہ کی کتابوں میں ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ان  
فقہانے جس نقطہ نظر کی بنیاد پر لکھا ہے وہ بنیاد تو صحیح ہے البتہ تصور تعبیر کا ہے اگر اس تعبیر کی بجائے یہ لکھ دیا جائے کہ حرم اگرچہ مدینہ کا ہی ہے  
لیکن مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے کیونکہ مکہ کے حرم کے تو احکام ہیں وہ مدینہ کے حرم کے نہیں اس لئے حرمت مدینہ کی بھی ثابت ہے لیکن مکہ کی حرمت  
سے مختلف اقوال بن صاف ظنی کیونکہ تمام امت کا اسی کے مطابق عمل ہے مکہ کے حرم سے اگر درخت کاٹ لئے جائیں تو اس پر جزاء واجب ہو جاتی  
ہے لیکن مدینہ کے حرم سے درخت کاٹنے پر کسی نے جزاء واجب نہیں فرمایا، اسی عنوان کی ایک حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے اور مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے درخت کاٹنے کا حکم دیا تھا اور اس حکم کے مطابق کھجور کے جو درخت تھے وہ کاٹ  
دئے گئے تھے اس طرح کے واقعات کثرت و دردت میں ملتے ہیں، اور حقیقت مدینہ کو حرم قرار دے کر اس حرم کے درخت کاٹنے کی جو آپؐ نے ممانعت فرمائی  
تھی اس سے مقصد صرف یہ تھا کہ مدینہ سے ایسے درخت نہ کاٹے جائیں جن سے حرم کی رونق اور اس کی ہرالی کو نقصان نہ پہنچے۔

کو اس طرح باہر کر دیتا ہے جس طرح جہنمی وہے کے زنگ کو۔

۱۱۷۳۔ مدینہ کا نام طابہ :

۱۷۴۴۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے اور ان سے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ تبوک سے ابنی کریم سنی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس ہوتے ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ۔

۱۱۷۴۔ مدینہ کے دو پتھر پلے علاقے :

۱۷۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں مدینہ میں جرن پرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں کہیں نہ بھر کاؤں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ کے دو پتھر پلے علاقے کے درمیان حرم ہے۔

۱۱۷۵۔ جس نے مدینہ سے اعراض کیا :

۱۷۴۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ لوگ مدینہ کو ہنر حالت میں چھوڑیں گے پھر وہاں ایسے حیوانات کی ریل پل ہو جائے گی جو چارے کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں، آپ کی مراد دندے جانوروں اور پرندوں سے تھی، پھر آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریوں کو مالک لے جائیں، لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے، آخر شہیتہ اوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے و پھر قیامت کا واقعہ ہے۔

۱۷۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے، انہیں عبد اللہ بن زبیر نے اور ان سے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

النَّاسُ كَمَا يَنْفِي أَلْيَهُمْ فَبَقِيَ الْحَدِيثُ :

باب ۱۷۴۸۔ الْمَدِينَةُ طَابَةُ :

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ :

باب ۱۷۴۵۔ لَا بَتَيْنِ الْمَدِينَةِ :

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَأَنْ يَقُولُ كَأَنَّكَ رَأَيْتُ الْطَّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَزْرَعُ مَا ذَعَرْتَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْنِمَا حَرَامٌ :

باب ۱۷۴۶۔ مَنْ رَفِيتَ مِنَ الْمَدِينَةِ :

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَرُوفُ يُرِيدُ عَوَالِي السَّيْلِ وَالْغَيْرُ وَالْأَخِرُ مَنْ يُعْشَرُ رَايِيَانٍ مِنْ مُؤْنِنَةِ يُرِيدُ أَنْ الْمَدِينَةَ يَنْوَقَانِ يَغْتَسِمَا لَبِجَةً أَيْهَا وَخُشَا حَتَّى إِذَا بَلَغَا نِيَّةَ الْوَادِعِ كَتَرَا عَلَى وَجْهِهِمَا :

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمِينُ قِيَا قِيَوْمٌ يُبَسِّتُونَ فَيْتَحَتَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ تَوَكَّلُوا يَفْلَحُوا وَيُفْتَحُ الشَّامُ قِيَا قِيَوْمٌ يُبَسِّتُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ تَوَكَّلُوا يَفْلَحُوا.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضور نے فرمایا کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی بات مان جائیں گے، سوار ہو کر لے جائیں گے (یمن میں قیام کے لئے) کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں اور تمام ان لوگوں کو جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے، اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

### باب ۱۷۱۔ الْإِيمَانُ يَأْتِي إِلَى الْمَدِينَةِ

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْتِي إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي الْحَيَّةُ إِلَى حُجْرَتِهَا.

۱۷۱۔ ایمان مدینہ کی طرف سمت آئے گا۔  
۱۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے خبیب بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمت آئے گا، جیسے سانپ اپنے بل میں آجایا کرتا ہے۔

### باب ۱۷۲۔ إِيْمَانٌ مِّنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُمَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا أُنْصَاءَ كَمَا يُنْصَاءُ الْبَلَدُ فِي النَّارِ.

۱۷۲۔ اہل مدینہ سے فریب کرنے کا گنہہ۔  
۱۷۳۔ ہم سے حسین بن حریث نے حدیث بیان کی انہیں فضل نے خبر دی انہیں جہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آں حضور نے فرمایا تھا کہ اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا، جیسے نمک پانی میں گھل جایا کرتا ہے۔

### باب ۱۷۳۔ أَطَاعَ الْمَدِينَةَ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عِيْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۷۳۔ مدینہ کے محلات۔  
۱۷۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان

کہ ان احادیث میں جو پیشین گوئی کی گئی ہے وہ حرف بحرف صحیح نکلی اور یہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر شاہد عدل ہے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات میں ملتا ہے کہ جب ممالک فتح ہوئے تو وہ لوگ دور دراز علاقوں میں پھیل گئے، لیکن اپنے آخری وقت مدینہ پہنچ گئے اور وفات اسی مقدس شہر میں ہوئی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ  
أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطْرُجٍ مِنْ أَهْلِ  
السَّيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أُرِي إِيَّيَ لَا أَرَى  
مَوَاقِعَ الْفِتَنِ حِثَّ لَا يُمَوِّتُكُمْ كَمَا قَرِيعَ الْفُطْرِ  
تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمٌ أُمْنُ كَيْشِيرٍ عَنِ الرَّهْطِيِّ

**باب ۱۷۹۔ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَدِينَةُ**  
**۱۷۹۔ حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مَسِيحٌ  
الْمَدِينَةَ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ ۝

**۱۷۹۔ حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ يُعْنِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَمِيرِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي اللَّهِ عَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى أَسْوَاطِ الْمَدِينَةِ مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ ۝  
**۱۷۹۔ حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو وَ حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ  
بَكْدٍ إِلَّا سَيَطُوكَ الْمَدِينَةَ إِلَّا مَلَكَةً وَالْمَدِينَةُ  
لَيْسَ لَهُ مِنْ تَعَالَى بِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَكَةُ صَافِيَةٌ يَحْسُوتُهَا ثُمَّ  
تُوجَّهُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ فَيُجِزُّ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُسَافِقٍ ۝

**۱۷۹۔ حَدَّثَنَا** يُعْنِي بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْتُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ أَبَا  
سَعِيدٍ الْغَدَّارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا  
عَنِ الْمَدِينَةِ فَكَانَ فِيهَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّ قَالَ

کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی وہ  
انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک بلند مقام سے مدینہ کے محلات میں سے ایک محل دیکھا اور فرمایا کہ جو  
پکھ میں دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نظر آ رہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی جگہ  
کی طرح تمہارے گھروں میں فتنوں کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ  
رہا ہوں اس روایت کی متابعت سمر اور سلیمان بن کثیر کے واسطے سے کی ہے

**۱۷۹۔** دجال مدینہ میں نہیں آسکے گا؛  
**۱۷۹۔** ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے  
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ان  
کے دادہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، مدینہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا اس دور میں مدینہ  
کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

**۱۷۹۔** ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے نعیم بن عبد اللہ مجمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ کے راستوں پر فرشتے  
ہیں نہ ان میں سے طاعون آسکتا ہے نہ دجال۔

**۱۷۹۔** ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ولید نے  
حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے اسحق نے حدیث  
بیان کی انس سے انس بن مالک نے رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال نے  
پامال نہ کر دیا ہو، سو املکہ اور مدینہ کے کہ ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے  
کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانچے گی جس  
سے ایک رک کا فرد مٹاؤ گا کہ اللہ تعالیٰ وحی میں شریفین سے ابھر کر دے گا

**۱۷۹۔** ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے یقصل نے ان سے ابن شہاب نے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے  
عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے خبر دی کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک طویل  
حدیث بیان کی آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ دجال  
مدینہ کی ایک دیوان زمین تک پہنچے گا، حالانکہ مدینہ میں داخلہ اس کے لئے



ممکن نہیں ہو گا اس دن ایک شخص اس کی طرف، نکل کر جبر عیس گئے یہ لوگوں میں ایک بہترین فرد ہوں گے یا (یہ فرمایا کہ) بہترین لوگوں میں ہوں گے، وہ شخص کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، دجال بکے گا کیا اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا اس کے حواری کہیں گے کہ نہیں چنانچہ دجال انہیں قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ کہیں گے، بخدا میں درجہ مجھے آج تمہارے متعلق بصیرت حاصل ہوئی اتنی کسمپٹی تھی دجال کہے گا، لاؤ تو اسے قتل کروں لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پاسکے گا۔

۱۱۸۰۔ مدینہ برائی کو دور کرنا ہے۔

۱۷۵۵۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام پر بیعت کی، دوسرے دن آیا تو اسے بخاریہ بڑھا ہوا تھا کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے تین مرتبہ تو انکار کیا، پھر فرمایا میری مثال سحی کی ہے کہ میں کچل کر دوڑ کر کے غاص جو کہ نکھار دیتی ہے

۱۷۵۶۔ ہم سے سینان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن ثابت نے ان سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل تشریف لے گئے، جنگ اہل کے موقع پر تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے، ان میں سے کچھ لوگ واپس آ گئے یہ منافقین تھے ان میں سے ایک جماعت نے تو یہ کہا کہ ہم انہیں قتل کر دیں گے اور ایک جماعت نے کہا کہ قتل نہ کرنا چاہیئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”فما لکم فی المنافیقین فتنین“ الخ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ (برے) لوگوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح لوہے کا میل کچل دو کر دیتی ہے۔

يَا قِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُعْتَمَرٌ عَلَيْهِ أَنْ يَذْخُلَ  
نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضُ الشَّيْخِ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ  
إِنَّمَا يَوْمٌ يُؤْمَرُ الْجَدُّ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ يَنْجُو  
النَّاسُ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي فِي  
حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدِيثُهُ يَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ  
هَذَا الْكَلِمَةُ آمَنَتْهُ هَذَا تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ  
فَيَقُولُونَ لَا يَفْتَلُهُ ثُمَّ يَخْبِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يَخْبِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ  
أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنْهُ الْيَوْمَ يَقُولُ الدَّجَالُ أَفْتَلُهُ قَدْ سَلَطَ عَلَيْهِ

باب ۱۸۔ المدینۃ تنفی القبت

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ  
فَجَاءَ مِنَ الْعَدُوِّ مَغْشُورًا فَقَالَ أَيْلَنِي قَبَايِعِي ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَأَنِّي كُنْتُ نَبِيٍّ خَشَمْتُهَا وَبَصُورُ طَبْعِهَا

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى أَحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ  
فِرْقَةٌ "نَفْسُهُمْ" وَقَالَ فِرْقَةٌ "لَا تَنَفْسُهُمْ" فَنَزَلَتْ  
فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَنَفَّى الرِّجَالَ كَمَا  
تَنَفَّى النَّارُ قَبْتَ الْعَدِيدَةِ

باب ۱۸

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَدِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ آلِ كَسٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

۱۷۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے دہب بن جبریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے یونس بن شہاب سے سنا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ مَنَعِي تَجَعَلَتْ  
بَلَدًا أَلْبَرَكَةً تَابِعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ

۵۸۔ اَحَدُ ثَمَانِيَةِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبِ  
عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَمَ إِلَى  
جُدْرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَعَّ رِجْلَهُ وَأَنَّ كَانَتْ عَلَى ذَاتِهَا حُكَّاهَانِ  
بِأَنَابٍ ۱۱۸۲ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ

۵۹۔ اَحَدُ ثَمَانٍ ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

الْقَنَادِرِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الطَّرِيفِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى  
قُورِ السَّجْدِ فَكَلِمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ  
أَلَا تَعْتَسِبُونَ أَنَا كَرُمُ قَامًا مَوَدًّا

### باب النورۃ

۱۶۰۔ اَحَدُ ثَمَانٍ مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى

عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْفِئِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي وَدَوْنَهُ مِنْ  
وَيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَرْفِي

۱۶۱۔ اَحَدُ ثَمَانٍ عُثَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَوُعِدَتْ أَبُوبَكْرٌ وَيَزَالُ  
تَكُنَّ أَبُوبَكْرٌ إِذَا أَحَدَتْهُ الْعُثِيُّ يَقُولُ كُلُّ امْرَأَةٍ  
مُحَبَّةٌ فِي أَهْلِهَا وَالْمَوْتُ أَزْفَى مِنْ شِرَاكِ تَغْلِيهِ  
وَكَانَ يَلَالُ إِذَا أُفْلِحَ عَنْهُ الْعُثِيُّ يَرْفَعُ عَيْنَهُ

يَقُولُ أَلَا كُنْتُ شِعْرِي حَدَّ ابْنَتَيْنِ بَيْنَهُمَا رِبَاذٌ  
وَحَوْلِي إِذْ حُرِّ وَجَلِيلٌ وَهَلْ أَرَدْتُ يَوْمًا مِثْلَ  
مِجَنَّتِهِ وَهَلْ يَبْدُونِي شَأْمَةً وَطَقِيلًا قَالَ  
أَلَمْ تَكُنْ الْعَنْ شَيْبَةَ بِنْتُ رَيْبَعَةَ وَعُثْمَةَ بِنْتُ رَيْبَعَةَ  
وَأُمِّيَّةَ بِنْتُ خَلِيفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جتنی آپ نے کمر میں برکت عطا فرمائی ہے یہ میری اس  
سے دوگنی برکت نازل فرمائیے اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر نے فرمائی کہ واسطے کی

۵۸۔ (۱) ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہ اسماعیل بن جعفر حمید اور ان سے انس نے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے اور اپنی سواری تیز  
کر دیتے اور اگر کسی جانور کی پشت پر جوتے تو مدینہ کی محبت میں اسے ایڑا لگاتے۔  
۱۱۸۲۔ اس بات پر نبی کریم کا اظہار ناپسندیدگی کہ مدینہ سے کوئی قاتل کی جائے۔

۵۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی کہ انیس فراری نے خبر دی  
انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو  
سلمہ نے چاہا کہ مسجد نبوی سے قریب اقامت اختیار کر لیں لیکن رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند نہیں کیا کہ مدینہ کے کسی حصہ سے بھی ترک  
اقامت کی جائے آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے آثار قدم کو کیوں  
بنیں شمار کرتے! چنانچہ بنو سلمہ نے اپنی اصلی اقامت گاہ میں ہی

### ۱۱۸۳

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ مجھ سے حبیب بن عبد الرحمن نے  
حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے  
درمیان جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے علفی د کوثر پر ہے۔

۱۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ

نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ  
تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخاریں مبتلا ہو گئے ابوبکر  
رضی اللہ عنہ جب بخاریں مبتلا ہوئے تو یہ شعر پڑھتے ہر آدمی اپنے گھر  
والوں میں صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کے چپ کے تسمہ سے بھی زیادہ  
قریب ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کا بخار اتنا تھا کہ وہ آبِ بلندہ آواز سے بہا شعلہ  
پڑھتے کاش ایک رات ایسی مکہ کی وادی میں گزر سکتا اور میرے چاروں  
طرف ذخرا و جلیل (گھاس) ہوتیں کاش ایک دن میں مجھ کے پانی  
پر سینما اور کاش میں شامہ اور طفیل (پھاڑوں) کو دیکھ سکتا۔ کہا کہ اے  
اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کو اپنی رحمتوں  
سے دور کر دے جس طرح انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس بیماری کی

الْوَبَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحَبِّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ اَوْ  
اَمَسَّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِنَتَا، وَ  
صَتِيْعُمَا لِهَآ وَنَقُلْ حَتّٰى اِلَى الْعُجُقَةِ قَالَتْ  
وَقَدْ مَتَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْ بَا اَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ  
فَكَانَ بَطْحَانٌ يَجْعُرُنِي تَجَلًّا تَغْنِي مَاءٌ اِيْحَاءُ

زمین میں نکلا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ  
ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت  
ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ! اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مدین برکت  
عطا فرما اور اسے ہمارے مناسب کر دے، یہاں کے ہمارے کو جو منتقل کر دے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو یہ خدا کی سب سے  
زیادہ و بادلی مہر زمین تھی، انہوں نے (اس کی وجہ) بتائی کہ وادی بطحان  
(مدینہ کی ایک وادی) سے متعفن اور بدبو دار پانی بہا کرتا تھا۔

۱۷۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید  
نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے  
ان کے والد نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے  
اپنے راستے میں شہادت عطا کیجئے اور میری موت اپنے رسول صلی اللہ علیہ  
وسلم کے شہر میں مقدر کیجئے، ابن زریع نے، روح بن قاسم کے واسطے سے  
انہوں نے زید بن اسلم کے واسطے سے، انہوں نے اپنی والدہ کے واسطے  
سے انہوں نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نے  
عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا تھا، ہشام نے بیان کیا، ان سے زید نے  
ان سے ان کے والد نے، ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں نے عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
الْقَيْسُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً  
فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَكْرِ رَسُولِكَ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دُرُوجِ بْنِ  
الْقَيْسِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ  
بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ  
تَخْرُؤًا وَقَالَ هِشَامُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ  
سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ،

## کتاب الصوم ۱۱۱۱ روزہ کے مسائل ۱۱۱۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۸۴۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر بھی روزے اسی طرح فرض  
کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم  
سے پہلے گزر چکے تاکہ تم میں تفویض پیدا ہو" ۱۱

بَاب ۱۱۸۴۔ دُجُوبِ صَوْمٍ وَمَطَايِنُ  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِيَامُ كَمَا كُتِبَ  
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

۱۷۲۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل  
بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریر نے، ان سے ان کے والد نے  
اور ان سے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اطرابلسی رسول اللہ صلی

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَهُ إِلَى

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت کی برکت سے یہاں کی بیماریاں بکسر ختم ہو گئی تھیں ۱۱

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بالی بکھر رہے تھے اس نے پوچھا یا رسول اللہ بتائیے مجھ سے پر اللہ تعالیٰ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ایہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے نفل پڑھو کہ یہ مزید قربت خداوندی کا باعث ہے پھر اس نے کہا بتائیے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر روزے کتنے فرض کئے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے یہ دوسری بات ہے کہ تم خود اپنے طور پر کچھ نفل روزے رکھو پھر اس نے پوچھا اور بتائیے زکوٰۃ کس طرح مجھ پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کا نصاب (جو زکوٰۃ سے متعلق ہے) بتا دیا اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کی تکریم کی ہے، انہ میں اس میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کر دیا ہے اپنی طرف سے کچھ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہوگا۔ یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اگر سچ کہا ہے تو جنت میں جلے گا۔

۱۷۶۴- ہم سے مسدو نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ہے ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا تھا اور آپ نے اس کے رکھنے کا (صحابہ کو) ابنداء اسلام میں حکم دیا تھا عبد اللہ رضی اللہ عنہ صرف اس لئے عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے تاکہ آنحضور کے روزے کی اتباع ہو جائے۔

۱۷۶۵- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی جیب نے اور ان سے عراق بن مالک نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تا آنکہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو یوم عاشوراء کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے یوم عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۱۸۵- روزہ کی فضیلت :

۱۷۶۶- ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتُ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ تَشَهَّرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ شَيْئًا أَخْبِرْنِي بِمَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَاتَّخِذْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرًّا أَوْ إِلَى سَلَامٍ قَالَ وَالَّذِي آتَى أَكْرَمَكَ لَا تَقْطَعُ شَيْئًا وَلَا تَفْقُصُ مِمَّا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَرَ أَنَّ صَدَقَاتِي أَدْخَلَتِ الْجَنَّةَ إِنَّ صَدَقَاتِي

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ دُحْدَشًا أَسْعِدُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِيعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ نَزَلَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْضِيهِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ عَرَّاقَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَةَ ابْنَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرْهُ

باب ۱۱۸۵- فَضْلُ الصَّوْمِ :

۱۷۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّوَادِرِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا تَزْنُ وَلَا يَجْهَلُ وَإِنْ أَمْرُؤُا قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَثَلَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَخْلُوفُ لِمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِندَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ زِيحِ الْبُسْطِ يَتَرَكُ طَعَامَهُ وَمَسْوَابَهُ وَتَسْهُوَتَهُ مِنْ أَجْلِ الصِّيَامِ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

ان سے ابو الزناد نے ، ان سے المرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، روزہ ایک ڈھال ہے اس لئے (روزہ دار) نہ بے جودہ گوی کرے اور نہ جابلانہ انعال (اور اگر کوئی شخص اس سے لڑنے مرنے کے لئے کھڑا ہو جائے یا اسے گالی دے تو جواب صرف یہ ہونا چاہیئے کہ میں روزہ دار ہوں (یہ الفاظ) دومزنبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے ، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں اور دوسری نیکیوں (کا ثواب بھی) اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔

۱۱۸۶۔ روزہ کفارہ بنتا ہے۔

۱۷۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے جامع نے حدیث بیان کی ان سے ابو داؤد نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ، نذرت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسے یاد ہے ؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ انسان کے لئے اس کے گھر والے ، اس کا مال اور اس کے پڑوسی فتنہ آرائش و استمان (یہاں جس کا کفارہ نماز اور صدقہ بن جاتا ہے ، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا ، میرا مراد تو اس فتنہ سے نفی جو سمندر کی طرح ٹھاقیں مارے گا ، اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے اور

باب ۸۶۔ الْقِيَوْمُ مُقَادَرَةٌ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيثِ يَفَّةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ يَحْقِظْ حَدِيثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَفَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَفَّةُ التَّجَلُّلُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ أَلَيْسَ أَشْأَلُ عَنْ ذَا إِنَّمَا أَشْأَلُ عَنِ النَّبِيِّ تَمْجُزَ كَمَا يَمْجُزُ الْبَحْرُ قَالَ وَإِنَّ دُونَ ذَلِكَ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يَكْسَرُ قَالَ يَكْسَرُ قَالَ ذَاكَ

لے دنیا میں شہوات نفسانی وغیرہ سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب ، عذاب اور دوزخ سے۔

۱۷۷۔ یعنی دوسری تمام عبادات آدمی دکھاوے کے لئے کر سکتا ہے ، صرف روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہوتا ہے کوئی شخص اگر چاہے تو چھپ کر کھا پی سکتا ہے لیکن اگر وہ روزہ پورے آداب کے ساتھ رکھتا ہے تو گویا اس کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ، اس کی رضا کے حصول کی خواہش اور قلب کا تقویٰ ہی ہو سکتا ہے پس جب روزے کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا کا خوف و خشیت ٹھہرا تو اللہ تعالیٰ ہی براہ راست اس کا بدلہ دیں گے اب ایک آدمی غور کرے کہ جب انعام دینے والے اللہ تعالیٰ ہوں اور انعام بھی دیں خاص اس وجہ سے کہ ایک عمل صرف انہیں کے لئے کیا گیا ہے تو وہ انعام کس قدر بے پایاں ہو گا اگرچہ دوسرے اعمال کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دیا جائے گا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں کوئی بہت بڑی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو جس خاص اپنے لئے قرار دے رہے ہیں اور اس کا بدلہ بھی خود ہی دیں گے۔ غنیوں کے غنی انعام دینے پر لڑائیں ، بے حساب اور لامحدود رحمت ، مغفرت اور بخود بخشنے کا انعام اور اگر کم کا اندازہ کون لگا سکتا ہے تحدید و تعیین کس کی قدرت میں ہے ورنہ عام قاعدہ یہی ہے کہ نیکی کا بدلہ اصل سے دس گنا مل جائے ،

أَجْدَرُ أَنْ لَا يُخْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ نَفْلًا لِمَسْرُوقٍ  
سَلَّمَ أَكَانَ عُمَرُو يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ  
تَعْلَمُ كَمَا تَعْلَمُ أَتَى دُونَ عِدِّ الثَّلَاثَةِ ۝

اس کے آئینہ کے درمیان ایک بندہ دروازہ ہے (یعنی آپ کے دور میں وہ  
نفس شروع نہیں ہوگا، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا  
یا توڑ دیا جائے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا کہ پھر قیامت تک کہیں نہ بند ہو پائے گا، ہم نے مسروق سے کہا آپ حذیفہ سے پوچھیے کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون  
ہے چنانچہ مسروق نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! بالکل اس طرح (انہیں اس کا علم تھا) جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے۔

### باب ۱۸۷ - الثَّيَابُ لِلصَّائِمِينَ ۝

۱۷۸ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
سُبَيْحَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الثَّيَابُ يَدْخُلُ مِنْهُ  
الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ  
غَيْرُهُمْ يُقَالُ إِنَّ الصَّائِمِينَ يَتَقَوَّمُونَ لَا يَدْخُلُ  
مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُخْلِقَ قَلَمٌ يَدْخُلُ  
مِنْهُ أَحَدٌ ۝

۱۸۷ - روزہ داروں کے لئے ثياب۔  
۱۷۸ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال  
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل  
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کا ایک دروازہ  
ہے "ثياب" قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف وہی روزہ دار ہی داخل  
ہو سکتے ہیں ان کے سوا اور کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکتا، پکارا جائے گا  
کہ روزہ دار کہاں ہیں اور روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے (جنت میں اس دروازہ  
سے جانے کے لئے) ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جائے گا اور جب  
یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ  
جائے گا۔

۱۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَقَى  
دُجَيْنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا  
عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ  
دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقِيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ  
الْقِيَامِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ  
بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا بِي  
أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى وَمَنْ

۱۷۹ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک  
نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے  
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، جس نے اللہ کے راستے میں دوزخ پر خرچ کیا، اسے جنت کے دروازوں  
سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے جو شخص نمازی  
ہوگا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو عباد ہوگا اسے عباد کے  
دروازہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوگا، اسے "باب الثياب" سے بلایا  
جائے گا اور جو صدقہ کرنے والا ہوگا، اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے  
گا اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا  
رسول اللہ! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے  
جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں، آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا

سے "ثياب" رتی سے مشتق ہے، جس کے معنی میراثی کے ہیں، گو یا اس دروازہ کا نام روزہ داروں کی خصوصیت کے پیش نظر رکھا گیا ہے، اور  
قیامت میں صرف روزہ داروں کو اس دروازہ سے جنت کے اندر جانے کا امتیاز حاصل ہو سکے گا، حدیث میں ہے کہ جو شخص اس دروازہ سے  
دخل ہوگا، وہ کہیں پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں ہوں گے۔

۱۱۸۸۔ رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ اور جن کے خیال میں دونوں کی گنجائش ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور آپ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخ کا) روزہ نہ رکھو۔

۱۱۸۹۔ ہم سے قتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو سہل نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۱۱۹۰۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے بنو قتبہ کے نواسی ابن ابی انس نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

۱۱۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب چاند رمضان کے مہینہ کا دکھ تو روزہ شروع کرو اور جب چاند (شوال کا) دکھو تو افطار شروع کرو اور اگر بدلی ہو تو اندازہ سے کام کرو، اور بعض نے لیث کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل اور یونس نے حدیث بیان کی "رمضان کا چاند"

۱۱۹۲۔ جس نے رمضان کے روزے، ایمان کے ساتھ، حصول ثواب کے ارادہ سے اور نیت کر کے رکھے، عائشہ

تِلْكَ الْأَبْوَابُ مِنْ قَعُورِهَا يَهْدِي عَلَى أَحَدٍ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ تَعْمَدُ وَارْجُوا أَتَى تَكُونُ مِنْهُمْ،

بَابُ ۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا دَمَاضُ بْنُ أَدْنَمٍ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كَلَّهُ، وَاسْتَعَا وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقْدِمُوا رَمَضَانَ،

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ،

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو آتَمٍ مَوْلَى التَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتُ الشَّيَاطِينُ،

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَمُؤْمَرُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنَّ عُمَّةَ عَلَيْكُمْ فَافْطَرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ يَهْلَانِ رَمَضَانَ،

بَابُ ۱۱۹۲۔ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَارْتِسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَ تَعَالَى رَضِيَ

رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے فرمایا کہ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائیگا۔  
(قیامت میں)

۱۷۷۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے مادہ سے جہاد کرتا رہے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے مادہ سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۱۹۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہو جاتے تھے۔

۱۷۷۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبسہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ جواد تھے، اور آپ کا جود اور زیادہ بڑھ جاتا تھا جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے رمضان میں ملتے تھے، جبرائیل علیہ السلام آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے تا آنکہ رمضان گزر جاتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے، جب جبرائیل آپ سے ملنے لگتے تو آپ نہایت تیز ہوئے رحمت سے بھی زیادہ سخی اور جواد ہو جاتے تھے،

۱۱۹۱۔ جس نے رمضان میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑا،

۱۷۷۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا (روزے رکھ کر) نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

اللَّهُ عَمَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفَعُونَ عَمَلِي نِيَّاتِهِمْ؛

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

بَاب ۹۰۔ أَجُودُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ؛

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْسَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجُودَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَتَسَلَّمَ بَعْضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا تَقَبَّلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجُودَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ؛

بَاب ۹۱۔ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ؛

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ اللَّهُ حَاجَةً فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ؛



## باب ۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَزِفْتُ وَلاَ يَصْحَبُ قَرْنَ سَابِقَهُ أَحَدٌ أَذَقَاتَكَ قَلِيلٌ رِّقِي أَمْوَالُ صَائِمٍ وَأَلَذِي تَغْنُصُ مُخْتَبِدٍ يَبِيدُهُ تَعَلُّوْهُ لِحِمِّ النَّصَائِمِ أَفْطَيْتُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَيْحِ الْبَسَائِمِ لِلصَّائِمِ قَرَحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَيْقَى رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

## باب ۱۱۹۳۔ الصَّوْمُ يَمْنَحُ حَافَ عَنْ

نَفْسِهِ الْيَعْرُوبَةَ

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَزِفْتُ وَلاَ يَصْحَبُ قَرْنَ سَابِقَهُ أَحَدٌ أَذَقَاتَكَ قَلِيلٌ رِّقِي أَمْوَالُ صَائِمٍ وَأَلَذِي تَغْنُصُ مُخْتَبِدٍ يَبِيدُهُ تَعَلُّوْهُ لِحِمِّ النَّصَائِمِ أَفْطَيْتُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَيْحِ الْبَسَائِمِ لِلصَّائِمِ قَرَحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَيْقَى رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

## باب ۱۱۹۴۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ الْيَهْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوكُمْ فَافْطِرُوا وَقَالَ صَلَوةٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ اشْكُ فَقَدْ

۱۱۹۲۔ کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو اسے یہ کہنا

چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

۱۱۹۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں بشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریر نے، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہیں ابوصالح زیات نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل خود اس کا اپنا ہے، سوار روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ایک ڈھال ہے اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے یہودہ گوئی نہ کرنی چاہیئے اور نہ شور مچانا چاہیئے، اگر کوئی شخص اس سے کالم طوع کرنا یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، روزہ دار کو دو خوشبیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملیگا تو اپنے روزے کا (بدلہ پا کر) خوش ہوگا) ۱۱۹۳۔ روزہ، اس شخص کے لئے جو مجرد ہونے کی وجہ سے (زنا وغیرہ)

میں مبتلا ہو جانے کا) خوف رکھتا ہو :

۱۱۹۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا، اسی دوران میں آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا اگر کوئی صاحب استطاعت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہیئے، کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا یہ باعث ہے اور اگر کسی میں اتنی استطاعت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہیئے کیونکہ اس سے شہوت ختم ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جب چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھو اور جب (عیذ کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو، صلہ سے عام رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ جس نے شک کے دن کا

عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
نافرمانی کی۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَقَدْ رَوَاهُ :

۱۷۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے مالک نے ان سے ثابت نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا، پھر فرمایا جب تک نہ دیکھ لو (انتیس کا یا تیس تا ریمخ پوری ہو جائے) روزہ نہ کرو، اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو (فطار بھی نہ شروع کرو) اور چاند چھپ جائے تو اندازہ کر لو۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ نِيسَمٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَخْبِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ :

۱۷۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن دینار سے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مہینہ کی (کم از کم) انتیس راتیں ہوتی ہیں اس لئے انتیس پوری ہو جانے پر جب تک چاند نہ دیکھ لو، روزہ نہ شروع کرو اور اگر چاند چھپ جائے تو پوری تیس کر لو۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَحَسَنُ الْأَهْمَاءِ فِي النَّبَايَةِ :

۱۷۸۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے جبلة بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ یوں اور یوں ہے تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آپ نے انگوٹھی کو دبایا۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۷۸۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاند ہی دیکھ کر

سے یعنی شعبان کی انتیس تا ریمخ ہے کسی وجہ سے اس میں شبہ ہو گیا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اخاف کہ دونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خواص اور فقہاء اس دن روزہ رکھیں تو کوئی حرج نہیں۔

سے یعنی انگلیوں کے اشارے سے آپ نے ایک مہینہ کے دنوں کی تعیین کی ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں اور دوسری دس دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے آپ نے ہاتھوں کو تین مرتبہ اٹھا کر بتایا کہ مہینہ میں اتنے دن ہوتے ہیں روایت کے مطابق آں حضور نے تیسری مرتبہ انگوٹھے کو دبایا تھا، جس سے انتیس دن کی تعیین مقصود تھی، ایک مہینہ میں تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتے، قمری حساب سے، اور انتیس دن پر بھی ختم ہو جاتا ہے۔

روزے بھی شروع کرو اور چاند بھی دیکھ کر افطار بھی! اور اگر چاند چھپ جائے تو تیس دن پورے کر لو:

۱۷۸۲- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن یسفی نے ان سے عکرمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک جدا رہے پھر جب انیس دن پورے ہو گئے تو صبح کے وقت یا شام کے وقت آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اس پر کسی نے کہا کہ آپ نے تو عہد کیا تھا کہ آپ ایک مہینہ تک ان کے یہاں تشریف نہیں لے جائیں گے۔ حالانکہ ابھی انیس دن ہوئے تھے کہ آپ تشریف لے گئے تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے (ایلا کا واقعہ اور اس پر نوٹ گزر چکا ہے اور آئندہ باعث آئے گی)

۱۷۸۳- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے جدا رہے تھے اور (ایک مرتبہ) آپ کے پاؤں میں مویج آگئی تھی تو آپ نے مرتبہ میں انیس دن قیام کیا تھا پھر اترے تھے اور فرمایا تھا کہ مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے (یعنی جس مہینہ کا واقعہ نقل کیا جا رہا ہے وہ انیس دن کا تھا۔

۱۱۹۵- عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں رہتے، ابو

عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ اسحاق نے (اس کی تشریح میں) یہ فرمایا کہ اگر یہ ناقص ہوں پھر بھی (ابہر کے اعتبار سے) پورے ہوتے ہیں۔ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (مطلب یہ) کہ دونوں ایک سال میں ناقص (انیس دن کے) نہیں ہو سکتے۔

وَسَلَّمَ صَوْمُوا مَدَامُ دُؤِيَّتِهِ وَافْطَرُوا لِيَوْمِيَّتِهِ  
وَابْنُ عُثَيْبٍ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالُوا عِدَّةً ثَلَاثِينَ :

۱۷۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسْفَى عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا خَدَا أَوْرَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ خَلَفْتَ أَنَّ لَأَمَّا خَلَّ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا :

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَاتِبٍ انْفَلَكَتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرِبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَوَلَّى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَمْتُ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ :

باب ۱۵- شَهْرَ اِئْتِ اِئْتِ لَا يَنْقُصَانِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ اسْحَقُ وَارِثُ كَانَ نَاقِصَ قَهْوَتَا وَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَخْتَصِمَانِ وَلَا هُمَا نَاقِصَانِ :

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُغْتَبِرٌ

قَالَ سَيِّفٌ اسْحَقُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

۱۷۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معتبر نے حدیث

بیان کی کہا کہ میں نے اسحق سے سنا، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ

سے عنوان، ایک حدیث سے یہ لیا گیا جو اسی عنوان کے تحت آ رہی ہے اس حدیث کے مفہوم کو متعین کرنے میں علماء امت کا اختلاف ہے ایک مفہوم، اور زیادہ قرین قیاس وہی ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسحق سے نقل کیا ہے کہ حدیث میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ دو مہینے پہلے اگر ناقص، یعنی، انیس کے ہوں پھر بھی ان کے ابہر میں کوئی کمی نہیں ہوتی یعنی ابہر میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔

سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۷۔ اور مجھے صدقہ نے خبر دی، ان سے معتبر نے حدیث بیان کی ان سے خالد ہذا نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو مہینے ناقص نہیں رہتے، مراد عید رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے ہیں،

بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ  
بِالْحَدَّادِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ  
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا عِيْدًا  
رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ :

۱۱۹۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ  
صاحب کتاب نہیں جانتے :

بَابُ ۱۱۹۴۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسُبُ :

۱۱۹۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عمرو نے  
حدیث بیان کی اور انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، ہم ایک بے برہمی لکھی قوم ہیں، نہ لکھنا جانتے ہیں نہ  
صاحب کرنا، ہینہ، یوں ہے اور یوں ہے، آپ کی مراد ایک مرتبہ تیس  
(دونوں سے) تھی اور مرتبہ تیس سے۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ  
سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ  
لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا  
يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ :

۱۱۹۷۔ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ  
رکھے جائیں :

بَابُ ۱۱۹۷۔ لَا يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ  
بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ :

۱۱۹۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے  
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان  
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی  
شخص رمضان سے پہلے شعبان کی آخری تاریخوں میں ایک یا دو دن  
کے روزے نہ رکھے، البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو  
وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے گا

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمُ  
أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ  
الْيَوْمَ :

اس طرح کی احادیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہیں کہ شک کے دن روزہ نہ رکھا جائے۔ یعنی اتیس تاریخ کو اگر چاند نہ دکھائی دیا، بادل  
یا غبار کی وجہ سے اور یہ متعین نہ ہو سکا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن روزہ نہ رکھا جائیے اس حدیث میں ہے کہ رمضان سے پہلے ایک یا دو  
دن کے روزے نہ رکھے جائیں۔ مقصد ان احادیث سے آپ کا یہ تھا کہ اس طرح روزہ رکھنے سے رمضان کا غیر رمضان سے التباس پیدا ہو سکتا  
تھا اور شریعت اس طریقہ کو پسند نہیں کرتی اس وجہ سے آپ نے بار بار یہ فرمایا کہ چاند دیکھ کر ہی روزے شروع کئے جائیں اور چاند دیکھ کر  
ہی روزوں کا سلسلہ ختم کر دیا جائے لیکن اس سلسلے میں ایک اور حدیث بھی ہے جس کی تخریج ترمذی نے کی ہے کہ جب نصف شعبان باقی  
رہ جائے تو پھر روزے نہ رکھو، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں روزے رکھنے سے ممانعت، امت

بَاب ۱۱۹۸۔ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرِهَ  
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الْقِيَامِ الْفَجْرُ  
إِلَى نَسَائِكُمْ هُنَّ لَكُمْ وَآفَتُكُمْ  
لَكُمْ لَيْلٌ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ يَتَذَكَّرُ  
عَنْكُمْ قَاتِبَ عَلَيْكُمْ  
وَعَقَابَكُمْ قَالَتِ بَشِيرٌ هُنَّ وَبَشِيرٌ

مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ  
إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ  
الْفَجْرُ صَائِمٌ تَحَقَّرَ الْإِفْطَارُ قَامَ قِيلَ أَنَّهُ  
يُفْطَرُ لَهُ يَأْكُلُ لَيْلَةً وَلَا يَزُوهُ حَتَّى يُنْشِئَ وَرَأَى  
تَيْمُسَ بْنَ هُوَمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا قَلَمًا  
حَقَرَهُ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَتْ لِمَا عِنْدَكَ  
طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ انْطَلَقْتُ فَأَطْلُبُ لَكَ  
وَكَانَ يَوْمَهُ يَفْعَلُ فَعَلِبْنَهُ فَيَنَالُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ  
قَالَتْ خَبِيئَةٌ قُلْتُ قَلَمًا انْتَصَفَ النَّهَارُ فَنُشِئَ  
عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الْقِيَامِ  
الْفَجْرُ إِلَى نَسَائِكُمْ فَفَرَحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا  
وَقُلْتُ وَكَلِمَةً وَشَرُّهُوَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْغَيْطُ  
الْأَبْيَضُ مِنَ الْغَيْطِ الْأَسْوَدِ

۱۱۹۸۔ اللہ عزوجل کا ارشاد حلال کر دیا گیا ہے تمہارے  
لئے رمضان کی راتوں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا وہ تمہارا  
لباس ہیں تم ان کا لباس جو اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری  
چوری کرتے تھے، سو معاف کر دیا تم کو، اور درگزر کی تم سے  
پھر اب لو ان سے اور چاہو جو لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے تمہارا  
لئے۔

۷۸۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسیر بن  
نے ان سے ابو اسحاق نے، اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
(ابتداء میں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جب روزہ سے ہوتے (رمضان  
میں) اور افطار کا وقت آتا تو روزہ دار اگر افطار سے بھی پہلے سو جاتے  
تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی انہیں کھانے پینے کی  
اجازت نہیں تھی تا آنکہ پھر شام ہو جاتی (تو روزہ افطار کر سکتے تھے)۔  
تیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی روزے سے تھے، جب افطار کا  
وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے  
پاس کھانے کے لئے کچھ کھا با ہے؟ انہوں نے کہا کہ (اس وقت تو کچھ انہیں  
ہے، لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے لاؤں گی، دن بھر انہوں نے کام کیا  
نہا، اس لئے آنکہ لگ گئی، جب بیوی واپس ہوئی اور انہیں (سوئے  
ہوئے) دیکھا تو فرمایا، انسوس تم محروم ہی رہے۔ لیکن آدھے دن تک  
انہیں غشی آگئی، جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو  
یہ آیت نازل ہوئی ”حلال کر دیا گیا، تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں  
اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا، اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے۔ اور یہ  
آیت نازل ہوئی ”کھاؤ پیو، یہاں تک کہ نماز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے

پر شفقت کی وجہ سے ہے یعنی جب رمضان مبارک سامنے آ رہا ہے تو اب اس کی تیاریوں میں لگ جانا چاہیے اور روزے نہ رکھنے چاہئیں تاکہ  
رمضان سے پہلے ہی کہیں کمزور نہ ہو جائیں کہ یہ مہینہ عبادت اور محنت کا مہینہ ہے، لیکن جس حدیث میں ایک دن یا دو دن کے روزوں کی صفت  
ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کی قائم کردہ حدود وہیں کسی قسم کی دخل اندازی نہ ہونے پائے اور امت کہیں احتیاط اور نقشب میں نفل اور  
فرض کی تمیز نہ کھو بیٹھے اس لئے بعض فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ خاص خاص اہل علم کے لئے یوم شک کے روزے میں کوئی گراہت نہیں،  
کیونکہ ان سے حدود شریعت کے قائم رکھنے کی توقع ہے۔ حدیث کے آخری ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعض خاص دنوں میں  
روزہ رکھنے کا عادی تھا اور اتفاق سے وہ دن انیس یا اٹھائیس شعبان کو پڑ گئے تو ایسا شخص اس دن روزہ رکھ لے۔

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ  
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ  
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ  
إِلَى الْإِيلِ فِيهِ الْبَوَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے  
تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری  
سے (صبح کا ذب) پھر پورے کرو اپنے روزے غروب  
شمس تک، اس سلسلے میں براہِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی  
ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد سے ہے۔

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ لَمَّا  
تَرَكْتُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ  
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدَتٌ إِلَى عَقَالِ اسْوَدَ وَإِلَى  
عَقَالِ أَبِيصَ فَعَمَلْتُهَا تَحْتَ وَسَادَةٍ فَبَعَثْتُ  
أُنْظُرَ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَيْقِنُ لِي فَقَدَرْتُ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ  
لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ مَسَاوُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ  
فَرَمَاكَ اسْمُ مَرَادِ تَوَارَاتِ كَيْ تَأْيِيكَ (صبح کا ذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) سے تھی۔

۱۷۸۸- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے بشیم نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبدالرحمن نے بطریقی اور ان سے شعبی  
نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل  
ہوئی ”تاکہ تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے  
تو میں نے ایک سیاہ دھاری اور ایک سفید دھاری دونوں کو نیکہ کے نیچے رکھ لیا  
پھر انہیں میں رات دیکھتا رہا (کہ جب دونوں ایک دوسرے سے ممتاز  
ہوں تو کھانے پینے کا وقت ختم سمجھوں) لیکن (رات میں) ان کا رنگ  
ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوا، جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے  
فرمایا کہ اس سے مراد تورات کی تائیدی (صبح کا ذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) سے تھی۔

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَسَاةٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
حَارِثٍ مَرَّةً عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا  
اشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ  
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَتْ  
رِجَالٌ إِذَا ارَادَ الْغُصُومَ رَدَّطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ  
الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْأَسْوَدَ وَلَمْ يَنْزِلْ يَأْكُلْ حَتَّى  
يَتَبَيَّنَ لَهُ دَوِيَّتُهُمَا فَانْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ مِنَ الْفَجْرِ  
تَعْلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

۱۷۸۹- ہم سے سعید بن ابی مریم سے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حارث  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد نے۔  
اور محمد سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عسانہ محمد بن مطرف  
نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو حارث نے حدیث بیان کی  
اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت نازل ہوئی ”کھاؤ  
پیو، تاکہ تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہو جائے“  
لیکن ”من الفجر“ صبح کی اسے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے، اس پر کچھ لوگ  
نے یہ کہا کہ جب روزے کا ارادہ ہوتا تو سیاہ اور سفید دھاگے کے پاؤں  
میں باندھ لیتے تھے اور جب تک دونوں دھاگے پوری طرح دکھائی نہ دینے  
لگتے، کھانا پینا بند نہ کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ  
نازل فرمائے پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس سے مراد رات اور دن  
سے تھی۔

۷۔ ان آیات کے شان نزول میں بعض دوسرے واقعات کا ذکر احادیث میں آتا ہے، بہر حال اس میں کوئی استبعاد نہیں کسی آیت  
کے نازل ہونے کی منفرد وجہ ہو سکتی ہیں۔

**باب ۱۲۰۰۔** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَنَعَّكُمُ مِنْ سَحَرِكُمْ

أَذَانُ يَلَالٍ

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ أُسَمَاءَ عَنْ أَبِي أُسَمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَلَالَ كَانَ يُؤَذِّنُ يَلِيلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَرْنَهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِذَا لَمْ يَلَالِ إِلَّا أَنْ يَذُنَّ فَإِذَا يَنْزِلُ ذَا

ہوتا تھا کہ ایک پڑھتے (اذان دینے کے لئے) تو دوسرے اترتے ہوئے ہوتے (اذان دے کر)

**باب ۱۲۰۱۔** تَاخِيرُ السَّحْرِ

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِ ثَمَّةَ تَكُونُ مُسْرِعَتِي أَوْ رَكَّ السَّحُورَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۱۲۰۲۔** قَدْ رَكَّ بَيْنَ السَّحُورِ

وَصَلَاةِ الْفَجْرِ

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكُنْتُ كَمَا كُنْتُ

لے یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی۔ اس حدیث کو کتاب الصوم میں ذکر کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس باب کی احادیث میں ایک اذان کو سحری کا وقت بتانے کے لئے تسلیم کرتے ہیں ضیفہ کی طرح۔

لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری آخر وقت میں کھاتے تھے جب سحری سے فاذن ہوتے تو صبح صادق کا طلوع بالکل قریب ہوتا، اور رمضان میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر طلوع صبح صادق کے ساتھ ہی اندھیرے میں پڑھتے تھے اس لئے انہیں نماز میں حرکت کے لئے فوراً ہی مسجد نبوی میں حاضری دینی پڑتی تھی۔

۱۲۰۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد " بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہیں روکتی ؟

۷۹۰۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے ان سے عبد اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور عبید اللہ بن عمر نے یہی روایت اقسام بن محمد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیا کرتے تھے درمضان کے مہینہ میں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں تم کھاتے پیتے رہو، کیونکہ وہ صبح صادق کی طلوع سے پہلے اذان نہیں دیتے، اقسام نے بیان کیا کہ دونوں کی اذان کے درمیان صرف اتنا فاصلہ

۱۲۰۱۔ سحری میں تاخیر :

۷۹۱۔ ہم سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الغفر بن بن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سحری اپنے گھر کھانا، پھر جلدی کرتا تاکہ نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جائے۔

۱۲۰۲۔ سحری اور فجر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے ؟

۷۹۲۔ ہم سے مسلم بن ابیہم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ سحری ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے اور پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے میں نے پوچھا

لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری آخر وقت میں کھاتے تھے جب سحری سے فاذن ہوتے تو صبح صادق کا طلوع بالکل قریب ہوتا، اور رمضان میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر طلوع صبح صادق کے ساتھ ہی اندھیرے میں پڑھتے تھے اس لئے انہیں نماز میں حرکت کے لئے فوراً ہی مسجد نبوی میں حاضری دینی پڑتی تھی۔

کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے کے برابر)۔

۱۲۰۳۔ سحری کی برکت، جب کہ وہ واجب نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے اسے برابر روزے رکھے اور ان میں سحری کا ذکر نہیں کیا جاتا

۱۷۹۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جو یہ کہنے ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”صوم وصال“ رکھا تو صحابہ نے بھی رکھا لیکن صحابہ کے لئے اس میں دشواری ہو گئی، اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا، صحابہ نے اس پر عرض کی کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے (اللہ کی طرف سے)

۱۷۹۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الغفر بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے۔

۱۲۰۴۔ اگر روزے کی نیت دن میں کی؟ ام دردا رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو دردا رضی اللہ عنہ پوچھتے، کیا کچھ کھانا تمہارے پاس ہے؟ اگر ہم جواب نفی میں دیتے تو فرماتے کہ پھر آج میرا روزہ رہے گا، اسی طرح ابو طلحہ، ابو ہریرہ، ابن عباس اور عبد الجبار رضی اللہ عنہم نے بھی کیا۔

۱۷۹۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن، ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے کھانا کھا لیا ہے، وہ اب (دون ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا دیہ فرمایا کہ روزہ رکھے، اور جس نے نہ کھایا ہو وہ (تو بہر حال روزہ رکھے نہ کھائے)۔

بَيِّنَ الْاَذَانَ وَالشَّحُورَ قَالَى قَدْ رَحِمَ سَيِّدُ اَيَّةٍ

بَاب ۱۲۰۳۔ بَرَكَتَةُ الشَّحُورِ مِنْ غَيْرِ

اِنْجَابِ لِرَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْعَافَهُ وَأَصْلُوهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّحُورَ

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهَيْثُ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلُ قَوْمًا أَصْلُ النَّاسِ فَسَقَّ عَلَيْهِمْ فَمَقَاهُمْ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَمَقَاتِكُمْ إِنِّي أَهْلُ أَطْعَمُهُ وَأَسْقِيهِ

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ هَكَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْعَدُوا فَإِنَّ فِي الشَّحُورِ بَرَكَتًا

بَاب ۱۲۰۴۔ إِذَا نَوَى بِالشَّهَادَةِ صَوْمًا

وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَتْ أَبَوَالِدَ الدَّرْدَاءِ يَقُولُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ قُلْنَا قُلْنَا لَا قَالَ

تَوَانِي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا وَقَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَدِيْفَةُ

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلْيَتَمَتَّعْ وَأَوْ قَلْبَتُهُ وَمَنْ أَحْرَأَ كُلَّ قَلْبًا يَأْكُلْ

اے متواتر گئی دن کے روزے جب کہ افطار و سحری درمیان میں نہ ہو تو اسے یوم وصال کہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تو اس طرح روزے رکھتے تھے لیکن عام امت کو آپ نے منع فرمادیا تھا، تاکہ شاق نہ گزرے۔

اے یہ یاد رہے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے، فرض تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رمضان کے روزے



## باب ۱۲۵۔ الصَّائِمُ يَصِيحُ جَنَبًا

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ابْنِ الْغُبَيْرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَآبِي حِينَ

وَحَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْوَهْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ

عِنْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ مَوَاتٍ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ

أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ثُمَّ

يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ وَقَالَ مَوَاتٍ يَعْبُدُ الرَّحْمَنِ بْنِ

الْحَارِثِ أَقْسَمُ بِاللَّهِ لَشَفَرَةٍ بَيْنَهُمَا أَبَاهُ هَوَيْرَةٌ وَ

مَوَاتٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَكَرَهُ

ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَدَّرْنَا أَنَّ تَبْلَغَ بَدْرِي

الْحَلِيقَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هَوَيْرَةٍ هَالِكَةٌ أَرْضٌ فَقَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِأَبِي هَوَيْرَةٍ إِنِّي نَكِرْتُكَ أَمْرٌ وَكَوْ

لَا مَوَاتٍ أَقْسَمُ عَلَى فِيمَ تَعْدُ أَذْكُرُكَ كَذَلِكَ فَذَكَرَ

قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذَلِكَ حَدَّثَنِي

الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ هِشَامُ وَآبُو

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمْرَةَ عَنْ أَبِي هَوَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلِ أَسْنَدُ

عنها کے صاحبزادے نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو جو صبح کے وقت جنبی ہونے کی حالت

میں اٹھا ہو روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن پہلی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

## باب ۱۲۶۔ الْمُبَايَعَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ

عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ كَرْجُهَا

۱۲۰۵۔ روزہ دار، صبح کو اٹھا تو جنبی تھا،

۱۷۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے

ان سے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولیٰ شعیب نے

انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے

والد کے ساتھ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا،

ح اور ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں

زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام

نے خبر دی، انہیں ان کے والد عبدالرحمن نے خبر دی انہیں مروان نے خبر دی

اور انہیں عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر

ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے۔

پھر آپ غسل کرتے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے مروان نے عبدالرحمن

بن حارث سے کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ کو اس واقعہ سے خوف دلاؤ دیکھو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس

اس کے خلاف تھا، ان دنوں مروان (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے)

مدینہ کے حاکم تھے۔ ابو بکر نے کہا کہ عبدالرحمن نے اس بات کو پسند نہیں کیا اتفاق

سے ہم سب ایک مرتبہ ذوالحلیفہ میں جمع ہو گئے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

وہاں کوئی زمین تھی، عبدالرحمن نے ان سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات

کہوں گا، اور اگر مروان نے اس کی جیسے تاکید نہ کی ہوتی تو میں کبھی آپ کے

ساتھ اسے نہ پھیرتا دیکھو کہ مروان خلیفہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے

واجب اطاعت تھے، پھر انہوں نے عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی

حدیث ذکر کی اور کہا کہ فضل بن عباس جو بہت زیادہ جاننے والے تھے انہوں

نے بھی اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کتنی، امام اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما کے صاحبزادے نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو جو صبح کے وقت جنبی ہونے کی حالت

میں اٹھا ہو روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن پہلی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

۱۲۰۶۔ روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت، عائشہ رضی

اللہ عنہا نے فرمایا کہ روزہ دار پر بیوی کی شرمگاہ حرام ہے :

عاشوراء کے بجائے متعین اور فرض ہونے تو ان میں بھی یہ ضروری نہیں کہ رات ہی سے روزے کی نیت ہو، کیونکہ جب عاشوراء کا روزہ فرض تھا،

تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اس حدیث میں ہے دن میں ان لوگوں کے لئے باقی رکھنے کا اعلان فرمایا جنہوں نے کھانا نہ کھایا ہو معلوم

ہوتا ہے کہ اس روزہ کی مشروعیت بھی خاص اسی دن ہوئی تھی۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ رِيًّا وَكَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَارِبٌ حَاجَةً قَالَ طَاوُسُ أُولَى الْأَوْبَةِ الْأَخْصَى لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ ۝

بَابُ ۱۲۰۷۔ الْفُتْلَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَفَرَ قَامَنِي يَتِمُّ صَوْمَهُ

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقْبِلُ بَغْضَى آذَانِ أَحَبِّ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ فَجَحْتُ ۝

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْمِلَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ نِيَابَ حِضَّتِي فَقَالَ مَالِكٌ أَنْفُسْتُ قُلْتُ لَعَنَ قَدْ حَدَّثْتُ مَعَهُ فِي الْغَيْمِلَةِ وَكَانَتْ حَتَّى دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ۝

بَابُ ۱۲۰۸۔ اغْتِسَالُ الصَّائِمِ وَبَلَّ

۱۷۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے تھے، لیکن اپنی ازواج کے ساتھ تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے (آئی حضور تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے، بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مآرب، حاجت ضرورت کے معنی میں ہے، طاووس نے فرمایا کہ اولی الاربۃ، اس اہم کو کہیں گے جسے عورتوں کی کوئی ضرورت نہ ہو۔

۱۲۰۷۔ روزہ دار کا بوسہ لینا، جابر بن زید نے فرمایا کہ اگر کسی (عورت) کو دیکھنے سے انزال ہو گیا تو (روزہ دار کو) اپنا روزہ پورا کرنا چاہیئے۔

۱۷۹۸۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے - ۷ اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج کا روزے سے ہونے کے باوجود بوسہ لیا کرتے تھے، پھر آپ نہیں۔

۱۷۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے، ان سے ام سلمہ کی صاحبزادی زینب نے اور ان سے ان کی والدہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں (لیٹی ہوئی) تھی کہ مجھے حیض آگیا، اس لئے میں آہستہ سے نکل آئی اور اپنا حیض کا کپڑا پہن لیا، آئی حضور نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ حیض آگیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں، پھر میں آپ کے ساتھ اسی چادر میں چلی گئی ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل (جنبات) کیا کرتے تھے۔ اور آئی حضور روزے سے ہونے کے باوجود ان کا بوسہ لے لیتے تھے۔

۱۲۰۸۔ روزہ دار کا غسل کرنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

ابْنُ عُمَرَ قَوْبًا قَالَا عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ  
وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ اَلْعَتَمَةَ وَهُوَ صَائِمٌ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ اَنْ يَتَقَطَّعَ  
اَلْقِدْرُ اَوْ الشَّيْءُ وَقَالَ اَلْحَسَنُ لَا بَأْسَ  
بِاَلْتَقْطِيعَةِ اَلْقِدْرِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ  
ابْنُ مَسْعُودٍ اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ  
فَلْيُصْبِحْ دِهْنًا مُتَرَجِّلًا وَقَالَ اَنَسُ  
اَنَّ اِبْنَ اَبِي اَتَقَعَهُ فِيهِ وَاَنَا صَائِمٌ  
وَيُذَكِّرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِنَّهُ اسْتَاثَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ  
عُمَرَ يَسْتَاكُ اَوَّلَ السَّهْرِ وَاخِرَهُ وَلَا  
يَسْتَلِمُ رِيقَهُ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ اَزْدَةَ رِيقُهُ  
لَا اَقُولُ يُفْطَرُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ  
بِاَلشَّوَاثِ اَلرَّطْبِ قِيْلَ كَيْ تَطْعَمُ قَالَ  
وَالسَّاءُ كَيْ تَطْعَمُ وَاَنْتَ تَمْنِيهِمْ يَه  
وَلَمْ يَرَ اَنَسُ وَاَلْحَسَنُ وَاِبْنُ اَبِي هِنْدٍ  
لِلصَّائِمِ بَأْسًا

اس پر آپ نے فرمایا، کیا پانی کا مزا نہیں ہوتا؟ حالانکہ تم اس سے کھلی کرتے ہو، انس، اور حسن اور ابو ہریرہ روزہ دار کے لئے

سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں خیال کرنے تھے۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي شِهَابٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَآبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَاشَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرُكَ اَللَّجْدُ  
فِي رَمَضَانَ مِنْ فَيْزِ حُلِيمٍ فَيَعْتَسِلُ وَيَصُومُ  
۸۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بْنِ عَقْبٍ اَلرَّحْمَنِ  
ابْنِ اَلْعَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَلْمُغِيرَةِ اَنَّهُ سَمِعَ  
اَبَا بَكْرٍ بْنَ عَقْبٍ اَلرَّحْمَنِ كُنْتُ اَنَا وَآبِي قَدْ قَبْتُ  
مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَاشِشَةَ قَالَتْ اَشْهَدُ

نے ایک کپڑا تر کر کے اپنے جسم پر ڈال لیا، حالانکہ آپ روزے  
سے تھے۔ شعبی، روزے سے تھے لیکن حمام میں غسل کے  
لئے اٹھئے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بانڈی یا کسی  
چیز کا مزہ معلوم کرنے میں (زبان پر رکھ کر) تو کوئی حرج  
نہیں، حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے کھلی  
اور ٹھنڈی حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں، ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی کو روزہ رکھنا ہو تو وہ صبح  
کو اس طرح اٹھے کہ تیل لگا ہوا ہو اور گنگا کیا ہوا ہو، انس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک بزن و حوض کی  
طرح، پتھر کا بنا ہوا ہے جس میں روزے سے ہونے کے باوجود  
میں داخل ہو جاتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ  
روایت ہے کہ آپ نے روزہ میں مسواک کی تھی، ابن عمر رضی  
اللہ عنہما نے فرمایا کہ دن کی ابتداء اور انتہا (ہر وقت)  
مسواک کرنی چاہیئے، البتہ اس کا حق نہ نکلے، عطاء رحمۃ  
اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حقو کنگل لیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ روزہ  
ٹوٹ گیا، ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تر مسواک کرنے  
میں کوئی حرج نہیں ہے کسی نے کہا کہ اس کا تو ایک مزا ہوتا ہے  
اس پر آپ نے فرمایا، کیا پانی کا مزا نہیں ہوتا؟ حالانکہ تم اس سے کھلی کرتے ہو، انس، اور حسن اور ابو ہریرہ روزہ دار کے لئے

۸۰۰۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی اسی سے ابن وہب نے حدیث  
بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے  
عروہ اور ابو بکر نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رمضان میں فجر کے  
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احکام سے نہیں (بلکہ اپنی ازواج کے ساتھ  
ہم بستری کی وجہ سے) غسل کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

۸۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولى  
سمی نے، انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ  
میرے والد مجھے ساتھ لے کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر  
ہوئے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَتْ  
تَصْبِيغُ حُجُبًا مِّنْ جِهَائِهِ غَيْرَ اخْتِلَامٍ لَّكَ يَتَّصِلُ  
لَكَ أَحَلَّ عَلَى أَمْرٍ سَلَّمَ فَكَانَتْ مِثْلَ ذَلِكَ

**باب ۱۲۰۹۔** النَّسَائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ  
نَاسِيًا وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ اسْتَنْمَرْتَ دَخَلَ  
النَّاسُ فِي حُلُقِهِ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ  
وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ دَخَلَ حُلُقُهُ الدَّهَابُ  
فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ  
إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

**۱۸۰۲۔** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ  
بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ سِينِينَ  
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا نَسِيَ قَاكَلَ وَشَرِبَ قَلْبَيْتَمَ مَمْنُومَهُ  
فَوَاسْمًا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

**باب ۱۲۱۰۔** سَوَاكِ التَّوَطُّبِ وَالْيَاسِ  
بِلِقَائِهِ وَيَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُخَصِّمُ أَوْ أُعَدُّ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَرَّأَنَّ اسْتَقَى عَلَى أُمَّتِي  
لَا مَرْتَهٌ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ  
وَيَزُولُ تَحُولًا عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ  
حَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْصُ النَّسَائِمَ مِنْ غَيْرِهِ  
وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَظْهَرَةٌ لِّلْقَمْرِ مَرَّصَاةٌ  
لِّلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يُبْتَلِغُ رِيقُهُ

صبح جنبی ہونے کی حالت میں کرتے، اختلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع  
کی وجہ سے! پھر آپ روزہ سے رہتے (یعنی غسل فجر کی نماز سے پہلے،  
سحری کے وقت کے نکل جانے کے بعد کرتے تھے) اس کے بعد ہم ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بھی اس طرح حدیث بیان کی،

۱۲۰۹۔ روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے، عطاء نے فرمایا

کہ اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا، اور (دو پانی) بغیر اختیار  
طور پر حلق کے اندر چلا گیا، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں،  
بشرطیکہ اسے روکنے کی اقدت اس میں نہ رہی ہو جس  
نے فرمایا کہ اگر روزہ دار کے لئے حلق میں کھسی چلی گئی تو اس پر  
قضا ضروری نہیں، حسن اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر بھول کر  
جماع کر لی ہو تو اس پر نفا واجب نہیں ہوتی۔

۱۸۰۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہیں یزید بن زریع نے  
خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سیرین نے حدیث  
بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، اگر کسی نے بھول کر کھا پی لیا ہو تو پنا روزہ جاری رکھنا  
چاہیئے کہ یہ اسے اللہ نے کھلایا اور سیراب کیا ہے۔

۱۲۱۰۔ روزہ دار کے لئے تریا خشک مسواک، عامر بن  
ربیعہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ انہوں  
نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی  
حالات میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا، جسے میں شمار  
میں نہیں لا سکتا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ اگر میری امت پر یہ شاق  
نہ گزرتا تو میں ہر وضو کے لئے مسواک کا حکم دے دیتا۔  
اسی طرح کی حدیث جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی  
بھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے اس میں  
آں حضور نے روزہ دار وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان  
نقل کیا کہ (مسواک) منہ کو پاک رکھنے والی اور رب کی  
رضا کا سبب ہے۔ عطاء اور قتادہ نے فرمایا کہ اس کا

تھوک بھی نکل سکتا ہے۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمرَانَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَأَثَرَمَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَضَ وَاسْتَنْشَرَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْيَرْبُوقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْيَرْبُوقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ تَحَوُّ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ يَصُتِي رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ لِنَفْسِهِ فِيهِمَا شَيْئًا إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۖ

**باب ۱۲۱۔** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِئْ بِسُجُودِ

الْمَاءِ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الْمَاءِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ الْهَسَنُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ إِنْ تَمَضَضْتَ ثُمَّ أَثَرَمْتَ مَاءً فِيهِ

مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّكَ إِنْ لَمْ يَزِدْ دِرْبَقَهُ

وَمَا ذَا بَقِيَ فِيهِ وَلَا يَنْصَعُ الْغُلْظُ

فَإِنْ أَرَدْتَ دِرْبَقَ الْغُلْظِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ

يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُكْمِلُ عَنْهُ فَإِنْ اسْتَنْشَرَهُ

قَدْ حَلَّ الْمَاءُ حُلْفَهُ لَا بَأْسَ بِأَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ

اِخْتِيَارِي طَوِيرَ حُلْفِهِ لَمْ يَبْلُغْ لَمْ يَبْلُغْ لَمْ يَبْلُغْ

**باب ۱۲۲۔** إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَ

يُنْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ

يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ وَلَا مَرَضٍ

۱۸۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن زید نے ان سے حمران نے، انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، آپ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر مضمضہ کیا اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھو دیا اور ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر ہاتھ بایاں کہنی تک دھویا، تین تین مرتبہ، اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ دھنسا پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھویا، آخر میں فرمایا کہ جس طرح میں نے وضو کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا اور پھر فرمایا تھا جس نے میری طرح وضو کیا، پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات و وسوس گزرنے نہیں دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۱۲۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جب کوئی

وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالنا چاہیئے مگر حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں

کی حسن نے فرمایا کہ ناک میں دوا وغیرہ بچڑھانے میں اگر

وہ حلق تک نہ پہنچے، کوئی مخرج نہیں ہے اور روزہ دار سر

مجمعی لگا سکتا ہے، عطاء نے فرمایا کہ اگر مضمضہ کیا اور پھر

اپنے منہ کے پانی کی کھلی کر دی تو کوئی مخرج نہیں لیکن اس کا

تھوک نہ نگلنا چاہیئے اور اب اس کے منہ میں باقی ہی کیا رہ

گیا؟ اور مصطکی نے چہانی چاہیئے، اگر کوئی مصطکی کا تھوک

نگل گیا، تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا البتہ اس

سے روکنا چاہیئے، اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا اور پانی وغیرہ

اِخْتِيَارِي طَوِيرَ حُلْفِهِ لَمْ يَبْلُغْ لَمْ يَبْلُغْ لَمْ يَبْلُغْ

۱۲۲۔ اگر رمضان میں کسی نے جماع کیا؟ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی روایت نقل کی جاتی ہے کہ اگر

کسی شخص نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر روزہ

سے شیخ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی تھوک منہ میں جمع کر کے اور پھر ایک ساتھ نکلے تو مجروحہ ہے ورنہ معمول کے مطابق تھوک نکلنے میں کوئی کراہت نہیں۔

نہیں رکھا، تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ نہیں بن سکتے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا سعید بن مسیب، شعبی، ابن عبید، ابراہیم، قتادہ اور حماد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں ایک دن روزہ رکھنا چاہیئے۔

۱۸۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا، ان سے یحییٰ نے ابو سعید کے صاحبزادے پی حدیث بیان کی، انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے خبر دی، انہیں محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام بن غویلد نے اور انہیں عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں تو برباد ہو گیا، آں حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ رمضان میں میں نے (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی، عقوڑی دیر بعد اسی حضور کی خدمت میں (کھجور کا) ایک ٹوکرا جس کا نام عروق تھا، پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ برباد ہونے والا شخص کہاں ہے اس نے کہا کہ حاضر ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اسے صدقہ کر دو،

۱۲۱۳۔ اگر کسی نے رمضان میں جماع کیا؟ اور اس کے پاس

کوئی چیز نہیں تھی، پھر اسے صدقہ دیا گیا تو اس کا کفارہ دیدینا چاہیئے

۱۸۰۵۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جسد بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا، آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ اس نے کہا کہ نہیں، پھر آپ نے دریافت فرمایا، کیا پہرے بپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں، آخر آپ نے پوچھا کیا تمہارے اندر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے؟ اس نے اس کا جواب بھی نفی میں دیا، راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر عقوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے، ہم بھی اپنی اسی حالت

تَمُتُ فَيُضِيهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَلَّاهُ  
وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ  
بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَ  
ابْرَاهِيمُ وَقتادہ وَحَتَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ  
يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ غُوَيْلِدٍ عَنْ  
عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ  
عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ اخْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ  
اصْبِرْ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فَقَالَ آتِ  
الْمُخْتَرِقُ قَالَ آتَا قَالَ تَعَمَّدَ قِيَامَهُ

باب ۱۲۱۳۔ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ

لَهُ شَيْءٌ فَتُعْطَى عَلَيْهِ فُلُكَيْفَرُهُ

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ هَكَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ  
عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا  
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ ثَمَنَ رَمَضَانَ  
مُسْتَعَارًا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ  
مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِقُ فِيهَا تَمْرًا وَالْعَرَقُ الْمِثْلُ

قَالَ آيِنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ  
بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعْلَى اَلْفَقَرِ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَوْلَاهُ مَا بَيْنَ كَذَبَتَيْهَا يُؤَيِّدُ الْحَقَّ قَائِلُ  
بَيْنَ اَفْقَرٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فَصَحِّحْ اَلنَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ اَنْبَاؤُهُ ثُمَّ قَالَ  
اَطْعِمْنَاهُ اَهْلَكَ ۝

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک بڑا گورا عرق نامی پیش کیا  
گیا، جس میں کھجوریں تھیں عرق کو کرے کو کہتے ہیں، آں حضورؐ نے دریافت  
فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا کہ  
اسے وا اور صدقہ کرو دو، اس شخص نے کہا کیا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے  
سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں گا؟ بخدا ان دونوں پتھر بیلے میدانوں کے  
ورمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے آگے کے وانت دیکھے جاسکے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروالوں ہی کو کھلا دو۔ ۱۷۱۴  
۱۷۱۴۔ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت ہو نیاوال شخص  
کیا اس کے گھروالے محتاج ہوں تو وہ انہیں کفارہ کا کھانا کھلا سکتا ہے

بَابُ ۱۷۱۴۔ الْجَابِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ  
اَهْلَهُ مِنَ الْكُفَّارَةِ اِذَا كَانَ مُتَحَارِجًا ۝

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَنْ ثَمَّانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ التَّوْحِيدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَهُ دَجْلٌ اِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّا الْاَوْبَرُ وَقَعَ  
عَلَى اَمْرَانِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تَحْتَرِرُ  
رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَكُنْتَ طَيْعُ اَنْ تَعْمُرَ شَهْرَيْنِ  
مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ اَتَجِدُ مَا تَطْعِمُ بِهِ يَتَتَبِعُ  
مُسْكِنُنَا قَالَ لَا قَالَ فَأَرْقِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَعْزِقُ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ النَّبِيُّ قَالَ اَطْعِمُ

۱۸۰۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر  
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زہری نے ان سے حمید بن  
عبدالرحمن اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص بنی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ بدنصیب رمضان  
میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہے، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا  
تمہارے پاس اتنی استطاعت ہے کہ ایک غلام آزاد کر سکو؟ اس نے  
کہا کہ نہیں، آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تم پر پے دو مہینے کے روزے رکھ  
سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی  
استطاعت ہے کہ ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ اب اس کا جواب

سے روزے کے کفارے کا اصول جہورامت کے یہاں یہ ہے کہ اگر غلام اس کے پاس ہو تو اسے آزاد کر دے۔ اسلام نے غلامی کی رسم کو پسند نہیں کیا ہے  
لیکن اس کی اتنی مختلف اور متنوع شکلیں دینا میں موجود تھیں کہ یک دم ان کا مٹانا بھی ممکن نہیں تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف  
اس سلسلے میں اصلاحات کر دیں اور غلام کے ساتھ جو ایک مظلومیت کا تصور قائم تھا اس کی تمام صورتوں کو آپؐ نے ختم کرنے کا اعلان کر دیا پھر  
غلام آزاد کرنے پر آپؐ نے اتنا زور دیا اور بہت سی صورتوں میں اسے ضروری قرار دیا کہ آہستہ آہستہ دنیا سے غلامی کا رواج باآخر ختم ہی  
ہو گیا۔ تو کفارہ میں ترتیب کے اعتبار سے پہلے تو غلام آزاد کرنا ضروری ہے لیکن اب غلامی کا رواج ختم ہو گیا ہے اس لئے اس کا سوال ہی نہیں  
رہتا۔ دوسرے درجہ میں اسلام نے یہ بتایا کہ اگر غلام نہ ملیں یا کسی کے پاس غلام نہ ہوں تو دو مہینے کے روزے رکھنا ضروری ہیں اگر اتنے روزے رکھنے  
کی استطاعت نہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا نا ضروری ہے اب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو  
اور صدقہ میں کہیں سے کوئی چیز ملے تو اس کو کفارہ میں دے دینا چاہیئے۔ ۱۷۱۵ دوسری احادیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
یہ تمہارے لئے جائز ہے اس کے بعد ہر کسی کے لئے صدقہ کا یہ طریقہ جائز نہ ہوگا۔

۱۷۱۵۔ یہ کسی بھی امام کا مسلک نہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان صرف اس لئے قائم کیا کہ اس طرح کی ایک حدیث موجود تھی، اسی وجہ  
سے جملہ سوالیہ رکھا گویا اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے، بلکہ ناظرین کو دلائل مکر دیتے ہیں۔

ہذا عَنْكَ قَالَ عَتَى أَخُوهُ مِنَّا مَا بَيْنَ لَا تَبَيِّنَا  
 أَهْلُ بَيْتِ أَخُوهِ مِنَّا قَالَ قَاطِعُهُ أَهْلَكَ  
 حضور نے فرمایا کہ اے جاؤ اور اسے اپنی طرف سے (مخابوں کو) اٹھلا دو، اس شخص نے کہا، اپنے سے بھی زیادہ محتاج کو، حالانکہ ان دو میلہ والے کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں، ان حضور نے فرمایا کہ پھر اپنے گھر والوں ہی کو اٹھلا دو،

۱۲۱۵۔ روزہ دار کا پھینا لگوانا اور تے کرنا۔ مجھ سے پہلی بن سالم نے بیان کیا ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حکم بن ثوبان نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب کوئی تے کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے تو چیز باہر آتی ہے اور اندر نہیں جاتی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے ابن عباس اور عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ روزہ (ٹوٹتا ہے) ان چیزوں سے جو اندر جاتی ہیں ان سے نہیں جو باہر آتی ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی روزہ کی حالت میں پھینا لگوانے سے لیکن بعد میں اسے ترک کر دیا تھا اور رات میں پھینا لگوانے سے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی رات میں پھینا لگویا تھا بکیر نے ام علقمہ سے کہا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں (روزہ کی حالت میں) پھینا لگواتے تھے اور آپ ہمیں روکتی نہیں تھیں، حسن رحمۃ اللہ علیہ سے منع ہوا افراد مروغار روایت کرتے ہیں کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھینا لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں کا) روزہ ٹوٹ گیا مجھ سے عیاشی نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے حسن نے سابقہ حدیث کی طرح۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں، پھر فرمایا کہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۱۲۱۵۔ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْ لِقَبَائِرِهِ  
 وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ حَدَّثَنَا مَعْنُوِيَّةُ  
 عَنْ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ  
 عَنْ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَامَ فَلَا  
 يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُوِيْمُ وَيَذْكُرُ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَضْمُ  
 وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَبِكْرِمَةِ الْقَوْمِ وَمَا  
 دَخَلَ وَكَيْسٌ وَمَا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ  
 يَخْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَ فَكَانَتْ  
 يَخْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَخَتَمَهُ أَبُو مُوسَى لَيْلًا  
 وَيَذْكُرُ عَنْ سَعِيدٍ وَرَيْدٍ بَنِ آدَقَمٍ وَأُمِّ  
 سَلَمَةَ أَخْتَجِمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ  
 أُمِّ عُلْقَمَةَ كُنَّا نَخْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا  
 تَنْهَى وَيُزَوِّى عَنِ النَّحْسِ عَنْ غَيْرِ  
 وَاحِدٍ مِمَّنْ مَوْعَا فَقَالَ أَفْطَرَ الْعَاجِمُ  
 وَالْمَعْمُورُ وَقَالَ لِي عِيَاشٌ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ النَّحْسِ  
 مِثْلَهُ قِيلَ كَيْسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَغْلَمُ

لے مصنف نے اس باب میں دو مسئلے ایک ساتھ رکھ دیئے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک بنیادی اصول روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا یہ ہے کہ اگر کوئی چیز پیٹ میں جائے یا انسان کا جزو بدن بنے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن پیٹ یا جسم انسان سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، قدیم زمانہ میں خراب خون نکلنے کی ایک صورت تھی جس کا نام پھینا لگوانا تھا اس صورت میں نکلنے والے کو بھی اپنے منہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے، حدیث میں ہے کہ پھینا لگوانے والا اور نکلنے والا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس حدیث کو جہور علماء امت حقیقت پر محمول نہیں کرتے بلکہ اس کی تائید کرتے ہیں اسی طرح تے کے سلسلہ میں بھی مصنف کا مسلک اپنے اسی اصول پر ہے کہ اندر سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن جہور امت کے یہاں روزہ ٹوٹنے



۱۸۰۷۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں بھی پھینا گلوایا اور روزہ کی حالت میں بھی پھینا گلوایا۔

۱۸۰۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پھینا گلوایا۔

۱۸۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ثابت بن ابی لیثی سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ لوگ روزہ کی حالت میں پھینا گلوانا پسند نہیں کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں البتہ کمزوری کے خیال سے (روزہ میں نہیں گلواتے تھے) شبانہ نے یہ زبانی کی ہے کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ (ایسا ہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کرتے تھے) ۱۲۱۴ سفر میں روزہ اور افطار ۶

۱۸۱۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق شیبانی نے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے سنا کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) آں حضور نے ایک صاحب سے فرمایا کہ اگر کر میرے ستو گھول لو، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ابھی تو سوزج باقی ہے، لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اگر کر میرے ستو گھول لو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا، پھر آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے یعنی اس وقت سوزج ڈوب جاتا ہے اس کی متابعت جبریر اور ابو بکر بن عیاض نے شیبانی کے واسطے سے کی ہے اور اس سے ابواسحاق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے،

۱۸۱۱۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی یہ اصول نہیں ہے۔ نئے میں بھی بعض صورتوں میں جہور کے یہاں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُخْرِمٌ وَاخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ۖ

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ۖ

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ الْبُتَّانِ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَرَأَى شِبَابَهُ شُعْبَةَ عَلَى مَقْعِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

### باب ۱۲۱۴۔ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ ۖ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ الرَّحِيلُ بْنُ أَنَزَلٍ فَأَجَدْتُ فِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجَدْتُ فِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجَدْتُ فِي فَأَنْزَلَ فَأَجَدْتُ كَذَبْتُ ثُمَّ رَحِمَ يَدِي وَهَمَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ عَمَلْنَا فَقَدْ أَفْطَرْنَا أَصَابَكُمْ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَابُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ۖ

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

حَمْرَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْرَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ  
الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ  
فِي الشَّفْرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ  
فَصُومِي فَإِنْ شِئْتَ فَافْطُرِي ۝

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر میں بھی ہمیشہ روزے رکھتا ہوں۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں سفر میں بھی روزے رکھتا ہوں، وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے (رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں) آں حضور نے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھو اور چاہے بے روزے رہو۔

۱۲۱۷۔ رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد کسی نے اگر سفر کیا؟

۱۸۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفتح مکہ کے موقع پر مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا، ابو عبداللہ نے کہا کہ عسفان اور قدید کے درمیان کدید ایک تالاب ہے۔

۱۸۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے دن انتہائی گرم تھا اگر می کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ پکڑ لیتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ کے سوا، اور کوئی شخص، شرکار سفر میں روزہ سے نہیں تھا۔

بَابُ ۱۲۱۔ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ،  
۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْرَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي الشَّفْرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُومِي فَإِنْ شِئْتَ فَافْطُرِي ۝  
۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ ۝

بَابُ ۱۲۱۸۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۱۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، اس شخص

سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں، جس دن سفر شروع ہوا اس دن کا روزہ رکھنا بہتر ہے لیکن پھر سفر کے باقی ایام میں روزہ نہ رکھنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

اسکے متعلق، جس پر شدت گرمی کی وجہ سے سایہ کر دیا۔  
تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۱۸۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد الرحمن انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک جمعہ دیکھا جس میں ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ آپ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۱۲۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (سفر میں) روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۸۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے۔ (سفر میں بہت سے روزے ہوتے اور بہت سے چھوڑ دیتے) لیکن، روزہ دار بے روزہ دار پر اور روزہ دار پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کرتے تھے۔

۱۲۲۰۔ جس نے سفر میں اسلئے روزہ چھوڑا تاکہ لوگ دیکھ سکیں،

۱۸۱۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حنیفہ ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے مکہ کے لئے سفر شروع کیا تو آپؐ روزے سے تھے پھر جب آپؐ عسکان پہنچے تو پانی منگوایا اور اسے اپنے ہاتھوں سے (منہ تک) اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر آپؐ نے روزہ چھوڑ دیا تاکہ مکہ پہنچے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی اور نہیں بھی رکھا، اس لئے جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۲۲۱۔ (قرآن کی آیت) جن لوگوں کو روزہ کی طاقت ہے

ان پر فدیہ ہے ابن عمر اور سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ دوا پر

وَسَلَّمَ يَسْنَ ظِلًّا عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ  
لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ۝

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلْنَا شَهْرَ رَجَبٍ وَرَأَيْنَا أَقْلَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ قَرَأَ زِحَامًا وَدَجَلًا فَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ، وَمِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ۝

بَابُ ۱۲۱۹۔ لَمْ يَتَّبِعْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ ۝

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلْنَا شَهْرَ رَجَبٍ وَرَأَيْنَا أَقْلَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ قَرَأَ زِحَامًا وَدَجَلًا فَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ، وَمِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ۝

بَابُ ۱۲۲۰۔ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ ۝

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْقَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَدَقَّقَهُ إِلَى يَدِ يَمِينِهِ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ۝

بَابُ ۱۲۲۱۔ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ ۝ قَالَ ابْنُ عُثْمَرَ وَمَسْلَمَةٌ

بُنِيَ الْأَكْوَءُ تَسَخَّتْهَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي  
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ  
مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ  
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ  
عَالِي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ  
اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ  
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى  
مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ وَقَالَ  
ابْنُ نَجِيحٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو  
بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي تَيْلَانٍ حَدَّثَنَا  
أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ رَمَضَانَ نَشَقُّ عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ مِنْ  
أَطْعَمَهُ كُلَّ يَوْمٍ فَيُسْكِنُنَا تَرَكْتُ الصَّوْمَ  
مَتَنٍ يُطَيِّفُهُ وَرُخَصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ  
تَسَخَّتْهَا وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ فَايْمُرُوا  
بِالصَّوْمِ ۝

والی آیت کو اس آیت نے) منسوخ کر دیا ہے، رمضان  
ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا، لوگوں کے لئے  
ہدایت بن کر اور راہ یابی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کے  
روشن دلائل کے ساتھ اپس جو شخص بھی تم میں سے اس  
مہینہ کو پلے، وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض  
ہو یا سفر، تو اس کو گنتی پوری کرنی چاہیئے اور دونوں کی  
اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے، دشواری  
ڈالنا نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ  
کی اس بات پر بڑائی بیان کر دو کہ اس نے ہمیں ہدایت دی  
اور تاکہ تم احسان مانو، ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے العشاء  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن مرہ نے حدیث بیان  
کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بیان کی کہ رمضان میں جب  
روزے کا حکم نازل ہوا، تو بہت سے لوگوں پر بڑا دشوار گزرا  
چنانچہ بہت سے لوگ جو روزانہ ایک سیکین کو کھانا کھلا سکتے  
تھے انہوں نے روزے چھوڑ دیئے، حالانکہ ان میں روزے

رکھنے کی طاقت تھی، بات یہ تھی کہ انہیں اس کی اجازت بھی دے دی گئی تھی (قرآن کی اس آیت میں کہ) ”جن لوگوں کو روزہ  
کی طاقت ہے ان پر فدیہ ہے“ پھر اس اجازت کو آیت ”تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم روزے رکھو“ نے منسوخ کر دیا اور  
اس طرح لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم ہو گیا۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَرَأَ فِيهِ طَعَامُ مُسْكِينٍ قَالَ هِيَ مَلْسُوخَةٌ  
۱۸۱۸۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن علی نے حدیث  
بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ بالا) فدیہ طعام مسکین پڑھی اور فرمایا  
کہ یہ منسوخ ہے۔

۱۲۲۲۔ رمضان کی قضا کی جائے؟ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے متفرق دنوں میں رکھنے میں  
کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم صرف یہ ہے  
کہ ”پس گنتی پوری کرو اور دونوں کی“ سعید بن مسیب  
نے فرمایا کہ (ذی الحجہ کے) دس روزے (اس شخص کے  
لئے) جس پر رمضان کے روزے واجب ہوں اور ان

بَاب ۱۲۲۲۔ مَتَى يُفْضَى قِضَاءُ رَمَضَانَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدَّ بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ  
أُخَرَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ  
فِي مَوْمِرِ الْعَشْرِ لَا يَضِلُّهُ عَنِّي بَدَأُ  
بِرَمَضَانَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا انْقَرَضَ

حَتَّىٰ جَاءَ رَمَضَانُ اَتَرُ بِصَوْمِهِمْ اَوْ لَمْ  
يَتَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ يُطْعِمُهُ  
وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا طَعَامَ اَنَسَا قَالَ  
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۝

کی قضا ابھی تک نہ کی ہو) رکھنے مناسب نہیں ہیں، بلکہ  
رمضان کی قضا شروع کر دینی چاہیئے ابراہیم نے فرمایا  
کہ اگر کسی نے کوتاہی کی (رمضان کی قضا میں) اور دوسرا  
رمضان بھی آگیا تو دونوں روزے رکھنے چاہئیں، ان کے  
اس کی کوتاہی کی وجہ سے دمکیوں کو کھانا کھلانا واجب  
نہیں ہوتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مرسل ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اسے دمکیوں کو کھانا  
کھلانا چاہیئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ دوسرے دنوں میں گنتی

پوری کی جائے۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ  
فَمَا اسْتَطِيعُ اَنْ اُضَيِّقَ اِلَّا فِي شُعْبَانَ قَالَ يَحْيَىٰ  
الْتِغْلُ مِنَ التَّيِّبِ اَوْ بِالْيَسْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِاسْمِ اللّٰهِ اَلْحَائِضُ تَكُونُ الصَّوْمُ  
وَالصَّلَاةُ وَقَالَ ابُو السَّرِّادِ اِنَّ الشُّكْنَ  
وَوَجُوهَ الْعَقِّ لَتَاْنِي كَثِيْرًا عَلٰى خَلَاْفِ  
الرَّايِ فَلَا يَجِدُ السُّلَمِيُّوْنَ بُدَاً مِّنْ اَتْبَاعِهَا  
مِنْ ذٰلِكَ اِنَّ اَلْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ  
وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ ۝

۱۸۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث  
بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا  
کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتیں کہ رمضان کا روزہ مجھ سے  
چھوٹ گیا نو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی یحییٰ نے کہا کہ  
یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے تھا۔

۳۳۳۳۔ اے عائشہ روزہ اور نماز چھوڑ دے، ابو الزناد نے فرمایا  
کہ سنیتیں اور حق باتیں، اکثر بظاہر امتی کے خلاف بھی معلوم ہوتی  
ہیں، لیکن مسلمانوں کو بہر حال اس کی پیروی کرنی ہے کہ عائشہ  
روزے تو قضا کرے گی، لیکن نماز کی قضا اس پر نہیں ہے۔

یعنی ہمارا ایمان اس حضور اور آپ کی رسالت پر ہے، آپ صادق و مصدوق اور آپ کی رسالت و نبوت حق اور واضح آپ کے تمام پیغامات اور  
آپ کی تمام رسالت اللہ کی طرف سے ہے اس لئے آپ جو کچھ بھی فرمائے ہیں، اس ثبوت کے بعد کہ وہ واقعی آپ کا فرمان یا قرآن مجید کی کوئی آیت ہے، یہیں کسی پس  
دپیش کے بغیر تسلیم کر لیا ہے صحیح اور حق بات ضروری نہیں کہ ہر کسی کی سمجھ میں ہی آجائے دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں، اس میں وضع حق اور یہ بھی صدائیت بھی شامل  
ہیں، جس پر دنیا والوں کی رائے مختلف نہ رہی ہو۔ اس لئے انسان کی عقل معیار حق و صداقت نہیں بن سکتی، جب ہم نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا صادق  
و مصدوق بنی مان لیا تو پھر آپ کی ہر بات ہی تسلیم کر لینی چاہیئے، انسان نے حق اور صداقت کو بھی اٹھانا بنا دیا ہے، حالات کے تغیر و تبدل کے ساتھ حق اور صداقت کے معیار  
بھی بدلتے رہتے ہیں آج ایک کام اچھا ہے سب اسے مانتے اور پسند کرتے ہیں لیکن آگے والا اسے جھٹا دینا ہے اور انہیں مانتے والوں کے پوتوں اور پڑپوتوں کے نزدیک اس  
سے زیادہ مغضوب اور ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں رہتی اس لئے ہم کہتے ہیں کہ حق وہی ہے جسے خدا نے حق بتا دیا وہ ایک ناقابل تغیر صداقت ہے زمانہ کے حالات اور  
مزاج کو اس کے تابع روکے چلنا چاہیئے اسے اپنے تابع کرنے کی کوشش جبکہ اور سخت جھلک ہے ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر تنبیہ فرمائی ہے حیض کی حالت میں  
نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور روزے بھی شریعت کے حکم سے ان دنوں میں نہیں رکھنے چاہئیں لیکن بعد میں جب پاکی ہو جائے تو روزوں کی قضا واجب ہے اور نماز  
معاف ہو جاتی ہے۔ سوال یہ تھا کہ نماز اور روزے دونوں فرض ہیں آخر یہ کیا بات ہے کہ نماز کی قضا واجب نہیں ہوتی اور روزے کی قضا واجب ہوتی ہے ابو الزناد

۱۸۱۹۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید نے حدیث بیان کی ان سے عباس نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نماز اور روزے نہیں چھوڑ دیتی؟ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

۱۲۲۴۔ کسی کے ذمے روزے رکھنے ضروری تھے، اس کا انتقال ہو گیا؟ حن نے فرمایا کہ اگر اسکی طرف درمضان کے تیس روزوں کے بدلہ میں تیس آدمیوں نے ایک دن روزے رکھ دیئے تو جائز ہے۔

۱۸۲۰۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن موسیٰ بن اعلین نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص مرجا اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے روزے قضا کرنے چاہئیں۔ اس روایت کی متابعت ابن وہب نے عمرو کے واسطے کی ہے۔ اس کی روایت یحییٰ بن ابیوب نے ابو جعفر کے واسطے بھی کی ہے۔

۱۸۲۱۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے المثنیٰ نے ان سے مسلم بن عیینہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک ہینہ کے روزے باقی رہ گئے ہیں کیا میں ان کی طرف سے قضا

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَّاسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَاضَتْ كَمْ تَقْصِلُ وَكَمْ تَقْصِرُ قَدْ لَيْقَ نَقْصَانِ دِينِهَا۔

۱۲۲۴۔ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَقَالَ الْخَسَنُ إِنَّ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا اجْتَارَ۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى ابْنِ أَعْيُنٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَيَتِيمُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو دَوَّادٍ يُعِيْبِي بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَنِيمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو وَحَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ عَيْنٍ أَرَاغَشِي عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرًا أَفَأَقْضِيْع عَنْهَا

فرماتے ہیں کہ عقل کی روشنی میں اس کا حل دھوؤں کے کوشش نہ کرو، یہ دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے اور یہ خدا کا حکم ہے۔ اسی حدیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نذر کے روزے نذر ماننے والے نے اگر انہیں نہ رکھا ہو اور انتقال ہو گیا ہو، اگر کوئی اس کا ولی وغیرہ نذر ماننے والے کی طرف سے رکھا چاہے تو ادا ہو جاتے ہیں البتہ درمضان کے روزوں میں اس طرح کی نیابت نہیں چلے گی، کیونکہ اسی حدیث بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے یہ حکم نذر کے روزوں سے متعلق دیا تھا، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی صورت میں روزے کی نیابت نہیں چل سکتی۔ اس کے متعلق ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ حنفیہ کے مسلک کے تائید میں بھی ایک حدیث ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے بدلہ میں روزے نہ رکھے۔ دوسری احادیث بھی اثناف کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔

کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے سلیمان نے بیان کیا کہ حکم اور سلمہ نے کہا، جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب وہیں بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نے مجاہد سے بھی سنا تھا کہ وہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے، ابو خالد سے روایت ہے کہ ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے حکم، مسلم، بطین اور سلمہ بن کہیل نے ان سے سعید بن جبیر نے اور عطاء اور مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے بچہ اور ابو معاویہ نے بیان کیا ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور سعید نے بیان کیا، ان سے زید بن ابی انیسہ نے ان سے حکم نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان پر نذر کے روزے واجب تھے دجنہیں وہ اپنی زندگی میں نہ رکھ سکی تھیں اور ابو حریز نے بیان کیا ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان پر پندرہ دن کے روزے واجب تھے۔

۱۲۲۵۔ روزہ دار افطار کب کرے گا؟

جب سورج ڈوب گیا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے افطار کیا۔

۱۸۲۲۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عاصم بن عمر بن خطاب سے سنا ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ییل اس طرف دمشق سے آئے اور دن ادھر چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

قَالَ تَعَمَّ قَالَ قَدَيْنِ أَحَقُّ أَنْ يَقْضَىٰ قَالِ سَلِمَاتٌ فَقَالَ أَلْعَمَّ وَسَلَّمَتْهُ وَتَعَمَّ جَمِيعًا جُلُوسِي هَذَا حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَذْكُرُونَهُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَلْعَمَّ وَمُسْلِمٍ الْبَطْنِيِّ وَسَلَّمَتْهُ بِنِ كَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَغِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيْسَةَ عَنْ أَلْعَمَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذْرٌ" قَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُخْتِي وَعَلَيْهَا صَوْمٌ ثَمَنَةَ عَشْرَ يَوْمًا" فِي عَرْضِ كِي مِيرِي وَالِدَہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان پر پندرہ دن کے روزے واجب تھے۔

باب ۱۲۵۔ مَنِي يَحِدُ يَطْرُقُ النَّسَائِي

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ حِينَئِذٍ

غَابَ قَرَضُ الشَّمْسِ

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَلَ اللَّيْلُ مِنْ هُمَا وَتَوَبَّرَ النَّهَارُ مِنْ هُمَا وَتَغَرَّبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ النَّسَائِيُّ

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَتَغَيَّضُ الْقَوْمُ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجِدْهُمْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصَيْتَ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَلْبُكَ آمَنِيَتْ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَ إِنْ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قُلُوبُ فَاجِدْهُمْ لَكُمْ نَسَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْكَيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب ۱۲۲۶۔ يُفْطَرُ بِمَا تَيْسَّرُ عَلَيْهِ بِاللَّسَاءِ وَتَعْيَرٍ

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصَيْتَ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قُلُوبُ فَاجِدْهُمْ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْكَيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قَبْلَ التَّشْرِيقِ

کر لینا چاہیئے، آپ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۲۳۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے ان سے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو ایک صاحب اور آں حضورؐ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو ایک صاحب سے فرمایا کہ اے فلاں! میرے لئے اسٹو گھول دو، انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کاش آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، پھر وہی حکم دیا کہ اتر کر ہمارے لئے اسٹو گھول دو، لیکن ان کا اب بھی یہی امر رہا کہ ابھی دن باقی ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ پھر فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے اسٹو گھول دو، چنانچہ وہ اترے اور اسٹو انہوں نے گھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ۔ پھر فرمایا کہ جب تم یہ دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے (مشرق کی طرف سے) تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے۔

۱۲۲۶۔ جو چیز بھی آسانی سے مل جائے، پانی وغیرہ۔

اس سے افطار کر لینا چاہیئے۔

۱۸۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے آں حضورؐ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے اسٹو گھول دو، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کاش تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے اسٹو گھول دو۔ چنانچہ انہوں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! ابھی تو دن باقی ہے آپؐ نے فرمایا کہ اتر اسٹو ہمارے لئے گھول دو، چنانچہ انہوں نے اتر کر اسٹو گھولا، آں حضورؐ نے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آگئی تو روزہ دار کو افطار

محمد اللہ تفہیم البخاری کا ساتواں پارہ پورا ہوا ۱۱

سے غالباً غلط معانی ابھی اسی خیال میں تھے کہ سورج غروب نہیں ہوا ہے ورنہ اس اصرار کی کوئی وجہ نہیں تھی سب حضرات سفر کر رہے تھے۔ عرب میں پہاڑیوں کی کثرت ہے اور ایسے علاقوں میں غروب کے فوراً بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سورج ابھی باقی ہے۔



## اسکھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۲۲۷ تَعْجِيلُ الْفِطْرِ

۱۲۲۷۔ افطار میں جلدی کرنا۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِحَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

۱۸۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں اس وقت تک غیر باقی رہے گی، جب تک افطار کی جلدی کا اہتمام (یعنی وقت ہوتے ہی باقی رہے گی)۔

بن بنب بن

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى أَسْبَى قَالَ لِيُجْلَى أَنْزِلْ فَأَجْدَحَ لِي قَالَ لَوْ أَنْتَ لَوَسْتَ حَتَّى تُنْسَى قَالَ أَنْزِلْ فَأَجْدَحَ لِي إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا قَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

۱۸۲۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ آپ روزے سے تھے، جب شام ہوئی (اور دن ڈوب گیا) تو آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اتر کر (سواری سے) میرے لیے ستو گھول دو۔ انھوں نے عرض کی، آں حضور اگر شام ہونے کا انتظار فرماتے تو بہتر تھا۔ لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ جب یہ دیکھ لو کہ رات ادھر سے آگئی (یعنی دن ڈوبتے ہی) روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔ (یہ حدیث متعدد روایتوں سے پہلے گزر چکی ہے)۔

بن بنب بن

باب ۱۲۲۸ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

آیا؟

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَنِمَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهَاشِمٍ فَأَمْرُؤًا بِالْقَضَاءِ قَالَ بَدَأَ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَغْمَرٌ سَفِهُ هَاشِمًا لَا أَدْرِى أَقَضُوا

۱۸۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مطلع ابہر آلود تھا، ہم نے جب افطار کر لیا تو سورج نکل آیا۔ اس پر ہشام (روایت حدیث) سے پوچھا گیا کہ کیا پھر انھیں قضا کا حکم ہوا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ قضا کے سوا چارہ کاری کیا تھا؟ اور ہم نے بیان کیا کہ میں نے ہشام سے سنا مجھے معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے قضا

تھی یا نہیں؟

اَمَرَ لَا

بَابُ ۱۲۲۹ صَوْمِ الصَّبِيَّانِ - وَقَالَ عُسْرُ  
لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ وَنَيْلِكَ وَ  
صَبِيَّانَا صِيَامُ فَضْرَبَهُ

بند بن بن

۱۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ  
الزَّبْيِيِّ يَنْتَبِهُ مَعُوذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ آةٍ عَاشُورَاءَ إِلَى  
قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتُمْ  
بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَيْتُمْ  
قَالَتْ كُنْتُ نَصُومُهُ بَعْدُ وَنَصُومُ  
صَبِيَّانَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ  
الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ  
أَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ حَقٌّ يَكُونُ عِنْدَ الْفُطَارِ

بَابُ ۱۲۳۰ الْوَصَالِ وَمَنْ قَالَ  
لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ - يَقُولُ  
تَعَالَى ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ الْخَلِيلُ  
بَوَّهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ

۱۲۲۹ - بچوں کا روزہ - عمر رضی اللہ عنہ نے ایک  
لشہ باز سے فرمایا تھا ”تم پر بربادی آئے، رمضان میں شراب  
پی رکھی ہے۔ حالانکہ ہمارے بچے تک روزے سے ہیں پھر  
آپ نے حد قائم کی ہے۔“

۱۸۲۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث  
بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن  
مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عاشرہ کی صبح کو آن حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انصار کے محلوں میں منادی کر دئی کہ صبح تک جس نے کھاپی  
لیا ہو وہ دن کے بقیہ حصے کو (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس  
نے کچھ کھایا یا نہ ہو وہ روزے سے رہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر  
بعد میں بھی رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد ہم اس دن روزہ  
رکھتے تھے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے، انھیں ہم روٹی کی گریبا  
دے کر بہلائے رکھتے تھے، جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی  
دیتے تھے تاکہ انہیں انظار کا وقت آجاتا۔

۱۲۳۰ - صوم وصال ہے اور جنھوں نے یہ کہا کہ رات میں  
روزہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”پھر تم روزے  
رات تک پورے کر دو“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم  
وصال سے (حکم خداوندی) منع فرمایا ہے، امت پر رحمت  
و شفقت کے خیال سے اور تاکہ ان پر دوام و ثبات رہے

۱۔ یہ ایک شخص کا واقعہ ہے جس نے رمضان میں شراب پی لی تھی۔ جب یہ شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اسے بڑی شرم  
دلائی کہ مسلمانوں کے بچے تک ان دنوں میں روزے سے ہیں اور تم نے صرف روزہ توڑنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ شراب بھی پی رکھی ہے  
اس کے بعد آپ نے اسے اتنی (۸۰) کوڑے گولے اور شام جلا وطن کر دیا۔ اس واقعہ کو نقل کرنے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہاں  
مقصد صرف بچوں کے روزے کی مشروعیت کی وضاحت کرنی ہے جس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

۲۔ روزے دن کے رکھے جاتے ہیں۔ رات کی ابتدا و غروب آفتاب سے ہوتی ہے۔ طلوع صبح صادق سے رات کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور دن  
کی ابتدا ہوتی ہے ”صوم وصال“ جیسا کہ پہلے بھی ایک موقع پر دعا و کلمات کی گئی تھی، دن کے صادق رات میں بھی روزے کے تسلسل کو قائم رکھنے کا کام ہے  
شریعت کا روزے سے مقصد ہے وہ دن کے روزوں ہی سے پورا ہو جاتا ہے اور چونکہ مقصد توبہ اور مشقت میں ڈالنا نہیں ہے اس لیے  
صوم وصال کی دعا تکرار دی گئی۔ البتہ نور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال یعنی سحر و افطار کے بغیر کئی گئی دن رات کے روزے رکھتے تھے  
کیونکہ آپ کس کی طاقت بخشی گئی تھی۔ اس لیے رات روزے کی حد تک ہوتی ہے۔

وَمَا يُكْرِهُ مِنْ التَّعْتِقِ ۝

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ الشَّرِيفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنْ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ أَوْ إِنْ أُبَيْتَ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ ۝

بزمنہ

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنْ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ ۝

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمَدِينَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَوَاصِلَ قَالُوا أَصِلْ حَتَّى تَتَحَرَّرَ قَالُوا فَأَمَّا تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ إِنْ أُبَيْتَ أُطْعِمَ وَيُسْقَى ۝

بزمنہ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحِمَهُ لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ إِنْ يُطْعِمُنِي رِيقِي وَيُسْقِينِي لَمْ يَكُنْ كَوَاصِلِي ۝

اور یہ کہ (عمل میں) شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں خیال کیا گیا ہے  
۱۸۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بلا سحر و افطار) مسلسل روزے نہ رکھا کرو (صوم وصال) صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے، آپ نے یہ فرمایا کہ) میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے۔

۱۸۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ثابیع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اُن حضوروں نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور سیراب کیا جاتا ہے۔

۱۸۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن جباب نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُن حضوروں نے فرمایا ہے تھے کہ مسلسل (بلا سحر و افطار) روزے نہ رکھو، اُن اگر کوئی وصال کرنا ہی چاہے تو وہ سحری کے وقت تک ایسا کر سکتا ہے یا صبح پڑنے کے عرض کی یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا، میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں تو رات اس طرح گزارتا ہوں کہ ایک کھلانے والا کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا پیرا کرتا ہے۔

۱۸۳۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ اور محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد نے خبر دی، انھیں ہشام بن مرہ نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا تھا، امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں اُن حضوروں نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان نے لے میں افطار نہ کرے اور رات بھر کھائے گزار دے پھر جب سحری کا وقت ہو تو سحری کھائے۔ سحری ضرور کھالینی چاہیے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔

رَحْمَةً لَّهُمْ ۝

بَابُ ثَمَانِيْنَ

بَابُ الثَّانِيْنَ بَيْنَ الْكَوْصَالِ  
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَسَلَّمَ ۝

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْءٌ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تَوَاصَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ وَآيُكُمْ مِثْلِي إِنْ آيُكُمْ يُطْعِمُنِي رَبِّي  
وَيَسْقِينِي فَلَمَّا آبَوْا أَنْ يَتَنَمَّوْا عَنِ  
الْوَصَالِ وَاصِلٌ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا  
ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَالَ فَقَالَ تَوَاصَلُوا تَزِدُّكُمْ  
كَالشُّرَكِيِّ لَمْ يَخْرُجِينَ آبَوْا أَنْ يَتَنَمَّوْا ۝

بَابُ ثَمَانِيْنَ

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَيُّكُمْ وَالْوَصَالِ مَوْثِقَيْنِ قِيلَ إِنَّكَ تَوَاصَلُ  
قَالَ إِنْ آيُكُمْ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِي  
فَالْكُلُّوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيعُونَ ۝

(اپنی روایت میں) "امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۲۳۱۔ صوم وصال پر امر کرنے والے کو سزا دینا۔  
اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۸۳۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے  
خجری، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل (کئی دن تک سحر و افطار کے بغیر)  
روزے سے منع کیا تھا، اس پر ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ  
آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا میری طرح تم میں سے  
کون ہے۔ رات میں میرا رب مجھے کھانا کباب اور سیراب کرتا ہے۔ لوگ  
اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رُکے تو آپؐ نے ان کے  
ساتھ دو دن تک وصال کیا پھر چاند نکل آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر  
چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا مگر اب جب وہ صوم وصال  
سے نہ رُکے تو آپؐ نے ان کی سزا کے طور پر یہ کرنا چاہا تھا۔

۱۸۳۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان  
کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ  
سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا، صوم وصال سے چوبیس  
کیا گیا کہ آپؐ تو وصال کرتے ہیں اس پر اُن حضورؐ نے فرمایا کہ رات میں مجھے میرا  
رب کھاتا اور سیراب کرتا ہے۔ پس تم اتنی ہی مشقت اٹھاؤ جتنی  
مخارے اندر طاقت ہے۔

لے شریعت کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ انسان کسی تامل کے بغیر اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے، حکم جیسا بھی ہو اس میں اپنی طرف سے کسی قسم کی  
بھی زیادتی یا کمی سخت مہلک ہے۔ جب ہم نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مان لیا، وحی کے ذرائع پر کامل ایمان لائے اور اس کے متعلق  
یہ ہمارا یقین ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے تو اب اس میں کسی تامل کی گنجی لٹش نہیں رہ جاتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری کرد و دیروں پر خود ہم سے بھی زیادہ  
واقف ہے۔ اس نے ہماری فطرت بنائی ہے اس لیے اس کی طرف سے تمام احکام اس اصل فطرت کو سامنے رکھ کر نازل ہوئے ہیں۔ ان احکام میں عزت  
کے ساتھ کچھ رخصتیں بھی دی گئی ہیں۔ جب کسی معاملہ میں شریعت خود رخصت دے دے تو اب اس رخصت پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ خدا کی مرضی یہی  
ہے۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو صوم وصال سے منع کیا، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا، انسانوں پر رحمت و شفقت پیش نظر تھی بیچیں صحابہ نے بھی کہ اللہ تعالیٰ  
کی زیادہ رضا اسی میں ہے کہ وصال کیا جائے لیکن شریعت کی نظر میں مشقت کی اہمیت نہیں۔ اہمیت اطاعت، تسلیم و رضا کی ہے۔

## ۱۲۳۲۔ سحری تک وصال

۱۸۳۵۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، صوم وصال نہ رکھو اور اگر کسی کا ارادہ ہی وصال کا ہو تو سحری کے وقت تک وصال کر سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں اُن حضورؐ نے فرمایا، میں تمھاری طرح نہیں ہوں۔ رات کے وقت ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا مجھے سیراب کرتا ہے۔

۱۲۳۳۔ کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی، اگر عذر واقعی ہے تو توڑنے والے پر قضا واجب نہیں۔

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ابو العیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عون بن ابی جمیعہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما میں مباحثہ کرائی تھی ہجرت کے بعد، ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے تو ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بہت بچے پرانے حال میں دیکھا، ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداؓ نے جواب دیا کہ یہ تمھارے بھائی ابو الدرداءؓ دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں رکھتے بچہ ابو الدرداءؓ

بَابُ ۲۳۲ الْوَصَالُ إِلَى السَّحْرِ  
۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنِیْ اِبْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ یَزِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخَدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا مَا یَکُفُّ اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فُلَیْوًا صِلْ حَتّٰی السَّحَرُ قَالُوْا فَاَنْتَ لَا تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَسْتُ کَمِیْتِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ لِیْ مَطْعَمٌ یُّطْعِمُنِیْ وَسَاقٍ یَّسْقِیْنِ

بَابُ ۲۳۳ مَنْ اَقْسَمَ عَلٰی رَکْبَتِهِ لِیُفْطِرَ فِی السَّحْرِ وَکَمَدَ یَدَیْهِ قَضَاءٌ اِذَا کَانَ اَوْفَقَ لَهٗ

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَیْسٰی عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي حُجَیْفَةَ عَنْ رَبِیْہِ قَالَ رَأٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلَمَاتٍ وَرَآیَ الدَّرْدَ اَوَّ قَزَارَسَلَمَاتٍ اَبَا الدَّرْدَ اَوَّ قَزَا یَا اَمْرًا لَّدُرْدَاوَّ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُکَ قَالَتْ اَخُوکَ اَبُو الدَّرْدَ اَوَّ لَیْسَ لَہٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَ اَوَّ فَصَتَحَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَ کُلْ قَالَ خَاتَمَیْ صَاۤءِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِصَاحِلٍ

لے احناف کا اس سلسلے میں یہ مسلک ہے کہ نفلی روزے یا نماز اگر کسی نے توڑ دی خواہ کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر، ہر حال ان کی قضا واجب ہے کیونکہ نفلی عبادت کا مکلف اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نہیں بنایا ہے۔ اب اگر کوئی خود کرے تو اس پر ثواب ملتا ہے لیکن جس طرح نذرمان لینے سے وجب ہو جاتی ہے اسی طرح جب نفل شروع کر دی تو گویا نذر کی طرح اپنے پر واجب کر لیا۔ اب اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ جانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کی وجہ سے توڑا تو قضا نہیں ورنہ واجب ہے۔

تھے اسی حدیث کی دوسری روایتوں میں ہے کہ ون میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دنیا کی عورتوں کی طرف انھیں کوئی توجہ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت طرز عمل اختیار کیا ہے اس کا مقصد ابو دُرْدَا کو ان کی رائے سے پھرتا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے جن بندوں کے حقوق واجب کئے ہیں اللہ کے واجب حقوق کے بعد ان کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کی بیوی کو بقیہ آئندہ صفحہ پر۔

حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ قَا كَلَّ قَلَمًا كَاتَ  
الْيَسْلُ ذَهَبَ أَبُو السَّارِدِ أَوْ يَقْتُو مُ  
قَالَ لَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ  
ثُمَّ قَلَمًا كَاتَ مِنْ آخِرِ الْيَسْلِ قَالَ  
سَلَمَاتُ قُمْ أَذَاتُ فَصَلَّيْنَا فَقَالَ لَهُ  
سَلَمَاتُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ  
عَلَيْدٌ حَقًّا وَإِلَى هَلَاكَ عَلَيْكَ حَقًّا  
فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَاتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلَمَاتُ ۝

### باب ۲۳۷ صَوْمِ شَعْبَانَ

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُطِيرُ وَيَقْطُرُ  
حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ  
شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا  
مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ۝

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَاةَ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ  
قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ حَتَّى  
كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ حُنَّ دَامَ  
إِلَى مَا يُطِيمُوتُ قَالَتْ اللَّهُ لَا يَسَلُّ حَتَّى  
تَسْتَوُوا وَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشریف لائے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ تناول کیجئے یہی کہا کہ  
میں روزے سے ہوں، اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں  
کھاؤں گا جب تک آپ خود شریک نہ ہوں گے۔ بیان کیا کہ وہ کھانے میں شریک  
ہو گئے (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابو الدرداء عبادت کے لیے اٹھے  
سلمان نے فرمایا کہ سو جائیے، چنانچہ وہ سو گئے پھر (صبح) روزے سے وقفہ کے بعد  
عبادت کے لیے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سو جائیے، پھر جب  
رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھیے چنانچہ دونوں نے  
نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے رب کا بھی آپ پر حق ہے  
آپ کی جان کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے اس لئے  
ہر صاحب حق کی ادائیگی کرنی چاہیے، پھر آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا

۱۲۳۷۔ شعبان کے روزے

۱۸۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی  
انھیں ابو النضر نے، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے لگتے تو ہم (اُپس میں)  
کہتے کہ اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزہ چھوڑتے  
تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینہ کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے  
روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے، میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ  
روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔

۱۲۳۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے  
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان  
سے زیادہ اور کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان کے اکثر ایام میں  
آپ روزہ سے رہتے آپ فرمایا کرتے تھے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت  
ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) انہیں پہلے جب تک تم خود نہ آگیا جاؤ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے جس پر مداومت

بقیہ حاشیہ: شکایت تھی وہ خود ہی بڑی درجہ کی سہا پیر تھیں اور معافی کی عاجزادی تھیں لیکن بہر حال غیر معمولی طور پر عبادت میں جبر و مشقت اختیار کرنے سے  
خود ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس لیے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انھیں سمجھایا کہ اتنی زیادتی نہ ہونی چاہیے۔

اختیار کی جائے، خواہ کم ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ آنحضرتؐ رجب کوئی نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ پڑھتے تھے۔

۱۲۳۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کے متعلق روایات

۱۸۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رمضان کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر سے مہینہ کا روزہ نہیں رکھا۔ آپؐ روزہ رکھنے لگتے تو دیکھنے والا کہہ اٹھا کہ خدا آپؐ بے روزہ نہیں رہیں گے اور اسی طرح جب روزہ چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہتا کہ بندہ! اب آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۱۸۴۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بے روزہ کے رہتے تو ہمیں خیال گذرتا کہ اس مہینہ میں آپؐ روزہ رکھیں گے ہی نہیں، اسی طرح کسی مہینہ میں روزے رکھنے لگتے تو ہم خیال کرتے کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بے روزے کے نہیں گزرے گا، تم جب بھی چاہتے آں حضورؐ کو رات میں نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اور جب بھی چاہتے سوتا ہوا دیکھ سکتے تھے سلیمان نے حمید کے واسطے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روزہ کے متعلق پوچھا تھا، ”اس حدیث کے مضامین پر بحث متعدد احادیث کے ذیل میں گزر چکا ہے۔“

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو خالد اعمر نے خبر دی، انھیں حمید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب میرا دل چاہتا کہ آپؐ کو روزے سے دیکھوں تو میں آپؐ کو روزے سے ہی دیکھتا اور بغیر روزے کے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی دیکھتا۔ رات میں کھڑے نماز پڑھتے چاہتا تھا تو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھتا اور سوتے ہوئے چاہتا تھا تو اسی طرح دیکھتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم و نازک خرویدہ ربیع کے پر سے) کو بھی نہیں دیکھا اور نہ مشک وغیرہ کو آپؐ کی خوشبو سے پاکیزہ پایا۔

۱۲۳۶۔ روزہ میں مہان کا حق۔

مَا دُوِمَ عَلَيْهِ وَرِثَ قُلْتُ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً دَوِمَ عَلَيْهَا ۝

باب ۲۳۵ مَا يَذْكُرُ مِنَ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَارِهِ ۝

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَبْرٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ ۝

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَقُولَ أَنْ لَا يَصُومُ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى تَقُولَ أَنْ لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا كَأَمَّا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سَلِينُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ ۝

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مَسْتَحْزَةً وَلَا حَزِيَّةً إِلَّا مَنْ كَفَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِئْتُ مِنْهُ وَلَا عَابَرَةً إِلَّا بَرَاءَةً تَبَيَّنَتْ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۲۳۶ حَقُّ الصَّيْفِ فِي الصَّوْمِ ۝

۱۸۴۲ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انجیس بارون بن اسماعیل نے خبر دی، ان سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی، یعنی یہی کہ تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے اس پر میں نے پوچھا، اور داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایک دن کا روزہ اور ایک دن بے روزے سے (یعنی اسوم داؤدی ہے)

۱۲۳۷ روزے میں جو جسم کا حق۔

۱۸۴۳ ہم سے ابن مقائل نے حدیث بیان کی، انجیس عبداللہ نے خبر دی، انجیس اندامی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن اوفیٰ کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبداللہ! کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ صحیح ہے، یا رسول اللہ! اس حضور نے فرمایا، لیکن ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور بے روزے کے بھی رہو، نماز بھی پڑھو اور سو بھی کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بوی کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو، کیونکہ تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا اور اس طرح ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ لیکن میں نے اپنے پرہیزی چاہی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنے میں قوت پاتا ہوں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس سے آگے نہ بڑھو میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا، ایک دن روزہ سے اور ایک دن بے روزے کے۔ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، کاش میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی رخصت مان لیتا

۱۸۴۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هُرَيْرٌ  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَدَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ  
وَأَحَدٌ عَلِيُّ بْنُ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّكَ الْخَدِ  
يَعْنِي أَنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَرَأْسُكَ عَلَيْكَ حَقًّا  
فَقُلْتُ وَمَا مَوْمَرٌ فَأَوْدٌ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ

باب ۱۲۳۷ حَقُّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

۱۸۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَمْ أَخْبَرْنَاكَ بِصَوْمِ النَّهَارِ وَتَقْوْمِ  
الَّيْلِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ  
وَكُمُ وَكُمُ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ  
حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا  
وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ  
بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلَهَا فَإِنَّ ذَلِكَ حَيَاةُ الدَّهْرِ  
كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ شِدَّةً وَعَلَى قُلْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ  
قُوَّةً قَالَ فَصُمْ حَيَاةَ رَبِّنِي اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَ  
تَرَوْهُ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ حَيَاةَ رَبِّنِي اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ  
مَا كَلِمَةً يَا لَيْتَنِي قِيلَتْ مُخَصَّصَةٌ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

لہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ادائیگی کہ اس حضور کے سامنے جو بھی عہد کر لیا اسے زندگی بھر اس طرح نبھایا جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی آپ سے یہ گفتگو ہوئی تھی اس وقت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو ان تھے، اس وقت انھیں خیال بھی نہیں آیا کہ کبھی بڑھا چاہی آئے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر زندگی کے مرتب و فائز پر ہوتی ہے اور ان کی رعایت کے ساتھ احکام مشروع ہوتے ہیں، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک بات کہی تھی اور اسے نبھانا تھا، خواہ حالات کسی طرح کے بھی پیش آئیں :



باب ۱۲۳۸ مَوَیْمِ الدَّهْرِ:

[illegible]

۱۲۳۸۔ ساری عمر روزے سے۔

۱۸۴۴- ہم سے اہل ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی  
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی  
کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میری یہ  
بات پہنچائی گئی کہ خدا کی قسم، زندگی بھر میں دن میں تو دو روزے رکھوں گا اور ساری  
رات عبادت کروں گا۔ (آں حضورؐ کے دریافت فرمانے پر) میں نے عرض کی  
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں نے یہ کہا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا لیکن  
تمہارے اند اس کی طاقت نہیں، اس لئے روزہ ضرور رکھو لیکن بے روزے کے  
بھی رہو اور عبادت بھی کرو لیکن سوڈ بھی، یاں جینے میں تین دن کے روزے رکھا  
کرو۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ میں  
نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک دن  
روزہ رکھا کرو اور دو دن بے روزے کے رہا کرو۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے  
ایک دن بے روزہ کے رہو کہ یہی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور روزہ کا سب  
وقت ہے لیکن اس مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

۱۳۳۹ رزدہ میں یحییٰ کا خلق اس کی روایت ابو یوسف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

بِأَقْبَابِ (۱۲۳) حَقَّ الرَّحْلِ فِي الصُّومِ وَأَمَّا أَبُو

بُخَيْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
 ١٢٥ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي خَيْرٍ وَابْنِ أَبِي  
 عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ  
 أَخْبَرَ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ  
 وَاسَلَّمَ إِذَا أَسْرَدَ الصُّومَ وَأَصْلَى اللَّيْلِ قَامًا أَرَسَلَنِي وَأَقَامَ  
 لِقِيَّتَهُ فَقَالَ أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ نَصُومٌ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّ  
 فَصُمَّ وَأَفْطِرْ وَتَمَّ وَتَمَّ فَإِنْ يَعْنِيكَ عَلَيْكَ خَطَاؤُا مِنْ  
 لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ خَطَاؤُا قَالَ إِنْ لَا تَعْنَى لِنَفْسِكَ قَالَ  
 فَصُمَّ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ  
 يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يُغَيِّرُ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ مَنْ لِي  
 بِهِ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاؤُا لَا أَذْهَبُ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ  
 الْآبِدِ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ  
 الْآبِدَ مَرَّتَيْنِ :

۱۸۴۵ھ سے عربوں نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عاصم نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے، انھوں نے سطا، سے سنا، انھیں ابو عباس شاعر نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات عبادت کرتا ہوں۔ اب آیا اس حضورؐ نے کسی کو میرے پاس بھیجا (مجھے بلانے کے لئے) یا خود میں نے آپؐ سے ملاقات کی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا یہ اطلاع صحیح ہے تم (متواتر) روزے رکھتے ہو اور ایک بھی نہیں چھوڑتے اور (رات بھر) نماز پڑھتے رہتے ہو؟ روزہ بھی رکھو اور بے روزہ کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، کیونکہ تمہاری ہر کلمہ کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے تو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھا کرو۔

تہوں نے کہا، اور وہ کس طرح؟ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھنے

تھے اور ایک دن بے روزہ کے رہتے تھے، اور حجب و شتم سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں پھیرتے تھے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اے اللہ

کے نبی امیرؐ نے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں فرار اختیار کروں مگر عطا نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں (اس حدیث میں صوم دہر کا کس طرح فکر ہوا۔) البتہ ہمیں اتنا یاد تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صوم دہر رکھتا ہے، گویا وہ روزہ ہی نہیں رکھتا۔ دوسرے آپ نے یہ فرمایا،

۱۲۴۰۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

۱۸۴۶ھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے میسر نے بیان کیا کہ میں نے عبادت اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ اسی طرح وہ برابر کہتے رہے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے یہاں تک کہ آنحضورؐ نے فرمایا، ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو۔ آپ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ مہینہ میں ایک قرآن مجید

ختم کیا کرو، انہوں نے اس پر بھی کہا کہ اس سے زیادہ کی میں طاقت رکھتا ہوں اور برابر ہی کہتے رہے تا آنکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن میں (ایک قرآن ختم کیا کرو)

باب ۱۲۴۱ صَوْمٌ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۸۴۷ھ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَعْبَاءِ بْنِ الْوَلِيدِ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يَتَقَرُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمْتَ لهُ الْعَيْنُ وَنَفِثَتْ لهُ النَّفْسُ لَصًّا مِنْ صَامِ الدَّهْرِ صَوْمٌ ثَلَاثُونَ يَوْمًا صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ تَصُومُ يَوْمًا وَلَا يَغْفِرُ يَوْمًا وَلَا يَغْفِرُ إِذَا لَكَ فِي

۱۲۴۱ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَارُزَهُ

۱۸۴۷ھ آیت آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو عباس سکتی سے سنا وہ شاعر تھے، لیکن روایت حدیث میں ان پر کسی قسم کا اتہام نہیں تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دیانت فرمایا، کیا تم متوازن روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یونہی کرتے رہے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور تم خود کمزور پڑ جاؤ گے، یہ بھی کوئی روزہ ہے کہ زندگی بھر (ملا ناغہ ہر دن) روزہ رکھے جاؤ۔ تین دن کا (مہینہ میں) روزہ، پچھتر روزہ کی زندگی کے روزے کے برابر ہے (تو آپ نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا کہ

پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزے کے رہتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔

اے شاعری چونکہ طبیعت میں مبالغہ امیری اور تحمیل پسندی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی تصدیق ضروری سمجھی کہ شاعر ہونے کے باوجود وہ محتاط اور ثقہ تھے۔ طبیعت میں مبالغہ وغیرہ نہیں تھا، بلکہ احتیاط، ثقاہت اور واقعیت تھی، اس لئے ان پر روایت حدیث کے سلسلے میں کسی قسم کا اتہام بھی نہیں تھا۔

۱۸۴۸ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ أَجْلِ اللَّهِ، بَلَغَ أَجْرَ عَشْرَةِ يَوْمٍ».

۱۸۴۹ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ أَجْلِ اللَّهِ، بَلَغَ أَجْرَ عَشْرَةِ يَوْمٍ».

۱۸۵۰ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ أَجْلِ اللَّهِ، بَلَغَ أَجْرَ عَشْرَةِ يَوْمٍ».

۱۸۴۸۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذارت اور ان سے ابو قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو ہریرہ نے خبر دی، کہا کہ میں آپ کے والد سے ساتھ عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کے متعلق کہا گیا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف اور نے ایک تکیہ نماز آپ کے لئے بچھا دیا جس میں کھجور کی چھال بھی ہوئی تھی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا اس حضور نے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے کافی نہیں ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کچھ اور اضافہ فرمادیجئے (آپ نے فرمایا، اچھا پانچ دن (رکھو) میں نے عرض کی، یا رسول! آپ نے فرمایا چلو چھ دن۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کچھ اور اضافہ فرمائیے، مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے) آپ نے فرمایا اچھا نو دن۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا، اچھا گیارہ دن۔ آخر آں حضور نے فرمایا کہ دو روزہ علیہ السلام کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھا اور ایک دن بے روزے سے رہو۔

۱۸۴۹ ایام بیض یعنی تیروہ چودہ اور پندرہ کے روزے۔

۱۸۴۹۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التباع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خلیس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزے کی وصیت فرمائی تھی، اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی کہ سونے سے پہلے ہی دتر پڑھ لیا کروں۔

۱۸۵۰۔ ہم سے محمد بن ثعلبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد نے، جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں جا کر روزہ نہیں توڑا:

۱۸۵۰۔ ہم سے محمد بن ثعلبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد نے،

۱۸۴۸ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ أَجْلِ اللَّهِ، بَلَغَ أَجْرَ عَشْرَةِ يَوْمٍ».

۱۸۴۹ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ أَجْلِ اللَّهِ، بَلَغَ أَجْرَ عَشْرَةِ يَوْمٍ».

۱۸۵۰ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ أَجْلِ اللَّهِ، بَلَغَ أَجْرَ عَشْرَةِ يَوْمٍ».

۱۸۴۹ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ أَجْلِ اللَّهِ، بَلَغَ أَجْرَ عَشْرَةِ يَوْمٍ».

۱۸۵۰ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ أَجْلِ اللَّهِ، بَلَغَ أَجْرَ عَشْرَةِ يَوْمٍ».

۱۔ اللہ اکبر! یا بھئی تواضع اور ناکامی، نئی رحمت، سرور و دجراں، رحمت للعالمین جس کے ایک اشارے پر صحابہؓ اپنی جان قربان کر دینے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے فروتنی اور کس نفسی کا یہ عالم کہ مجلس میں ذرہ برابر بھی امتیاز برداشت نہیں فصلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحیبہ و بالک وسلم۔ بنی رحمت اور سرور و دجراں کی تمام زندگی میں یہی شان نمایاں ہے۔

جو عمارت کے بیٹے میں، حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کی خدمت میں بھجوا دی گئی حاضر کیا لیکن آپ نے فرمایا یہ گھسی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ کچھیں بھی برتن میں رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں پھر اس پھونکنے گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلمہ اور ان کے گھروالوں کے لئے دعا کی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میرا ایک لالہ ابھی توبہ فرمایا کوئی انہوں نے کہا کہ آپ کے خادم انس ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے) پھر انھوں نے دینا اور آخرت کی کوئی خیر و صلاحی نہیں چھوڑی جس کی ان کے لئے دعا نہ نہ کی ہو۔ آپ نے دعا میں فرمایا، اے اللہ! انھیں مال اور اولاد عطا فرما اور اس میں برکت دے (انس رضی اللہ عنہ کا بیان غنا کہ) پچاس چھریں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حاج کے بصو آنے تک صرف میری اولاد میں تقریباً ایک سو بیس کا انتقال ہو چکا تھا۔

۱۸۵۱ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّوْمِ الْآخِرِ الشَّهْرِ

۱۸۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّلْتِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمِلَانَ وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمِلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمِلَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْسَالٌ رَجُلًا قَبِيلَانِ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَمِعْتُ هَذَا الشَّهْرَ قَالَ أَكُنْتُ قَالَ يَغْنَى رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلَاتُ أَكُنْتُ يَغْنَى رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مَهْطَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَمْعٍ شُعْبَانَ

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَفَرَادَا أَصْبَحَ

۱۸۵۱ م سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔ ۱۲۴۴۔ چینی کے آخر کا روزہ۔

۱۸۵۲ م سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے مہدی نے حدیث بیان کی اور ان سے غیلان نے، ام اور ام سے ابو نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا (مطرف نے یہ کہا کہ) سوال تو کسی اور نے کیا تھا لیکن وہ سن رہے تھے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو فلان! کیا تم نے اس چینی کے آخر کے روزے نہیں رکھے ابو نعمان نے کہا میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ کی مراد رمضان سے تھی ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتا ہے کہ ثابت نے بیان کیا، ان سے مطرف نے ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخر کے بجائے (شعبان کے آخر میں) بیان کیا۔

۱۲۴۵۔ جمعہ کے دن کا روزہ اگر جمعہ کے دن کسی نے روزہ کی

صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَيْهِ أَنْ يَفْطِرَ

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ

جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْهِمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ

قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ لَعَمْرُؤُا ذِكْرُ أَبِي

عَاصِمٍ أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمِهِ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ

غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومُ مَنْ أَحْدَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

إِلَّا يَوْمَ مَا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتَ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تَزِيدِينَ

أَنْ تَصُومِينَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي وَقَالَ خَدَّادُ

بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ

حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ

پھر روزہ توڑ دیا۔ حادی بن جعد نے بیان کیا کہ انہوں نے قتادہ سے سنا، ان سے ابو ایوب نے حدیث بیان کی اور ان سے جویریہ رضی اللہ عنہا نے

حدیث بیان کی کہ آنحضرت نے حکم دیا اور آپ نے روزہ توڑ دیا۔

باب ۱۲۶۔ هَلْ يَحُضُّ شَيْئًا مِنْ

الذَّيَا

نیت کر لی تو اسے توڑنا ضروری ہے

۱۸۵۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے

ان سے عبد الحمید بن جبیر نے اور ان سے محمد بن عباد نے کہ میں نے جابر رضی

اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے

سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابو عاصم کے علاوہ راویوں

نے یہ اضافہ کیا ہے کہ تنہا (جمعہ کے دن) روزہ رکھنے سے۔

۱۸۵۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے

میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے

ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ

کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے جب تک اس سے ایک دن پہلے یا

اس کے ایک دن بعد روزہ نہ رکھتا ہو۔

۱۸۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

کی، ان سے شعبہ نے اور محمد بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اسے

ابو ایوب نے اور ان سے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے (اتفاق سے) وہ روزہ

سے ہمیں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دریافت فرمایا، کیا کل گزشتہ

بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا

کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ

پھر روزہ توڑ دیا۔

۱۲۶۔ کیا کچھ دن خاص کیے جاسکتے ہیں؟

لے فقہ حنفی کی مستند کتاب "الدر المختار" میں ہے کہ جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے، لیکن یہ بھی تشدد ہے، زیادہ سے زیادہ مفصول کہا جاسکتا ہے

مدیر بھی خارجی عواض کی وجہ سے کہ کہیں اس سے لوگوں کے عقائد نہ بگڑ جائیں اور عوام اسے ضرورت سے زیادہ متبرک دن سمجھ کر خاص اسی دن کا

اتزام نہ کرنے لگیں، ورنہ یہ دن عید وغیرہ کی طرح نہیں ہے۔ اسی طرح سینچر کو روزہ رکھنے کی مانعت، یہود کے ساتھ تشدید پیدا ہو جانے کی

وجہ سے ہے۔ (فیض الباری ج ۲)

۱۸۵۶- ہم سے مسدو نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ وغیرہ عبادات کے لئے کچھ دن مخصوص متعین کر رکھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ آپ کے ہر عمل میں مداومت ہوئی تھی اور دوسرا کون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی طاقت رکھتا ہو۔

۱۲۴۷- عرفہ کے دن کا روزہ۔

۱۸۵۷- ہم سے مسدو نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام فضل کے مولیٰ عمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی جو اور ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ ابوالضر نے، انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے عمر نے اور انہیں ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں کچھ لوگ عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ پر بحث کر رہے تھے بعض کا خیال تھا کہ آپ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا روزہ سے نہیں ہیں اس پر انہوں نے آنحضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا رتا کہ بات کھل جائے۔ آنحضور اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ آپ نے دودھ پی لیا (یہ حجتہ الوداع کا واقعہ ہے)۔

۱۸۵۸- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی یا ان کے سامنے حدیث کی قرأت کی گئی۔ کہا کہ عرفہ کے روزہ انہیں بکیر نے، انہیں کعبہ نے اور انہیں میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرفہ کے دن ہند حضرت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ ہوا اس لئے انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا، آپ اس وقت عرفہ میں وقوف فرما تھے۔ آپ نے وہ دودھ پیا اور سب لوگ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

۱۲۴۸- عید الفطر کا روزہ۔

۱۸۵۹- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے ابن ابی انبر کے مولیٰ ابو عبید نے بیان کیا کہ عید کے دن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا یہ دو دن ایسے ہیں جن کے روزے کی آنحضور صلی اللہ علیہ

۱۸۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصِرُ مِنَ الْإِيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَوْ كَانَ عَنْهُ وَلِيمةٌ ذَايَكُمُ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

بَابُ ۱۲۴۷ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۸۵۷- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُمْ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْخَزِيمَةِ أَنَّ نَاسًا تَاوَلُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِغَدِجِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَنَزَلَتْ بِهِ.

۱۸۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَوْفَرِيٌّ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بَكِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ يَمِينُوهَ أَنَّ النَّاسَ شَكَوْا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِجِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ النَّاسُ سَطْرُونَ.

بَابُ ۱۲۴۸ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

۱۸۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أُمِّ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هَذَا يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنْ مِمَّا مَهَا يَوْمَ فُطِرَكُمْ مِنْ جِئَا مَكُمُ وَالْيَوْمُ  
الْآخِرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ شَيْءِكُمْ ۝

۱۸۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَيْمٍ حَدَّثَنَا

وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
بِالْخُذْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ  
يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْقَصْبِ وَأَنْ يَجْتَنِيَ الرَّجُلُ  
فِي تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ ۝

تھا اور صبح اور عصر کی نازک بعد نماز پڑھنے سے بھی رما اور احتیاطاً وغیرہ کی تشریح متر عورت کے جواب میں گندھکی ۝

بَابُ ۱۲۹ - الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ ۝

۱۸۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

جَسَّادٌ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْثَدِ بْنِ وَبَّانٍ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ مَيْمَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ يَنْهَى عَنْ جِيَا مَلَيْنَ وَيُعْتَنِي الْفِطْرُ وَالنَّحْرُ  
وَالْمَلَامَةُ وَالْمُنَابَذَةُ ۝

۱۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

مَعَاذُ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلَ  
رَجُلٌ ابْنَ أَبِي عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَدَّ مَا أَنْ يَصُومَ يَوْمًا  
قَالَ أَكَلْتَهُ قَالَ الْإِثْمَيْنِ قَوَافِلُ يَوْمَ فُطِرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
أَمَّا اللَّهُ يَوْمَ قَاءَ النَّذِيرَ وَنَهَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ ۝

۱۸۶۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِقْدَالٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قُرَيْشٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ عَمْرًا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا بَكْرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعَجِبْنِي  
قَالَ لَا تَسَافِرَ إِلَّا مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا  
نَرُفُجَاهَا أَوْ ذُو مَهْمَرٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ

وسلم نے ممانعت کر دی ہے، (رمضان کے) روزوں کے بعد افطار کا دن  
(عید الفطر) اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

۱۸۶۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، اس سے وہ سب

نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے دنوں کے روزوں کی ممانعت کی

تھی، تمہارے بھی آپ نے روکا تھا، ایک کپڑے میں احتیاطاً کرنے سے بھی روکا

۱۲۹ - توفانی نے دو روزہ -

۱۸۶۱ - ہم سے ابوالہیثم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے

خبر دی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن وینار نے خبر دی، انھوں

نے عطاء بن مینار سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث

بیان کرتے تھے، آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزے

اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تھا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے

روزے سے اور ملامت اور منابذت کے ساتھ خرید و فروخت سے۔

۱۸۶۲ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث

بیان کی، انھیں ابی عون نے خبر دی، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ ایک

شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک شخص

نے ایک دن کے روزے کی نذر مانی ہے۔ کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ پیر کا دن ہے

اتفاقات وہی دن عید کا پڑ گیا ہے۔ ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری

کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے

اللہ کے حکم سے منع فرمایا ہے، لہذا ابی عمر نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا۔

۱۸۶۳ - ہم سے حجاج بن منہاں نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن حمیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے

قرعہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوں میں شریک رہے تھے انھوں نے فرمایا کہ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت پسند ہیں

آپ نے فرمایا تھا کہ کوئی عورت دو دن (یا اس سے زیادہ) کی مسافت کا

سفر اس وقت نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی قرعہ نہ ہو۔

عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دنوں میں روزہ نہیں ہے۔ صبح کی ناز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی ناز کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی ناز نہیں۔ اور یہ کہ عین مساجد کے سوا اور کسی کے لئے شد رحال سفر نہ کیا جائے۔ مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی)

۱۲۵۰۔ ایام تشریق کے روزے اور مجھے بے محمد بن ثنی نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایام منی (ایام تشریق) کے روزے رکھتی تھیں اور ہشام کے والد (عروہ) بھی ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے شعب بن حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے سنا، انہوں نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہری نے اس کی روایت (سالم سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ سوا اس شخص کے جس کے پاس حج میں قربانی کا جانور نہ ہو (متنع کرنے والا حاجی کے) اور کسی کو ایام تشریق میں روزے کی اجازت نہیں ہے۔

۱۸۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جو حاجی، حج اور عروہ کے درمیان متنع کرتے ہیں انھیں یوم عرفہ تک روزہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن اگر قربانی نہ ملے اور نہ اس نے روزہ رکھا تو ایام منی (ایام تشریق) میں روزہ رکھے۔ ابن شہاب نے عروہ سے اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۔ عاشورائے مکہ کا روزہ۔

الْأَصْحَىٰ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّىٰ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّىٰ تَغْرُبَ وَلَا تَشْدُ الرِّجَالُ إِلَّا مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ وَمَسْجِدِي هَذَا۔

بَاب ۲۵۰ صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَقَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُومُ أَيَّامَ مِنَى فَكَانَ أَبُوهُ يَصُومُ مَعَهَا۔

۱۸۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَىٰ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَغُنَّ سَالِمُ بْنُ أَبِي خَرِزْمَةَ قَالَ لَمْ يَرْحُصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصْطَنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ الْهَدْيًا۔

۱۸۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ الْعُمْدَةَ إِلَى الْهَجْرِ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَكَانَ يَصُومُ صَامَ أَيَّامَ مِنَى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَثَلَّةَ قَاتِلَةَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ شِهَابٍ۔

اس کی متابعت ابراہیم بن سعد نے بھی ابن شہاب کے واسطے کی ہے۔

بَاب ۲۵۱ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ۔

یوم تحریر یعنی عید الضحیٰ کی دسویں تاریخ کے بعد ایام تشریق آتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ یوم تحریر کے بعد دو دن ایام تشریق کے ہیں یا تین دن۔ بہر حال احناف کے ہاں ایام تشریق میں بھی روزے رکھنا مکروہ نحو ہی ہے اس میں قارن اور متمتع وغیرہ کا کوئی فرق نہیں۔ لیکن بعض نے ان دنوں کے روزے کی مطلقاً اجازت دی ہے اور بعض نے صرف متنع کرنے والے حاجی کو اجازت دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی صرف حج متنع کرنے والے کے لئے اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی روایات لائے ہیں جو یہی مسلک رکھتے تھے ورنہ دوسری روایات حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہم سے احناف کے مسلک کے مطابق منقول ہیں۔



۱۸۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
مُعْتَدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ

۱۸۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزُوَّةُ بْنُ الزَّيْدِ أَنَّ  
عَاشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا قُرِضَ رَمَضَانَ كَانَ  
مَنْ قَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

۱۸۶۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے  
ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، عاشوراء کے دن اگر چاہو تو روزہ رکھ لیا کرو۔

۱۸۶۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر  
دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زہر نے خبر دی ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (شروع میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء  
کے دن کے روزے کا حکم دیا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے  
تو جس کا جی چاہا اس دن بھی روزہ رکھتا تھا اور جو نہ رکھنا چاہتا نہیں رکھتا  
تھا۔

۱۸۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں قریش روزہ  
رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ  
تشریف لائے تو آپ نے یہاں بھی اس دن روزہ رکھا اور اس کا لوگوں کو  
حکم بھی دیا۔ لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد آپ نے اس کا (الزام) چھوڑ  
دیا اب جو چاہتا رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۱۸۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے کہ انھوں نے  
معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے یوم عاشوراء کے متعلق سنا، انھوں  
نے فرمایا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہیں ہیں، میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا کہ یہ عاشوراء کا دن ہے۔ اس کا روزہ تم پر  
فرض نہیں ہے لیکن میں روزہ سے ہوں اور تم میں سے جس کا جی چاہے  
روزہ سے رہے اور جس کا جی چاہے نہ رہے۔

۱۸۷۰۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعید بن

۱۸۶۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاشَةَ قَالَتْ  
كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ  
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا قُرِضَ  
رَمَضَانَ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ  
شَاءَ تَرَكَهُ

۱۸۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
سَمْعَةَ مَعْلُوبَةَ بِنْتُ أَبِي سَفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ صَامَ  
حَبَرٌ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي عُلِّمْتُ أَنَّكُمْ  
سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا  
يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ  
فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ

۱۸۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
يُحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

عائشہ سابقہ ص۔ عاشوراء ہرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو یہ قول ہے کہ یوم عاشوراء نوین تاریخ ہے۔ اس کا مطلب  
یہ ہے کہ دسویں کے ساتھ نوین تاریخ کا بھی روزہ رکھنا سنت ہے۔ ورنہ خود انھیں سے ایک روایت میں بصراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یوم عاشوراء یعنی دسویں ہرم کے روزے کا حکم دیا تھا۔

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ مَرَّ جَبِّي الْمَلِكُ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ عَذَابِهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَأَنَا أَتَقَرَّبُ إِلَى مُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ -

جبر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ آپ نے یہودیوں کو بھی دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں، آپ نے ان سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھ دن ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی اس نے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا اس حضور نے فرمایا کہ پھر ہم موسیٰ علیہ السلام کے (شریک مسرت و غم ہونے میں ہر دم سے زیادہ متفق ہیں، چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور ہم سارے کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَبِّدٍ اللَّهُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ رَضِيَ عَنْ هَارِثِ بْنِ قَبِيحٍ أَنَّهُ رَأَى عَنِ ابْنِ مُوسَى قَالَ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَرَفَ تَعْدَةَ الْيَهُودِ وَعَبِيدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصُومُكُمْ أَنْتُمْ :

۱۸۷۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عیسیٰ نے، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن کو یہودی عبید اور خوشی کا دن سمجھتے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

۱۸۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ :

۱۸۷۳ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الزَّكْوِيِّ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَأْذَنَ فِي النَّاسِ أَنْ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بِقِيَّتِهِ يَوْمَهُ وَ

۱۸۷۲ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے، ان سے عبید اللہ بن ابی برد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا اس عاشوراء کے دن اور اس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کو دوسرے دنوں سے افضل جان کر خاص طور سے روزہ رکھنے نہیں دیکھا۔

۱۸۷۳ - ہم سے علی بن ابی ہریم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الزکوی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں اس بات کے اعلان کا حکم دیا تھا کہ جو کھا چکا ہو اسے دن کے بقیہ حصے میں کھانے پینے سے رکا رہنا

لہ اس سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث گزر چکی ہے کہ مشرکین قریش زمانہ جاہلیت ہی سے اس دن روزہ رکھتے تھے غالباً یہ کسی اللہ کے نبی کی باقیات میں سے ہوگا۔ اس روایت میں یہ بھی تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن مکہ میں ہی روزہ رکھتے تھے اور جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کو بھی اس کا حکم دیا تھا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ عید سالی بھی اس دن روزہ رکھتے تھے، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ شریعتوں میں اس دن کا روزہ مشروع تھا بہر حال اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے سوال اور پھر موسیٰ علیہ السلام سے اظہار تعلق واقعیت اور حقیقت کے ساتھ اس کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ان کی تالیف قلب کے لئے یہ طرز عمل اختیار فرمایا تھا جیسا کہ بعض دوسرے مسائل میں بھی آپ نے ایسا کیا تھا۔

چاہیے اور جس نے نہ کھایا ہو اسے روزہ رکھ لینا چاہیے کیونکہ یہ دن عاشور کا دن ہے۔

۱۲۵۲۔ رمضان میں (نماز کے لئے) کھڑے ہونے والے کی فضیلت۔

۱۸۷۴۔ مہرے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوہریرہ نے خبر دی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ رمضان کے متعلق فرمایا ہے تھے کہ جو شخص بھی اس میں ایمان اور نیتِ اجر و ثواب کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوگا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمٌ عَاشُورَاءُ ۖ  
بَابُ ۱۲۵۲ فَضْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ۖ

۱۸۷۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۖ

۱۸۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأُمَمُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرَ أَمْرِ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَائِمِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعُ مَسْجِدَ قُوتٍ يَصِلُ الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيَصِلُ بِصَلَاةِ الْهَظْطِ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَائِمٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَثْمَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ لَيْلَةً ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَائِمِهِمْ قَالَ عُمَرُ نَفِمْ الْبِدْعَةَ هَذِهِ وَالَّتِي يَتَأَلَّوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ بِهَا فَرِيدَ الْبَلِيلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَكْلًا ۖ

۱۸۷۵۔ مہرے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں حمید بن عبد الرحمن نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رمضان کی راتوں میں ریلہ رکھ کر نماز پڑھی، ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور بات یوں ہی رہی اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی بات جوں کی توں رہی۔ اور ابن شہاب ہی سے روایت ہے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت کی کہ انھوں نے بیان کیا، میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات کو مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کے پیچھے بہت سے لوگ اس کی نماز کی اقتداء کے لئے کھڑے تھے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اگر تمام محصلوں کی ایک امام کے پیچھے جماعت کر دی جائے تو زیادہ اچھا ہو چنانچہ آپ نے جماعت بنا کر ابی بن کعب کو اس کا امام بنا دیا۔ پھر دوسری رات میں آپ کے ساتھ ہی نکلا تو لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھنے لگے (یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ دنیا طریقہ کسی قدر بہتر اور مناسب ہے لیکن رات کا وہ حصہ جس میں یہ سو جلتے ہیں، اس سے بہتر اور افضل ہے جس میں یہ نماز پڑھتے ہیں آپ کا مراد رات کے آخری حصہ (کی فضیلت) سے تھی کیونکہ لوگ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ جاتے تھے۔

۱۸۷۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَوْهُ لَمْ يَلْبَسْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتُ وَفِيهِ فِي رَمَضَانَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ عَنْ شَيْخَانِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ مَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ بَيْتِ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى بِرِجَالٍ يَصْلُوهُمْ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَأَجْتَمَعَ كَثَرٌ مِنْهُمْ فَصَلُّوا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَأَكْثَرَهُلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۷۶- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔ ہم نے یحییٰ بن جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی کچھ صحابہ بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ صبح ہوئی تو ایک نے دوسرے سے کہا، چنانچہ دوسرے دن لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی، دوسری صبح کو اور

عائشہ سالفہ۔ یہ نماز تراویح سے متعلق احادیث ہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نماز کی امامت ایک مرتبہ کی تھی اور پھر اسی خیال سے ترک کر دیا تھا کہ کہیں صحابہ کی اس میں دلچسپی اور شوق و ذوق کو دیکھ کر یہ فرض نہ کر دی جائے۔ اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تین دن کے سوا کبھی جماعت نہیں ہوئی۔ ہم نے ایک حدیث کے نوٹوں میں گذشتہ صفحات میں اس کی وضاحت کر دی تھی کہ جماعت فرض نماز کی خصوصیات میں سے ہے اور اسی لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کر دیا تھا کیونکہ زمانہ نزول وحی کا تھا اور صحابہ کا عبادات میں شوق و ذوق بہت بڑھا ہوا تھا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے بھی اس نماز کو اسی صورت میں باقی رہنے دیا جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پڑھی جاتی تھی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی جماعت بنا دی، اور ایک امام بھی اس کا متعین کر دیا، امام صحابہ میں سب سے اچھے اور بہتر قاری قرآن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ متعین ہوئے، یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خلیفہ المسلمین نے اس کی خود امامت نہیں کرائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور جماعتوں سے اس کی توثیق مختلف ہے۔ ورنہ امیر ہونے کی حیثیت سے انھیں اس کی بھی امامت کرنی چاہیے تھی۔ غالباً اسی بنیاد پر بہت سے فقہاء احناف نے کہا کہ حافظہ قرآن کے لئے (جب کہ کوئی دوسرا حافظ مسجد میں نماز تراویح پڑھا رہا ہو) نماز تراویح باجماعت پڑھنے سے بہتر اور افضل یہ ہے کہ گھر میں تنہا پڑھے۔ امام طحاوی نے بھی اسی قول کو پسند کیا ہے اور اس آخری دور میں حدیث اور فقہ حنفی کے امام، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس قول کو راجع بتایا ہے۔ کیونکہ کبار صحابہ کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ وہ تنہا گھر میں نماز تراویح پڑھتے تھے۔ خود عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے بلکہ تنہا گھر میں پڑھتے تھے، حالانکہ امیر المومنین تھے اور جماعت بھی اس کی آپ ہی نے قائم کر لی تھی البتہ علماء کو اس کا فتویٰ نہ دینا چاہیے کیونکہ لوگ سستی کرنے لگیں گے اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کے فتوے کو غنیمت سمجھ لیں گے۔ سنن کے متعلق بھی اصل یہی ہے کہ وہ گھر میں پڑھی جائیں لیکن عام طور پر فتویٰ یہی ہونا چاہیے کہ لوگ مسجد میں ہی پڑھ لیں کیونکہ گھر میں پڑھنے کی اجازت سے یہ سنن، لوگوں کی سستی یا اور کوئی ہمدینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھتے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا، عائشہ! میری آنکھیں اگر چہ سو گئی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

چرچا ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے، اس حضور نے (اس رات بھی) نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کی اقتداء کی، جو تھی رات یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے آنے والوں کے لئے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی (لیکن اس رات آپ تشریف نہیں لائے) بلکہ صبح کی نماز کے لئے بابر تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور شہادت کے بعد فرمایا، اُمّ ابجد تمہاری یہاں موجود گی کا مجھے علم تھا، لیکن مجھے خوف اس سے عاجز و درماندہ رہ جاؤ۔ چنانچہ جب تک یم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو بات جوں کی توں تھی۔ (یعنی نماز تراویح باجماعت نہیں ہوتی تھی۔)

۱۸۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۸۷۷ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسعود نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا، عائشہ میری آنکھیں اگرچہ سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

مَا لَكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَالَةَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَواتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهَا عَلَى إِحْدَى عَشْرَةٍ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يَصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يَصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا مَقُولُ أَنْ تَوَتِّرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا كَيْفَ مَقُولِي

بَابُ (۱۲۵۳) فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى إِنَّمَا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَزَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ مَا أَزَادَكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْهُ

۱۲۵۳ - شب قدر کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہم نے اسے (قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا (وہ محفوظ سے سماؤ دیبا پر) اور تم نے کیا سمجھا کہ شب قدر کیلئے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے، اس میں فرشتے، روح القدس (حضرت جبریل) کے ساتھ اپنے رب کے حکم کے مطابق اترتے ہیں، ہر کام میں سلاحتی ہے۔ وہ رات طلوع صبح تک ہے، ابن عیینہ نے بیان کیا کہ قرآن میں جس موقع کے لئے "ما اوزاک" آیا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نے اس حضور کو بتا دیا ہے اور جس کے لئے "ما یدریک" استعمال ہوا

لہ۔ یہ حدیث باب تہجد سے متعلق ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے، اور وتر اس کے علاوہ ہوتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سے مختلف ہے بہر حال دونوں احادیث پر ائمہ کا عمل ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بیس رکعت نماز تراویح کا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا گیارہ رکعت والی روایت پر عمل ہے۔

اسے نہیں بتایا ہے۔

۱۸۷۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے اس روایت کو یاد کیا تھا۔ یہ روایت انہوں نے نہری سے (سن کر) یاد کی تھی، ان سے ابو سلمہ نے (بیان کیا) اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصولِ اجر و ثواب کے ارادہ اور نیت) کے ساتھ رکھتا ہے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو لیلۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ عبادت کرتا ہے اس کے بھی پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کی متابعت سلیمان بن کثیر نے نہری کے حوالے سے کی ہے۔

۱۲۵۴۔ شب قدر کی تلاش، آخری سات راتوں میں۔

۱۸۷۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ خَفِظْنَا عَنْ أَنَسٍ خُزَيْمَةَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ +

بَابُ التَّمَاسِّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي

السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ۱۸۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَبْعَ الْأَيَّامِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤُوسَكُمْ قَدْ تَوَاطَعَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُحْتَزًّا نِيهَا فَلْيَحْزَنْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

۱۸۸۰ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ قَسَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَحْنُ طَبَاتُ قَالَ إِنِّي أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَسَيْنَهَا أَوْ نَسَيْتُهَا فَانَا هَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوُثْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَ طِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قُرْعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ أَوْ يَمَثِلُ الصَّلَوَةَ فَزَابَتْ

۱۸۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس دیکھ لیا ہوں کہ تمہارے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں، اس نے جسے اس کی تلاش ہو وہ انھیں سات آخری تاریخوں میں تلاش کرے۔

۱۸۸۰۔ ہم سے معاذ بن قسالة نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دسویں عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، بیس تاریخ کی صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس نے تم آ سے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں کچھ بین سجدہ کر رہا ہوں پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے ہوں وہ واپس ہو جاتے ہیں پھر ہم واپس آ گئے اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی السماء وطلین حتی رأیت أثر الطین فی خیمتہم ۛ

صلی اللہ علیہ وسلم کچھ میں سجدہ کر رہے تھے، میں نے مٹی کا اثر آپ کی پیشانی پر نمایاں دیکھا۔

۱۲۵۵۔ شب قدر کی تلاش، آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس

سلسلے کی حدیث میں، عبادہ رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں۔

۱۸۸۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل

بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب قدر کی تلاش، رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں کرو۔

۱۸۸۲۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن

ابی حازم اور درودری نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اس عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے جو مہینے کے بیچ میں پڑتا ہے۔ بیس راتوں کے گزر جانے کے بعد اکیسویں کی رات آتی تو آپ گھر واپس آجاتے تھے، جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی واپس آجاتے۔ ایک سال آپ جب اعتکاف کئے ہوئے تھے تو اس رات میں بھی (صبحی میں) قیام ہے جس میں آپ کی عادت گھر واپس آجانے کی تھی، پھر آپ نے لوگوں کو خطاب کیا اور کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ نے لوگوں کو اس کا حکم دیا، پھر فرمایا کہ میں اس (دوسرے) عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا، لیکن اب مجھ پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ اس آخری عشرہ میں مجھے اعتکاف کرنا چاہیے۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے مختلف ہی میں مقیم رہے، مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر صلوادی گئی، اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو (خاص طور سے) طاق راتوں میں۔ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اسی رات آسمان ابراہیم اور بارش برسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز پڑنے کی جگہ پر (رحمت سے) پانی پلنے لگا۔ یہ اکیسویں کی رات کا ذکر ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ صبح کی ناز کے بعد واپس ہو رہے تھے اور آپ کے دوئے

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِي كَيْلَةُ الْقَدَرِ فِي الْوُتْرِ

مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فِيهِ عِبَادَةٌ ۛ

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ فِي الْيَكَةِ الْقَدَرِ فِي الْوُتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ مَضَانٍ ۛ

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَمُؤَدِّرُ أَبِي يَزِيدَ ابْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِزُ فِي مَضَانِ الْعَشْرِ الثَّانِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ جُنْحُ يَمْسِي مِنْ عَشْرِينَ لَيْلَةً تُخْضَى وَيَسْتَقِيلُ الْخُدَى وَعَشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِزُ مَعَهُ وَأَنَّهُ أَقَامَ شَهْرًا وَفِيهِ الْيَكَةُ الْيَكَةُ كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا وَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أَجَاوِزُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدِمْتُ إِلَى أَنْ أَجَاوِزَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ فَخَرْتُ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلَبِثْتُ فِي مَعْكَفِهِ قَدْرَ أَيْتِ هَذِهِ الْيَكَةُ ثُمَّ أَسْبَحْتُهَا فَأَتَعَوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَاتَّبَعْتُهَا فِي كُلِّ وَتْرٍ وَقَدَرْتُ أَيْتِي أَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطَلِينٍ قَالَتْ هَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ الْيَكَةِ فَأَمْطَرَتْ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ فِي مَقْصَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً إِخْدَى وَعَشْرِينَ فَبَصُرْتُ عَيْنِي وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجَّهَهُ فَمَسَلَنِي طِينًا مَاءً ۛ

مبارک پر کچھ لگی ہوئی تھی (کچھ میں سجدہ کرنے کی وجہ سے)

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّحْسُّوۃُ

۱۸۸۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے  
حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا، مجھے میرے والد نے خبر دی  
ابھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشب  
قدر کو م تلاش کرو۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ  
الْآخِرِينَ مِنْ مَرَمَضَانَ وَيَقُولُ امْتَخَرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ  
فِي الْعَشْرِ الْآخِرِينَ مِنْ مَرَمَضَانَ

۱۸۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ابھیں محمد نے خبر دی  
ابھیں ہشام بن عروہ نے ابھیں ان کے والد نے اور ابھیں عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف  
کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو  
تلاش کرو۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّحْسُّوۃُ  
فِي الْعَشْرِ الْآخِرِينَ مِنْ مَرَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي  
تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَائِرَةِ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى

۱۸۸۵۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے  
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نو دن باقی رہ جائیں  
سات باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں ملے

۱۔ شب قدر سے متعلق احادیث مختلف ہیں، بعض میں کسی بھی تخصیص کے بغیر عشرہ اخیرہ میں عبادت کا حکم ہے اور بعض سے عشرہ اخیرہ کی خاص طاق  
راتوں میں عبادت کا حکم مفہوم ہوتا ہے۔ یہ بہر حال متعین ہے کہ غیر طاق راتوں میں خاص طور پر عبادت کا حکم کسی بھی حدیث میں نہیں ہے۔ فوسات یا پانچ  
طاق عدد میں لیکن اسی وقت جب مہینہ انتیس کا ہو، اگر کہیں مہینہ تیس کا ہو گیا تو یہی طاق ہو جائیں گے۔ اس لئے ان احادیث کی روشنی میں جن میں  
خاص طاق راتوں میں عبادت کا حکم ہے، یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ طاق راتوں کی تعین کس طرح کی جائے، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ  
اس کے شمار کا جو طریقہ لکھا ہے وہ اس سلسلے کی احادیث کی روشنی میں زیادہ قریب الی الغرض معلوم ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کے شمار کے لئے ذیل  
کا نقشہ دیا ہے۔

۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	

انھوں نے لکھا ہے کہ سارا اختلاف اس کے شمار کرنے کی صورت سے پیدا ہوتا ہے اگر ایک سے شمار شروع کیا جائے تو یہی سات پانچ اور نو طاق  
نہیں پڑتے لیکن اگر آخر سے یعنی تیس سے شمار کیا جائے تو یہی پھر طاق پڑ جائے ہیں، آپ نقشہ میں دیکھئے ۲۴ تاریخ بھی ایک طرح سے طاق ہے اور ایک  
طرح غیر طاق۔ عشرہ آخر کے تمام ایام کا یہی حال ہے۔ مشب قدر کی تعین میں شریعت کی طرف سے ابہام کو باقی رہنے دیا گیا، اس میں شریعت کی کوئی  
مصلحت تھی اس ۵ یہ کیا بعید ہے اگر اس کے شمار کرنے میں ابہام رہنے دیا گیا ہو اور اس طرح ابہام و ابہام خود شریعت نے مصلحتاً پیدا کیا ہو  
ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک حدیث آ رہی ہے کہ شب قدر کو جو جس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔ اس سے یہ اشکال پیدا ہوتا تھا کہ جو میں تو طاق  
بھی نہیں، پھر اس میں شب قدر کی تلاش کس حکم حدیث کے تحت کی جائے گی لیکن شاہ صاحب کے حصے ہوئے نقشے کی روشنی میں ایک صورت میں یہ بھی



۱۸۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو جَدْرٍ عَنْ أَبِي جَدْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعَةِ تَحَنِينَ أَوْ فِي سَبْعِ تَقِينِينَ يَغْفِرُ بَيْنَهُ الْقَدِيرُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي أَنْ يَبْعَ دَعْوَى عَشْرِينَ ۝

۱۸۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جادر نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الجادر اور عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ (آخری) عشرہ میں پڑتی ہے، جب نو راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں، آپ کی مراد شب قدر سے معنی عبد الوہاب نے ایوب اور خالد کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ شب قدر کو چوبیس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔

۱۸۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَرَجِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَلَمْ يَلَمْحِ رَجُلَانِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَلَمْ يَلَمْحِ فَلَانٌ وَفَلَانٌ فَدَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرَ لَكُمْ فَلَمْ تَسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالْثَّانِيَةِ وَالْخَامِسَةِ ۝

۱۸۸۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حنبل نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے تشریف لارہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے (غالباً قرض کے سلسلے میں) اس پر آپ نے فرمایا کہ میں آیا تھا کہ نہیں شب قدر بتا دوں لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا اس لئے اس کا علم اٹھایا گیا۔ لیکن امید یہ ہے کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اب تم اس کی تلاش نو، سات یا پانچ (رات) میں کیا کرو۔

بَابُ (۱۲۵۶) الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ ۝

۱۸۸۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرَ عَنْ أَبِي الصُّحَيْمِيِّ عَنْ قُسَيْوْفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَآخَىٰ لَيْلَهُ وَيَقْطَعُ أَهْلَهُ ۝

۱۸۸۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الصحی نے، ان سے سروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح مستعد ہو جاتے، ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے تھے اور اپنے گھروالوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

بَابُ (۱۲۵۷) الْإِذْعَانِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ ۝

۱۲۵۷۔ آخری عشرہ میں احتکاف، خواہ کسی مسجد میں ہو۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب تم مساجد میں اعتکاف کے ہوئے ہو تو اپنی بیویوں سے بھرتی نہ کرو یہ اللہ کے حدود ہیں اس لئے انھیں توڑنے کے قریب بھی نہ جاؤ اللہ تعالیٰ اپنی آیات لوگوں کے لئے اسی طرح واضح فرماتا ہے تاکہ لوگ پرہیز کر سکیں۔

۱۸۸۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے انھیں نافع نے غیری اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

وَالْإِعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا قَوْلُهُ  
تَعَالَى وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ مَّا كُنْتُمْ  
فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا  
تَقْرُبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ  
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

۱۸۸۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ مِنْ  
رَمَضَانَ

۱۸۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
اللِّثَمِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ  
الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ  
اعْتَكَفَ آخِرَ رَجُلَةٍ مِنْ بَعْدِهِ

۱۸۹۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَالِيكَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ انْهَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ بَنِي الْحَرِثِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ  
الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَاقِبًا حَتَّى إِذَا كَانَ  
لَيْلَةُ الْاِخْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يُخْرِجُ  
مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنْ اعْتَكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ غَائِبًا  
مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ وَقَدْ أُمِرْتُ لَهُمْ  
اللَّيْلَةُ ثُمَّ أَمْسَيْتُهَا وَقَدْ أَمْسَيْتُ اسْجُدَ فِي مَاءٍ  
وَلَبِنٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَانْمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ  
وَالْمَسْجُودِ فِي كُلِّ وَتَرَفَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ  
وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ بَقِصْرًا

۱۸۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے  
لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے،  
ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ  
مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات  
تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے  
بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

۱۸۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ بن ہارون نے، ان سے محمد بن ابراہیم  
بن حارث تمیمی نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دوسرے  
عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے ایک سال (معمول کے مطابق) آپ نے  
اعتکاف کیا اور جب اکیسویں کی رات آئی، یہ وہ رات ہے جس کی صبح کو  
آپ اعتکاف سے باہر آجاتے تھے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے  
ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اب آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، مجھے یہ  
رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلائی گئی میں نے یہ بھی دیکھا  
تھا کہ اسی کی صبح کو میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لئے تم لوگ اسے آخری  
عشرہ میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو (آخری عشرہ کی)  
چنانچہ اسی رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت چونکہ گھور کی شاخ سے بنی تھی  
اس لئے ٹپکنے لگی اور خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکیسویں کی صبح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر کچھ دھلکی ہوئی تھی رکھڑ  
میں سجدہ کی وجہ سے

يُنَاقِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
جَبْهِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُجْعِ إِحْدَى  
وَعِشْرِينَ ۝

باب ۱۲۵۸ (۱۲۵۸) الْحَائِضُ تَرْكُهَا الْمُتَكَلِّفُ ۝  
۱۸۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي الْمَاءَ  
رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ جَلَّةً وَأَنَا  
حَائِضٌ ۝

باب ۱۲۵۹ (۱۲۵۹) الْمُتَكَلِّفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ  
إِلَّا لِحَاجَةٍ ۝

۱۸۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ ثَوْبَتِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ  
عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ جَلَّةً وَكَانَ  
يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُتَكَلِّفًا ۝

باب ۱۲۶۰ (۱۲۶۰) غُسْلُ الْمُتَكَلِّفِ ۝  
۱۸۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُبَاسِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ  
الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُتَكَلِّفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۝

باب ۱۲۶۱ (۱۲۶۱) الْإِعْتِكَافُ كَيْلًا ۝

۱۸۹۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي  
عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتِكَفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۱۲۵۸- حائضہ، متکلف کے سر میں کنگھا کرتی ہے۔

۱۸۹۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں متکلف  
ہوتے اور سر مبارک میری طرف جھکا دیتے پھر میں اس میں کنگھا کر دیتی  
حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۱۲۵۹- متکلف گھر میں بلا ضرورت نہ آئے۔

۱۸۹۳- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ و عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان  
کیا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک  
میری طرف کر دیتے اور اس میں میں کنگھا کر دیتی اس حضور جب متکلف ہوتے  
تو بلا ضرورت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

۱۲۶۰- متکلف کا غسل۔

۱۸۹۴- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے  
اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہوتی پھر  
بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بدن سے لگاتے تھے اور آپ متکلف  
ہوتے اور میں حائضہ ہوتی اس کے باوجود آپ سر مبارک باہر کر دیتے تھے (مجھ سے)  
اور میں اسے دھوتی تھی۔

۱۲۶۱- رات میں اعتکاف۔

۱۸۹۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ابھین  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کے

نے اعتکاف کروں گا؟ آن حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو۔  
۱۲۶۲۔ عورتوں کا اعتکاف۔

۱۸۹۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے عواد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، میں آپ کے لئے ایک خیمہ لگا دیتی (مسجد میں) اور آپ صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے اس طرح اعتکاف شروع ہو جاتا) پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ نصب کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لئے) اجازت چاہی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ نصب کر لیا، جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لئے) ایک دوسرا خیمہ نصب کر لیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے، ویدایات فرمایا یہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ کو (حقیقت حال کی) اطلاع دی گئی، اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے وہ (اپنے لئے) محل نیک سمجھ بیٹھی ہیں، پھر آپ نے اس مہینہ رمضان کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا۔

۱۲۶۳۔ مسجد میں خیمے۔

۱۸۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمرو بن عبد الرحمن نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا جب آپ اس جگہ تشریف لائے (مسجد میں) جہاں آپ نے اعتکاف کا ارادہ کیا تھا تو کئی خیموں پر نظر پڑی، حفصہ کا خیمہ بھی، عائشہ کا بھی، اور زینب کا بھی (رضی اللہ عنہم) اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے انھوں نے نیک سمجھ لیا ہے! پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔

۱۲۶۴۔ کیا اعتکاف اپنی ضروریات کے لئے مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے۔

قَالَ آوْفٌ يَنْذِرَكَ ۝

بَابُ ۱۲۶۲ اِغْتِكَافِ النِّسَاءِ ۝

۱۸۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو التَّغَمَلِ حَدَّثَنَا حَمَلُو بْنُ تَرْيَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ تَرْمَازَانَ فَكُنْتُ أَصُوبُ لَهُ خِيَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تُصَرِّبَ خِيَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَصَرَّبَتْ خِيَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ تَرِيذُ ابْنَةَ حَبَشٍ مَتْرِبَتْ خِيَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَأَى الْأَخْيَصِيَّةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَزِيدُونَ بِهِمْ فَتَرَكُوا الْإِغْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اغْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۝

بَابُ ۱۲۶۳ الْأَخْيَصِيَّةِ فِي الْمَسْجِدِ ۝

۱۸۹۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ أَوْ أَخْيَصِيَّةً خِيَاءً عَائِشَةَ وَخِيَاءً حَفْصَةَ وَخِيَاءً مَرِيذُ فَقَالَ الْيَزِيدُونَ بِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَغْتَكِفْ حَتَّى اغْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۝

بَابُ ۱۲۶۴ هَلْ يُخْرَجُ الْمُغْتَكِفُ لِعَوَائِجِهِ

إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ۝

میں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے عورتوں کے اعتکاف کو پسند نہیں کیا بصراحت روکا بھی نہیں صرف چند ایسے کلمات ارشاد فرمادیے جس سے اس کی ناپسندیدگی واضح ہو جائے۔ اس پر نوٹ چلے بھی ایک مؤلفہ پر گند چکا ہے۔

۱۸۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَاهُ أَنَّهُ جَاءَهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوُّرًا فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَدَخَّلْتُ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقِيبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَغْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أَوْ سَكَنَةِ مَرَّ بِجَلَدَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيْبٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمْرِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْشِدَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

۱۲۶۵ بِالْإِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبِيعَةَ عَشْرِ يَوْمٍ

۱۸۹۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے علی بن حسین نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ مطہرہ و صغیرہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کئے ہوئے تھے، آپ سے ملے مسجد میں آئیں۔ بخوڑی دیر تک باتیں کیں پھر واپس ہوئے کئے کھڑی ہوئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انھیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب وائے مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو دو صدی ادھر سے گزری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آنحضرت نے فرمایا کسی تامل کی ضرورت نہیں، یہ میری بیوی (صغیرہ بنت حبیب) ہیں۔ ان دونوں صحابہ نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ۔ ان پر آنحضرت کا یہ جملہ بڑا شاق گذرا لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ شیطان، خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے، مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا ہو۔

۱۲۶۵۔ اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیسویں کی صبح کو (اعتکاف سے) نکلے تھے۔

۱۸۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہارون بن اسماعیل سے سنا، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بھیجی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے سنا کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کا ذکر سنا ہے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف کیا تھا انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں

۱۸۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمْنَرٍ سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا جَبِيْئُ بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اَغْتَلَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا

۱۸۹۹۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ دروازہ راستہ میں تھا۔ آل حضور حضرت صغیرہ رضی اللہ عنہا کو دروازہ تک چھوڑنے آئے تھے۔ رات کا وقت تھا بعض روایتوں میں ہے کہ ان دونوں حضرات نے آنحضرت کو دیکھ کر قدرے آگے بڑھ جانا پایا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقیقت حال واضح کر دی۔ یہ حدیث ہمیں مواقع شک سے بچنے اور معاملات کو واضح اور صاف رکھنے کی تاکید کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے اور صحابہ کے دلوں میں آپ کے لئے جس درجہ پاک و صاف خیالات ہوں گے وہ کسی انسان کے دل میں بھی کسی دوسرے کے لئے کیونکر ہونے لگے لیکن اس کے باوجود آنحضرت نے صورت حال صاف کر دی۔

کی جمع کو کم نے اعتکاف ختم کر دیا۔ اسی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں خطاب کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی۔ اس لئے اب اسے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں پچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور جی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ پھر دوبارہ چنانچہ وہ لوگ مسجد میں دوبارہ آ گئے، آسمان میں کہیں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا کہ اچانک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی، پھر ناز کی اقامت ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچڑ میں سجدہ کیا میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ لگا ہوا دیکھا۔

۱۲۶۶۔ مستحاضہ عورت کا اعتکاف۔

۱۹۰۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ندیع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک خاتون نے مستحاضہ ہونے کے باوجود اعتکاف کیا وہ مرغی اور زردی (یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں، اکثر طشت ہم ان کے نیچے رکھتے اور وہ مار پڑھتی رہتیں۔

۱۲۶۷۔ شوہر سے اعتکاف میں، بیوی کا ملاقات کے لئے جانا۔

۱۹۰۱۔ ہم سے سید بن خفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیرہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں (اعتکاف کے لئے ہوئے) تھے آپ کے پاس ازواج مطہرات بیٹھی تھیں، وہ جب چلنے لگیں تو آپ نے صفیرہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جلدی نہ کرو، میں تمہیں چھوڑنے چلتا ہوں، ان کا جرم، اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے تو وہ انصاری

صَبِيحَةَ عَشْرِينَ قَالَ فَخَلَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ فَقَالَ إِنْ أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنْ نُسِيتُهَا فَأَلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فِي وَتَرِ فَإِنْ رَأَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ وَمَنْ كَانَ غَتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجْعَ النَّاسِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ تَزْنِيَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَنُطِرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أُنَاسِهِ وَجَنَّتِهِ ۝

بَابُ ۱۲۶۶ خِتَانُ الْمُسْتَحَاضَةِ.

۱۹۰۰ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نُدَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اغْتَسَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا مِّنْ أَمْرٍ وَاجِبٍ مُسْتَحَاضَةً فَكَأَنَّتْ تَرَى الْخُضْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُتِمَا وَصَفَعَا الطُّسْتَ تَحْتَهُمَا وَحَيَّ تَصَلَّى ۝

بَابُ ۱۲۶۷ نَوَازِلُ الْمَرْأَةِ مِنْ دَجَمَا فِي اغْتِسَافِهِ.

۱۹۰۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيرَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ أَزْوَاجِهِ فَرُخْنَ فَقَالَ لَصَفِيرَةَ بِنْتُ حَبِيبٍ لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصِرَفَ مَعَكَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي دَارِ أَسَافَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا

صحابہ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھنا چاہا، لیکن آپ نے فرمایا ادھر سناؤ یہ صفیہ بنت حمی ہیں، ان حضرات نے عرض کی، سبحان اللہ، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ شیطان (انسان کے جسم میں) خون کی طرح موڑتا رہتا ہے اور بے خطر یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ پھیلے۔

۱۲۶۸۔ کیا متکف اپنے پر سے کسی (مکمنہ) بدگانی کو دور کر

سکتا ہے؟

۱۹۰۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے بھائی نے خبر دی، انھیں محمد بن ابی عتیق نے انھیں ابن شہاب نے انھیں علی بن حسین نے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ج۔ اور ہم سے علی عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ علی بن حسین کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئیں۔ آنحضرت اس وقت اعتکاف میں تھے۔ پھر جب واپس ہوئے لگیں تو آنحضرت بھی ان کے ساتھ رہے تو وہی دور تک انھیں چھوڑنے (آئے آتے ہوئے) ایک انصاری صحابی نے آپ کو دیکھا۔ جب آنحضرت کی نظر ان پر پڑی تو آپ نے انھیں بلایا کہ سنو یہ صفیہ میں سفیان نے بھی صفیہ کے بچائے، بعض اوقات حدہ صفیہ کے الفاظ کہہ راس کی وضاحت اسی لئے ضروری تھی کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح موڑتا رہتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے پوچھا، غالباً وہ رات کو آتی رہی ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رات کے سوا اور وقت ہی کونسا ہو سکتا تھا۔

۱۲۶۹۔ جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا۔

۱۹۰۳۔ ہم سے عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نجیم کے ماموں سلیمان احوال نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، سفیان نے کہا اور ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سفیان نے یہ بھی کہا کہ مجھے یقین کے ساتھ یاد ہے کہ ابن ابی لبید نے ہم سے حدیث بیان کی

فَلَقِيَهُ تَرَجَلَانِ مِنَ الْأَصْحَابِ فَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَانَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيْمَا إِنَّمَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَمِيٍّ فَلَا سَبْعَانَ اللَّهُ بِكَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي نَحَشِيْتُ أَنْ يَلْقَى فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

وَأَوْحَى ۱۲۶۸ هَلْ يَكُونُ الْمُتَكِفُّ عَنْ نَفْسِهِ

۱۹۰۲ اسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُمُ وَحَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَمَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مُتَكِفٌ فَلَمَّا رَفَعَتْ مَشَى مَعَهَا فَابْتَصَرُوا مَا جَلَّ مِنْ الْأَصْحَابِ فَلَمَّا ابْتَصَرُوا قَامُوا فَقَالَ تَعَالَى هِيَ صَفِيَّةُ وَتَرَجَلَا قَالَ هُنَّ صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ سُفْيَانُ أَتَشَاءُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا اللَّيْلُ

وَأَوْحَى ۱۲۶۹ مَنْ هَدَجَ مِنْ رِجَالِهِ

عِنْدَ الصُّبْحِ ۱۹۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَإِ قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ وَأُظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اشْتَكَيْتُمَا مَعَ رَسُولِ

تھی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے عشرہ میں اعتکاف کے لئے بیٹھے۔ بیسیوں کی جمع کو ہم نے اپنا سامان (مسجد سے) منتقل کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ جس نے (دوسرے عشرہ میں) اعتکاف کیا تھا وہ دوبارہ اپنے اعتکاف کی جگہ چلے، کیونکہ میں نے آج کی رات (شب قدر کو) خواب میں دیکھا ہے، میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر جب اپنے اعتکاف کی جگہ (مسجد میں) آں حضور دوبارہ آ گئے تو اچانک بادل منڈلائے اور بارش ہوئی۔ اس ذات کی قسم جس نے حضور اکرم کو حق کے ساتھ بھیجا تھا۔ آسمان اسی دن کے آخری حصہ میں ابر الودھوا تھا۔ مسجد کجور کی شاخوں سے نبی ہوئی تھی (اس لئے چھت سے پانی ٹپکا۔ جب آپ نے غار صبح الہامی) تو میں نے دیکھا کہ آپ کی ناک پر کچھ کا اثر نمایاں تھا۔ (مخارج میں سجدہ کی وجہ سے)

۱۲۷۰ - شوال میں اعتکاف .

۱۹۰۴ - ہم سے محمد بن حذیفہ بیان کی، انھیں محمد بن فضیل بن غزالی نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کرتے تھے، آپ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ جاتے جہاں آپ کو اعتکاف کے لئے بیٹھنا ہوتا انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت سے اعتکاف کرنے کی اجازت چاہی، آنحضرت نے انھیں اجازت دے دی اس لئے انہوں نے (اپنے لئے بھی مسجد میں) ایک خیمہ لگالیا۔

حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگالیا، زینب رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو انہوں نے بھی اپنے لئے ایک خیمہ لگالیا، صبح کو جب آں حضور تشریف لائے تو چار خیمے نظر پڑے، دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ کو حقیقت حال کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، اس کام کے لئے دلیلیہ کیا تھا؟ کیا نیکی کرنے چلی ہیں؟ انھیں اکھاڑ دو، اب میں انھیں نہ دیکھوں چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے اور آپ نے بھی (اس سال) رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الْقِسْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ قُلْنَا مَتَاعًا فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ اخْتَلَفَ فَلْيَنْزِعْ إِلَى الْمُعْتَكِفِ فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَمَا أَشْفَوْهُ أَنْسَجِدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى الْمُعْتَكِفِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمَطَرْنَا تَوَالِي لَيْلَتِهِ بِالْحَقِّ فَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ مَرِيضًا فَلَمَّا رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ دَامَرْتُ نَبْتِهِ أَثَرُ السَّمَاءِ وَالطَّيْنِ :

بَابُ الْإِخْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ  
۱۹۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ فِي رَمَضَانَ وَإِذَا صَلَّى الْقَدَّ الْأَوَّلَ مَحْضًا الَّذِي اخْتَلَفَ فِيهِ قَالَ قَامَسْنَا ذُنُوبَهُ عَائِشَةُ أَنْ تَخْتَلِفَ فَإِنَّ لَهَا فَتْرَتَيْنِ فِيهِ قُبَّةٌ فَمِيعَتٌ بِهَا خَفِصَةٌ فَفَتْرَتٌ قُبَّةٌ وَسَمِعْتُ نَرَيْنَا بِهَا فَفَتْرَتٌ قُبَّةٌ آخَرَى فَلَمَّا أَصْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ أَبْصَرْنَا بَعْضَ قِيَابٍ فَقَالَ مَا هَذَا؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا هَذَا لَكُنَّ عَلَى هَذَا الْبَرِّ أَنْزَعُوهَا فَلَا أَرَاهَا فَلَمَّا رَأَيْتُ فَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي رَمَضَانَ صَلَّى اخْتَلَفَ عَنْ

ابن جرير الطبري من شَوَّالٍ :

لے شوال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے اعتکاف کی قضا کے طور پر اعتکاف کیا تھا۔ رمضان میں آپ نے اس لئے اعتکاف نہیں کیا تاکہ ازواج مطہرات اور ان کے واسطے سے دوسری مسلمان عورتوں کو اس سلسلے میں اسلامی نقطہ نظر کا علم ہو جائے دوسری طرف حسنی معاملات



بَابُ (۱۲۷) مَنْ لَمْ يَزْمَلْهُ صَوْمًا إِذَا

۱۲۷۔ اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے۔

أَغْتَفَلَ ۱۹۰۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَدَارَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَغْتَفَلَ لَيْلَةً فِي السَّجْدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ تَدَارَكَ فَأَغْتَفَلَ لَيْلَةً ۝

۱۹۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عبید اللہ بن عمر نے، ان سے نافع نے ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات کے لئے مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کر لو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات میں اعتکاف کیا۔

بَابُ (۱۲۸) إِذَا تَدَارَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۱۲۸۔ اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر وہ

اسلام لایا؛

أَنْ يَغْتَفَلَ ثُمَّ أَسْلَمَ ۱۹۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَدَارَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَغْتَفَلَ فِي السَّجْدِ الْحَرَامِ قَالَ أَمَّا قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِتَدَارِكَ ۝

۱۹۰۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام اعتکاف کی نذر مانی تھی، عبید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے رات کا ذکر کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔ ۱۲۸۔ رمضان کے درمیان عشرہ میں اعتکاف۔

بَابُ (۱۲۹) الْإِعْتِكَافُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ

مِنْ مَضَى ۝

۱۹۰۷۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحسین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَفِلُ فِي كُلِّ مَضَى عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي فُتِحَ فِيهِ غَزَاؤُهُ غَزَاؤُ يَوْمَ بَدْرٍ

۱۲۹۔ اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن پھر مناسب یہ معلوم ہوا کہ اعتکاف

بَابُ (۱۳۰) مَنْ آمَدَ أَنْ يَغْتَفَلَ ثُمَّ

بقدر جائزہ صفر، کا اس درجہ اہتمام کہ جب انھیں روکنا چاہا تو خود بھی نہیں کیا۔ اس حدیث سے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

۱۳۰۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ ضروری نہیں، اس کا مستدل یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں اعتکاف کیا تھا ظاہر ہے کہ رات میں روزے کا سوا ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے انھوں نے روزے کے بغیر اعتکاف کیا

ہوگا

نہ کریں

۱۹۰۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اجازت مانگی، آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کے لئے بھی اجازت لے دیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کر دیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ لگانے کے لئے کہا۔ اور ان کے لئے بھی لگا دیا گیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی غار کے بعد اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے تو بہت سے خیمے دکھائی دیئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ بوگوں نے بتا دیا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے خیمے ہیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا نیکی کرنے چلی ہیں اب میں بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ پھر جب رمضان ختم ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال میں اعتکاف کیا۔

۱۲۷۵۔ متکف دھونے کے لئے اپنا سر گھریں داخل کرتا ہے۔

۱۹۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حالضہ ہوتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے تھے پھر بھی وہ آنحضور کے سر میں اپنے جگرہ سے لٹکھا کرتی تھیں، آنحضور اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## خرید و فروخت کے مسائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ نے تمہارے لئے خرید و فروخت حال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَدَا لَهُ أَنْ يَنْتَحِرَجَ ۖ  
۱۹۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَّدَ أَنْ يُعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأُذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَرَأَيْتَ تَسْتَأْذِنُ لَهَا فَعَمَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ رَأَيْتُ ابْنَةَ أَخِي خَبِصٍ أَهْرَتْ بِسَاءٍ فَبَيَّنْتُ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ الثَّيْبَ إِلَى بَيْتِهِ قَبَضَ بِإِلَابَتِي فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا يَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَرَأَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَرُونِ بِهَذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعْنَا فَلَمَّا أَفْطَرْنَا اخْتَلَفَ عَشْرًا مِنْ سُؤَالٍ ۖ

بِأَمْرِ ۖ  
۱۹۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَائِفَةٌ وَهِيَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا تَلْبَسُ لَهَا رَأْسَهُ ۖ

## کتاب البیوع

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وَقَوْلُهُ لَا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	امام محمد مظہری
قصص القرآن ۲ جلدیں	مولانا صفوان الرحمن سیسوی مدنی
آرٹ آف القرآن	امام حبیب الرحمن مدنی
قرآن اور تاجرت	امام محمد سیف مدنی
قرآن ٹائمر اور تفسیر و تفسیر	امام محمد سیف مدنی
نظائر القرآن	مولانا عبدالحق مدنی
قاموس القرآن	امام محمد سیف مدنی
قاموس الفاظ القرآن المعجم (عربی و فارسی)	امام محمد سیف مدنی
مکتب الیقین فی مناقب القرآن (عربی و فارسی)	امام محمد سیف مدنی
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی مدنی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

## حدیث

تفسیر البخاری ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی
معارف الحديث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی
مشکوٰۃ شریف مترجم و معانی ۳ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی
الادب المفرد کتب ترجمہ و شرح	امام محمد امجد عثمانی
مناہج برقی بیدار شریف مشکوٰۃ شریف ۱۲ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
تقریر بخاری شریف ۳ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
تقریر بخاری شریف ۱ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
تفسیر مشکوٰۃ اردو ۱۲ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
شرح الیقین نووی ترجمہ و شرح	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
ڈپٹی مینیجر: مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی  
ڈپٹی مینیجر: مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی  
ڈپٹی مینیجر: مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی